ગુજરાત શૈક્ષણિક સંશોધન અને તાલીમ પરિષદ, ગાંધીનગર પત્રક્રમાંક
જી.સી.ઈ.આર.ટી./અભ્યાસક્રમ/2012 / 894-95 / તા. 24-1-2012 થી મંજૂર

سماجی سائنس

مدرّس-ایڈیشن اساتذہ
اور سرپرستوں کے لیے
الگ سے تیار کی گئی ہے۔
اُس کا استعمال کیجیے۔

جماعت 8

(سمیسٹر-1)

સામાજિક વિજ્ઞાન (ઉર્દૂ)

ધોરણ 8 (પ્રથમ સત્ર)

عهد نامه

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایان شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہلِ وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

قیمت : ₹ 21.00

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر-10-A، گاندھی نگر-382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر
اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ درسی کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

اشاعتی منصوبہ
ڈاکٹر ٹی.ایس. جوشی — شری ہریش چودھری
شری اقبال ڈی. ووہرا — شری چندریش پی. پالیا

تصنیف-تالیف
شری ہرجی بھائی پرجاپتی — شری نیلیش کُمار پنڈیا
شری راجیش سُمیرا — شری روہت کُمار ترویدی
شری پنکج کُمار پرجاپتی — شری پریش پرجاپتی
شری ترن کُمار کاٹبامنا — شری اَنکور دیسائی
شری پریش بھائی دلسانیا — شری یُوَوراج سینھ گوہل
شری گُنونت رائے جوشی — شریمتی شِلپا بہن مودی
شریمتی پُروی بہن بھاوسار — شری ہری بھائی منانی

ترجمہ
جناب زیڈ.جے.شیخ — محترمہ نصیرہ پٹھان — محترمہ سائرہ بانو پٹھان

ترجمہ پر نظرِ ثانی
محترمہ این.ایس. پٹھان — محترمہ پروین بانو .این.

تصاویر
شری کرشن کانت کُنڈاریا — شری رمیش بھائی بی.رامانی
شری گھنشیام بھائی آر. دودھریجیا — شِلپ گرافکس

ترتیب
شری چراغ این. شاہ (منڈل کے سبجیکٹ کوآرڈینیٹر- کامرس)

اشاعت ترتیب
شری ہرین پی. شاہ (منڈل کے نائب ڈائریکٹر- اکیڈمک)

طباعت ترتیب
شری ہریش ایس. لمباچیا (منڈل کے نائب ڈائریکٹر- پروڈکشن)

پیش لفظ

RTE-2009 نیز NCF-2005 کے پیشِ نظر پورے ملک میں پرائمری تعلیم، نصابِ تعلیم، درسی مواد اور درسی کتابوں نیز تعلیم کے مجموعی عمل میں تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ یہ تبدیلیاں متعلقہ مضامین کے بارے میں ہماری فہم نیز درس وتدریس کے عمل کے بارے میں ہماری سمجھ سے متعلق ہے۔ بچّے کی تخلیقی صلاحیت، قوتِ فکر، قوتِ استدلال اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت فروغ پائے یہی نئے نصابِ تعلیم کا اہم مقصد ہے۔ اِن درسی کتابوں میں دی گئیں سرگرمیاں اس طرح ترتیب دی گئی ہیں کہ سرگرمیوں کے بعد طلبہ کو بحث ومباحثہ اور غور وفکر کے مواقع فراہم ہوں، اُن کا استعمال ہو اور بچوں نے کیا سیکھا یہ بھی اخذ کیا جاسکے۔ بچوں کو موقعہ بموقع انفرادی نیز اجتماعی طور پر چھوٹے بڑے گروپ میں کام کرنے کا، تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم ہو نیز درس وتدریس کے عمل میں معاون ہوں ایسی درسی کتابیں تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہیں۔ البتہ نئے نصابِ تعلیم کے مطابق درسی کتاب بذاتِ خود تعلیم کا صرف وسیلہ نہیں بن سکتی۔ تاہم اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ سرگرمی مرکوز تعلیم کا یہ اسلوب غالبًا پہلی بار عمل میں آرہا ہے۔ اُمّید ہے اِن درسی کتابوں کے استعمال سے درس وتدریس کا عمل آسان اور دلچسپ بنے گا۔

نئے نصاب، نئے درسی مواد اور درسی کتابوں کی تیاری کے مجموعی عمل میں متعلقہ مضامین کے کور گروپ کے اراکین نے بھی وقتاً فوقتاً تعاون کیا ہے۔ جماعت 8 سماجی سائنس کی یہ درسی کتاب اصلاً گجراتی میں لکھی گئی درسی کتاب کا اُردو ترجمہ ہے۔

ایک سال کی آزمائش کے بعد پوری ریاست کے لیے تیار کردہ جماعت 6 تا 8 کی اِن درسی کتابوں کو اغلاط سے پاک رکھنے کی بساط بھر کوشش کی گئی ہے۔ تاہم کہیں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع فرمائیں۔

پی۔ بھارتی (IAS)
ڈائریکٹر
تاریخ : 29-2-2020

ایکزیکٹیو صدر
پاٹھیہ پُستک منڈل
گاندھی نگر

پہلی طباعت - 2013 طباعتِ نو - 2020
ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل-'وِدیاین'، سیکٹر A-10، گاندھی نگر کی جانب سے۔ **پی۔ بھارتی (IAS)**، ڈائریکٹر
طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا فرض ہوگا کہ وہ:

(الف) آئین پر کاربند رہے۔ اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلا نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلا، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے اُن کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لِسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی مِلی جُلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے۔ اور بہتر بنائے اور جانوروں کی جانب محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی ملکیت کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

(ڈ) والدین یا سرپرست اپنے 6 سے 14 سال تک کی عمر کے بچّوں کو لازماً تعلیم کا موقع فراہم کریں۔

* بھارت کا آئین: دفعہ 51-الف

فہرست

.1	بھارت میں یورپی اقوام کی آمد	1
.2	ہمارے اردگرد کیا ہے؟	6
.3	بھارت کا آئین	13
.4	تاجر حاکم کیسے بنے؟	19
.5	قدرتی آفات	23
•	اعادہ - 1	30
.6	انگریزی حکومت کا بھارت پر اثر	32
.7	فضائی تبدیلیاں (کرۂ باد)	37
.8	جمہوری ملک میں پارلیمنٹ کا رول	47
.9	1857ء کی جنگ آزادی	53
•	اعادہ - 2	61
•	راستہ تلاش کیجیے اور اسکول پہنچیے	63
•	اسکول پنچایت کا چناؤ	64
•	آفتوں کے متعلق اور ویب سائٹ کے ایڈریس	65
•	اصطلاحات	66
•	بھارت کی ریاست وار معلومات	67
•	ہماری آزادی کے جنگ جوؤں کے متعلق جانیں	68

1 بھارت میں یورپی اقوام کی آمد

اس سے قبل کی جماعت میں ہم سیکھ چکے کہ سالوں قبل ہمارا ملک سرِ فہرست تھا۔ دنیا میں ہمارے ملک کی انوکھی اہمیت تھی۔ دیش-پردیش کے لوگ ہماری خوشحالی اور تہذیب سے متاثر ہو رہے تھے۔ دنیا کے زیادہ لوگ ملک میں تجارت کرنے اور روپیہ حاصل کرنے کے لیے بے قرار تھے۔

1.1 بھارت

البتہ اس سے قبل بھی برّی راستے سے ہمارے ملک میں غیر ملکی تاجر بائی سرحد سے آتے اور تجارت کرتے تھے۔ برّی راستے سے عرب تاجر سالوں سے تجارت کرتے، لیکن ترکوں کے قسطنطنیہ فتح کر لینے سے حالات بدلے تب برّی راستے کی تجارت رُک گئی۔ جس سے یورپی ملکوں میں بھارت کی اشیاء جیسا کہ ریشم، سوتی کپڑا، ململ، مرچ مصالحے، دارچینی وغیرہ کی مانگ بڑھ گئی۔ ان حالات کا فائدہ اٹھانے کے لیے یورپ کے زیادہ تر ملکوں نے بھارت پہنچنے والے بحری راستے کو دریافت کرنے کے منصوبے عمل میں رکھے۔

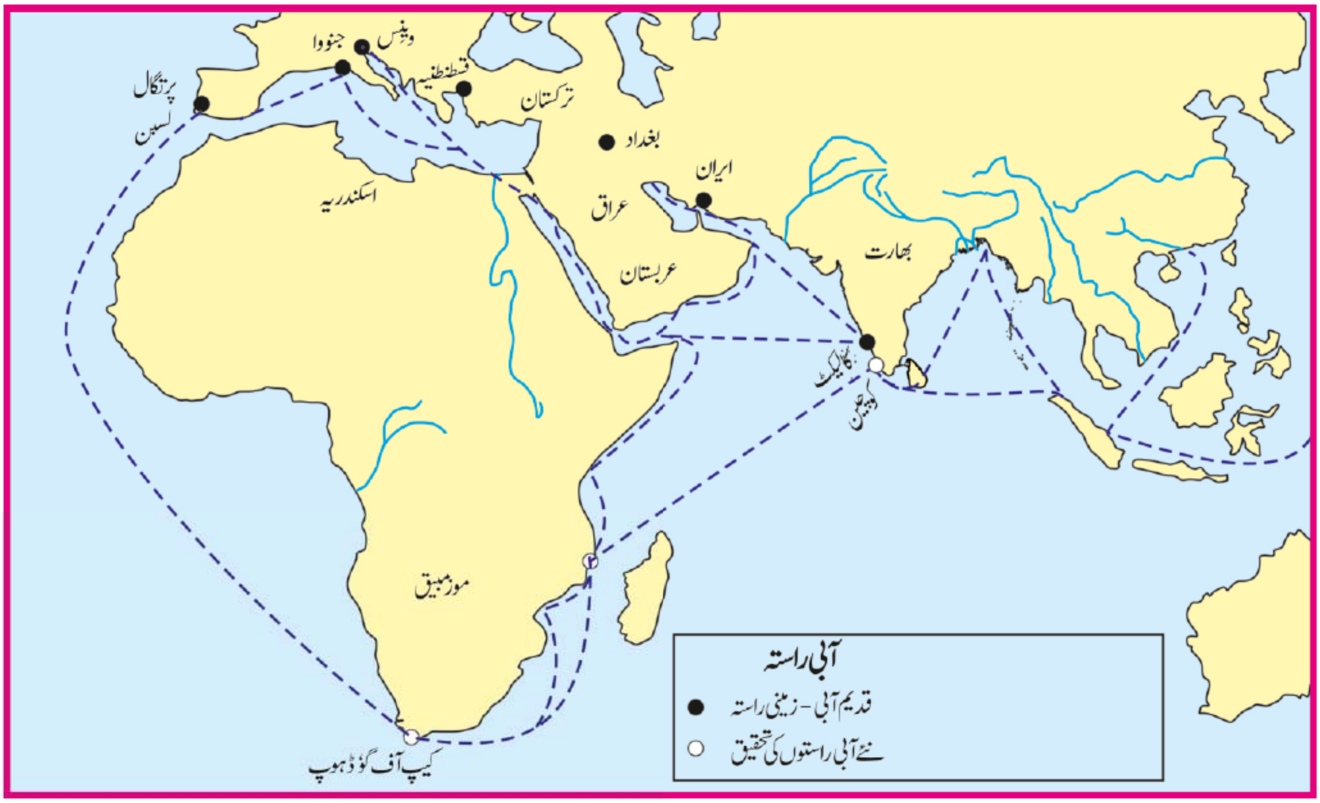

1.2 بحری راستہ

سوچیے

- یورپ سے بھارت آتے وقت بری راستے سے کہاں کہاں سے گزرنا پڑے گا ؟
- پرتگال سے بھارت آنا ہوتو سمندری راستے سے کہاں کہاں سے گزرنا پڑے گا ؟
- آج غیر ملکوں کے سفر پر جانا ہوتو کون سے راستے کا زیادہ استعمال ہوتا ہے؟

وقت گزرنے کے ساتھ یورپ کے دیگر ملکوں کے مہم جوملاّحوں نے بھارت آنے کے بحری راستے کو دریافت کرنے کی ابتداء کی۔

کولمبس :

بھارت آنے والے بحری راستے کو دریافت کرنے کا بیڑا اٹھانے والے کئی مہم جو میں سے ایک اٹلی کا مشہور باشندہ کولمبس تھا۔ وہ مانتا تھا کہ مشرق میں جانے کے لیے مغرب کی جانب سے بھی جاسکتے ہیں۔ ایسا کس طرح سوچا ہوگا ؟ وہ سوچو کولمبس بھارت آنے کے لیے نکلا لیکن وہ حادثۃً انجانے طور پر امریکا جا پہنچا۔ اور وہ جب تک زندہ رہا وہاں تک وہ اپنے آپ کو ہندوستان کا دریافت کرنے والا مانتا رہا۔ آج بھی امریکا کے باشندوں کو ریڈ انڈین اور اس کے کنارے کے جزیروں کو ویسٹ انڈیز کہتے ہیں۔

واسکو-د-گاما:

بھارت آنے والے بحری راستے کو دریافت کرنے میں کامیابی حاصل کرنے والا پرتگال کا باشندہ واسکو-د-گاما تھا۔ اس کا جہاز افریقہ کے جنوب میں کیپ آف گڈ ہاپ کا چکّر لگا کر ہندمہاساگر میں ہوکر 22 مئی 1498ء کے روز کالی کٹ بندرگاہ پر پہنچا۔ اس وقت کالی کٹ کا راجا زامورین تھا۔ اس نے ان پرتگالی لوگوں کو تجارت کرنے کی اجازت دی۔

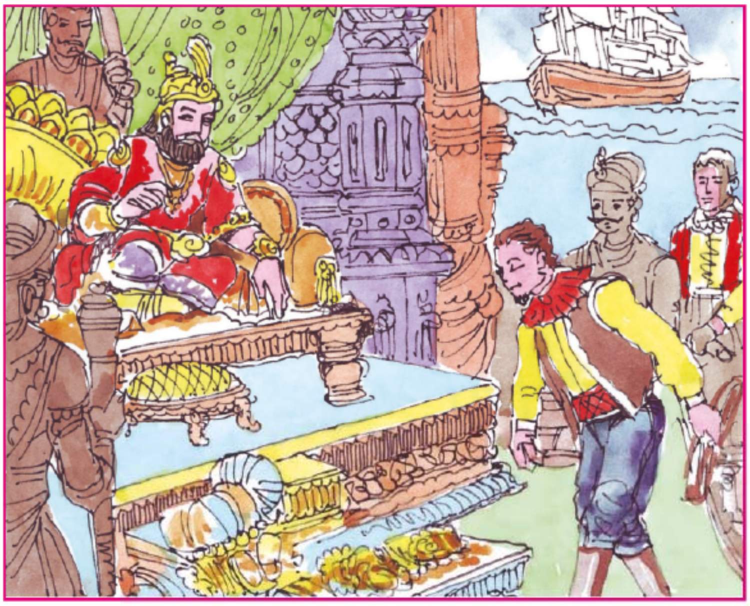

1.3 زامورین کے دربار میں واسکو-د-گاما

1500ء میں پرتگالیوں نے تجارت کرنے کے لیے کالی کٹ میں تجارتی مرکز قائم کیا۔ اس کے دائرے میں قلعہ تعمیر کر کے البوقرق نامی ایک سپہ سالار کو اس کا محافظ مقرر کیا۔ منگلور، کوچین، لنکا، دیو، گوا اور ممبئی کا جزیرہ اپنے اقتدار میں لیا۔

پرتگالی اقتدار کا خاتمہ:

سترہویں صدی کی ابتداء میں پرتگالیوں کی تجارت بنگال کی جانب بڑھنے لگی۔ اس وقت دہلی میں مغل بادشاہ شاہ جہاں کی حکومت تھی۔ بنگال کے صوبیدار نے شاہ جہاں کو پرتگالیوں کے برتاؤ کے خلاف شکایت درج کرائی۔ نتیجے میں شاہ جہاں کے حکم سے ہگلی کی تجارتی کوٹھی کو گرا دیا گیا اور جہازوں کو جلا دیا گیا۔ اس طرح پرتگالی اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ اور پرتگالیوں کا اقتدار صرف دیو، دَمن اور گوا تک محدود رہا۔

ڈچ عوام

پرتگالیوں کی آمد کے بعد کے سو سال میں تقریباً 16 ویں صدی کے آخری حصّے میں ہالینڈ (حال کا نیدرلینڈ) کے باشندے ڈچ لوگ تجارت کے لیے آئے۔ سب سے پہلے پلی کٹ اور مدراس (حالیہ چنّائی) میں انہوں نے کوٹھیاں قائم کیں۔ 1663ء میں آگرہ میں بھی انہوں نے کوٹھی قائم کی۔ اس درمیان انگریز بھی بھارت میں آ پہنچے۔ ڈچ عوام انگریزوں کے سامنے مقابلے میں ٹھہر نہ سکی۔

بھارت پر انگریزوں کی نظر :

1600ء میں انگلینڈ کی رانی ایلیزابیتھ کی حکومت کے دوران انگریزوں نے ''ایسٹ اِنڈیا کمپنی'' کی بنیاد ڈالی۔ ہندوستان کے ساتھ تجارت کر کے دھن دولت کی تمنا کرنے والے بیوپاری بھی اس کمپنی میں تھے۔

1608ء میں پہلا انگریز جہاز ہندوستان کے سورت بندرگاہ پر پہنچا۔ ہندوستان کی زمین پر قدم رکھنے والا پہلا انگریز ہاکنس اس جہاز کا کپتان تھا۔ وہ جہانگیر کو مِلا اور سورت میں تجارت کرنے کا پروانہ حاصل کیا۔ اس کے بعد دہلی کا اقتدار شاہ جہاں کے ہاتھوں میں آیا۔ شاہ جہاں نے انگریزوں کو بنگال میں تجارت کرنے کی اجازت دی۔

فرانسیسی عوام :

فرانسیسیوں نے 1664ء میں ''فرینچ ایسٹ انڈیا'' نامی کمپنی قائم کی۔ انہوں نے سورت، مچھلی پٹنم اور پانڈیچری میں کوٹھیاں قائم کیں۔ فرانسیسیوں کی کمپنی کا صدر دیلپے تھا۔ جو بھارت میں یورپی اقتدار کی توسیع کا خواہش مند تھا۔ یوں یورپی اقوام میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی دو طاقتور کمپنیاں ایک دوسرے کی حریف تھی۔ ان میں کئی تکرار اور لڑائیاں ہوئی، جس میں آخرکار انگریز کامیاب ہوئے۔

بنگال میں انگریزوں کی تجارت :

1651ء میں ہگلی ندی کے کنارے انگریزوں نے سب سے پہلے تجارت کرنے کا آغاز کیا اور اپنی کوٹھیاں قائم کیں۔ آس پاس قلعے تعمیر کیے، اپنی حفاظت کے لیے سپاہی رکھے اور مغل بادشاہ اورنگ زیب کے پاس سے سال یانہ کے بدلے میں محصول ادا کیے بغیر تجارت کرنے کا پروانہ حاصل کیا۔

1.4 انگریزوں کی سواریاں اور کوٹھیاں

سوچیے

- کیا آج کوئی غیر ملکی تاجر بھارت میں ایسی تجارت کرنے کی اجازت طلب کرتا ہے؟

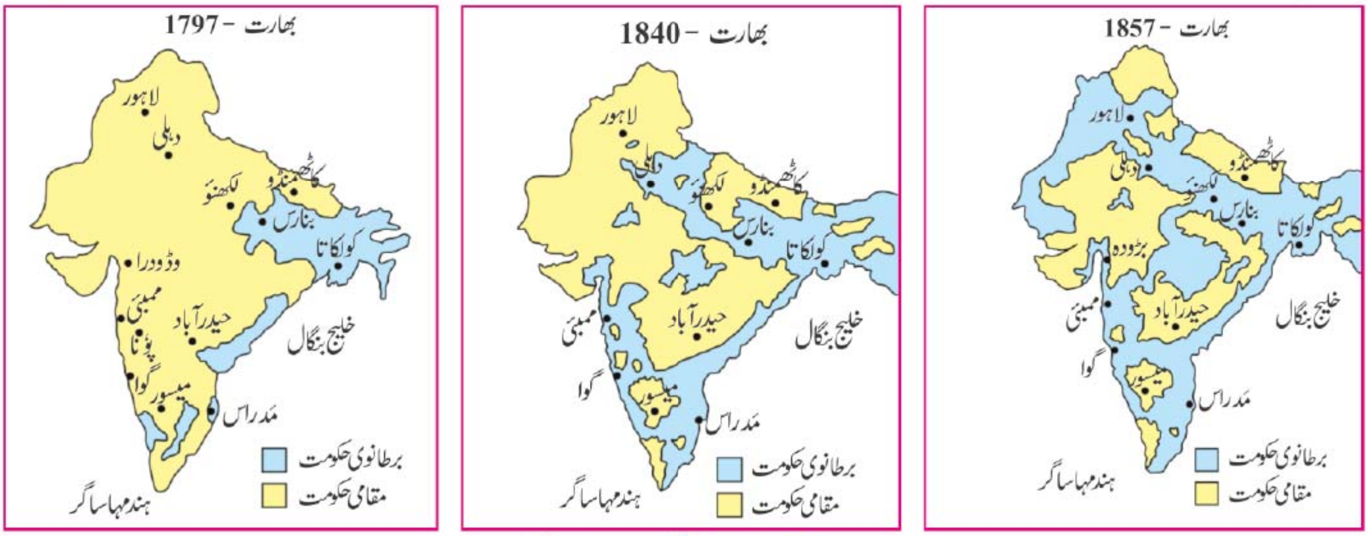

1.5 مختلف دور میں انگریز اور مقامی حکومت

اب کمپنی زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کی لالچ میں پڑ چکی تھی۔ بنگال میں ٹیکس معاف تجارت کرنے کے حکم میں صرف کمپنی کو ہی تجارت کرنے کی اجازت تھی۔ لیکن کمپنی کے افسران ذاتی تجارت میں بھی ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے بنگال کی ٹیکس کی آمدنی کم ہوگئی۔ جس کی بنگال کے نواب مرشد علی خان نے مخالفت کی۔ یہ تناؤ روز بروز بڑھتا رہا۔ آخر کار اس کے نتیجے میں 1757ء کی پلاسی کی جنگ ہوئی۔

پلاسی کی جنگ :

1756ء میں سراج الدولہ بنگال کا نواب بنا جس کا انگریزوں پر دبدبہ تھا۔ اس وجہ سے انگریز اس کو ناپسند کرتے تھے۔ سراج الدولہ بنگال کا نواب نہ رہے اس لیے انگریزوں نے سازش کی اور سراج الدولہ کے دشمنوں کو مدد کی۔ سراج الدولہ نے کمپنی کو حکم دیا کہ کمپنی ریاست کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے، انگریز اپنی کوٹھیوں کی قلعہ بندی نہ کرے، قانونی طور پر ٹیکس ادا کرے، شرائط پر عمل کرتے ہوئے تجارت کرے۔ ان معاملات میں دونوں پارٹیاں صلح کے لیے رضامند نہ ہوئی۔ اس لیے نواب نے 30,000 سپاہیوں کو ساتھ لے کر انگریز کوٹھی پر حملہ کیا۔ نواب کی فوج نے انگریزوں کو قیدی بنایا اور ان کے جہازوں کا محاصرہ کیا۔

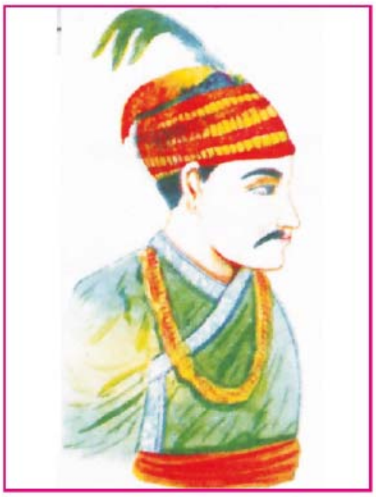

1.6 سراج الدّولہ

انگریز فوج نے رابرٹ کلائیو کی راہبری میں جوابی حملہ کیا۔ رابرٹ کلائیو نے سراج الدولہ کے سپہ سالار میر جعفر کو نواب بنانے کی لالچ دے کر مدد کے لیے اس کو رضامند کرلیا۔ پلاسی کی جنگ میں کلائیو نے سراج الدولہ کو ہرا کر دغابازی سے قتل کیا۔

بھارت میں کمپنی کی یہ پہلی جنگ تھی۔ جس سے بھارت میں انگریزوں کے اقتدار کی ابتداء ہونے والی تھی۔ اس وجہ سے یہ جنگ بھارت کی تاریخ میں اہم واقعہ شمار کی جاتی ہے۔ اس واقعہ سے بھارت کی تاریخ میں انقلاب رونما ہوا۔

اتنا جانیے

پلاسی : کیا آپ جانتے ہیں کہ پلاسی نام کیوں پڑا؟ حقیقت میں صحیح نام پلاشی ہے۔ وہاں کے پلاش (کھاکھرا) کے درختوں پر سے نام پڑا ہے۔ پلاش کے پھول سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کا استعمال گلال اور ہولی کے رنگوں میں ہوتا ہے۔

سوچیے

پلاسی کی جنگ میں سراج الدولہ فتح یاب ہوا ہوتا تو ؟

بکسر کی جنگ :

پلاسی کی جنگ کے بعد کمپنی نے میر جعفر کو بنگال کا نواب بنا کر اپنی خواہش پوری کی۔ لیکن کمپنی کو ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو ان کے اشاروں پر کام کرے۔ لیکن چند معاملات میں میر جعفر نے کمپنی کی مخالفت کی۔ اس وجہ سے کمپنی نے اس کو ہٹا کر اس کی جگہ میر قاسم کو نواب بنایا۔ نواب بننے کے بعد میر قاسم کمپنی کو پریشان کرنے لگا، ایسا محسوس ہونے پر 1764ء میں بکسر کی جنگ میں اس کو ہرا کر میر جعفر کو دوبارہ بنگال کا نواب بنایا۔ 1765ء میں میر جعفر کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد کلائیو خود بنگال کا نواب بن گیا۔ اس طرح بنگال سے شروع ہونے والا انگیرزوں کا اقتدار مکمل بھارت کو کس طرح غلامی کی زنجیروں میں جکڑ لیتا ہے اور ایسٹ انڈیا کمپنی ایک تجارتی کمپنی سے آگے بڑھ کر پورے برِّصغیر کا طاقتور اقتدار بن گئی۔ اس سے متعلق مزید معلومات اس کے بعد کے سبق میں سیکھیں گے۔

سوچیے

پلاسی کی جنگ اور سراج الدولہ کے انتقال کے متعلق پرانے اخباروں میں احوال شائع ہوئے تھے، ان میں سے ایک اخبار برطانیہ سے اور ایک اخبار پٹنہ سے شائع ہوا ہوتو ان دونوں اخباروں کی ہیڈ لائن کیا ہوگی ؟ وہ لکھیے ۔

خود آموزی

سوال 1 ذیل کے سوالات کے جواب لکھیے :

1. یورپی اقوام کو نیا بحری راستہ دریافت کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ؟
2. بھارت میں کون سی یورپی عوام سب سے پہلے اور سب سے آخر میں آئی ؟
3. پلاسی کی جنگ کس کس کے درمیان ہوئی ؟ اس کے کیا نتائج آئے ؟
4. بکسر کی جنگ کیوں ہوئی ؟ اس کا نتیجہ کیا آیا ؟
5. پرتگالی اقتدار کا خاتمہ کس طرح ہوا ؟

سوال 2 خالی جگہ پُر کیجیے :

(1) بھارت آنے کا بحری راستہ دریافت کرنے کا بیڑا اٹھانے والا اٹلی کا ____________ تھا۔

(2) ____________ کلائیو کی سازش تھی۔

2 ہمارے اردگرد کیا ہے؟

دھنون ممی کے ساتھ باغ میں سیر کر رہا تھا۔ سیر کرتے ہوئے اس کے دماغ میں ایک سوال پیدا ہوا۔ ہم جس زمین پر چل رہے ہیں وہ کس طرح بنی ہوگی ؟ دھنون نے یہ سوال اس کی ممی کو پوچھا۔ ماں نے کہا '' آپ روزانہ سورج کو تو دیکھتے ہونا ؟ اس سورج کا بھی ایک خاندان ہے۔ جس کو ہم ''نظامِ شمسی'' کہتے ہیں۔ ہماری زمین بھی نظامِ شمسی کا ہی ایک ممبر ہے۔ زمین شمسی خاندان کے دیگر ممبران کے بیچ رہتی ہے۔ سب سے خاص بات تو یہ ہے کہ ہمارے جیسے ذی روحوں کے زندہ رہنے کے لیے ضروری حرارت، پانی اور ہوا صرف زمین کو ہی دستیاب ہے۔ نظامِ شمسی کے دیگر کسی بھی ممبران کے پاس اس قسم کی مناسبت ہونے کا ٹھوس ثبوت آج تک نہیں ملا۔

عام طور پر ایسا مانا جاتا ہے کہ زمین سورج سے الگ ہوئی ہے۔ جب اس کا وجود ہوا تب وہ آگ کے گولے کی مانند تھی۔ یہ آگ کا گولہ آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہونے لگا۔ اس کے بعض مادے ابتداء میں مائع شکل میں اور اس کے بعض ٹھوس شکل میں منتقل ہوئے۔ اس عمل کے دوران جن مادّوں کی ٹھوس شکل میں منتقلی ہوئی اس کو ہم حجری کرّہ (Lithosphere) کہتے ہیں۔ جن مادّوں کی مائع شکل میں تبدیلی ہوئی وہ کرّہ آب، جو مادّے بادی شکل میں منتقل ہوئے وہ کرّۂ باد کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ پھر رہائش کے لیے سخت سطح، پینے کے لیے پانی اور سانس لینے کے لیے ہوا ملتی رہنے سے زمین پر ذی روح نے ترقی کی۔ اسے کرّۂ حیات کہتے ہیں۔ اس طرح زمین پر چار کرّوں کا وجود ہے۔

2.1 زمین کے کرّے

حجری کرّہ (Lithosphere) :

ہم زمین کے جس حصّے پر آباد ہیں اس حصّے کو حجری کرّہ کہتے ہیں۔ حجر یعنی پتھر۔ اس طرح حجری کرّہ یعنی پتھر اور مٹی سے بنی ہوئی پرت۔ زمین کی اوپری سطح مٹی اور چٹانوں جیسے ٹھوس مادّوں سے بنی ہوئی ہے۔ اس لیے وہ ٹھوس کرّہ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ یہ کرّہ زمینی سطح کا تقریباً 29 فیصد حصّہ روکتا ہے۔ اس سطح کی موٹائی تقریباً 64 سے 100 کلومیٹر جتنی ہے۔ وہ ہر جگہ ایک جیسی موٹائی کی حامل نہیں ہے۔ پھر اندر یا باہر سے یکساں شکل کی حامل بھی نہیں ہے۔ وہ تقریباً مٹی اور چٹانوں جیسے مادّوں کی بنی ہوئی ہے۔ اسی حصّے پر چھوٹے بڑے پہاڑ، سطوح مرتفع، میدان وغیرہ ہیں۔ پھر سطح سے شروع کر کے ہم جیسے جیسے گہرائی میں جائیں ویسے ویسے حرارت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

زمین کی تہہ میں چٹانیں پگھل کر سیال روپ اختیار کر لیتی ہے۔ اس پگھلے ہوئے مادّے کو میگما کہتے ہیں۔ زمین کی تہہ میں متعدد گیس ہوتی ہے۔ جو گرم ہونے پر اوپر کی جانب دباؤ بنا کر باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن یہاں اوپری چٹانوں کا دباؤ بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح گرمی اور دباؤ جیسی متضاد طاقتوں کے درمیان توازن قائم رہتا ہے۔ اسی لیے زمین کی اوپری پرت یا پپڑی پھٹ نہیں جاتی۔ سطح زمین کی پپڑی پر جہاں اندرونی گرمی اور دباؤ میں توازن نہیں رہتا وہاں زمین کی پپڑی زلزلے سے لرز اٹھتی ہے۔

''ممی یہ حجری کرّہ ہمیں کس طرح کام آتا ہے؟''

''اگر حجری کرّہ نہ ہوتا تو ہم اپنا گھر کس پر تعمیر کر سکتے؟'' پینے کا پانی یا خوراک کے لیے زراعت، صنعت وروزگار کے لیے ضروری معدنیات یا پھر جنگلات یہ تمام حجری کرّہ کے بغیر کس طرح ممکن تھا؟ آیئے، آج ہم حجری کرّہ کے متعلق جو باتیں کہی اس کے مطابق حجری کرّہ میں کیا کیا ہوتا ہے؟ اس کے متعلق تصویر بنائیں۔

سرگرمی

آپ بھی اپنے مدرس کی مدد سے ایسی تصویر بنایئے اور تبصرہ کیجیے۔

کرّۂ آب (Hydrosphere):

آیئے آپ کو میں کرّۂ آب کے متعلق بتاؤں۔ سطح زمین کا کچھ نشیبی حصّہ پانی سے گھرا ہوا ہے۔ پانی سے گھرے ہوئے اس حصّے کو کرّۂ آب کہتے ہیں۔ سطح زمین پر زمین کے رقبے سے پانی کا رقبہ زیادہ ہے۔ 71 فیصد حصّے پر کرّۂ آب پھیلا ہوا ہے۔ کرّۂ آب کا وہ حصّہ جہاں پانی کا وسیع ذخیرہ ہے مہاساگر (بحر اعظم) کہلاتا ہے۔ یہ مہاساگر بحر الکاہل، بحر اٹلانٹک، بحر ہند اور بحر آرکٹک کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہ سب مہاساگر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان کے ارضی علاقوں کے قریب جو آبی علاقے ہیں وہ مقامی سمندر، اُپ ساگر، خلیج یا آبنائے کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ زمین پر واقع مہاساگر بہت وسیع اور گہرے ہیں۔ ان کی تہہ میں 10 سے 11 کلومیٹر جتنی گہری کھائیاں ہیں۔ مہاساگروں کی تہہ بھی زمین کی طرح اونچے پہاڑوں، وسیع میدانوں، سطوح مرتفع خلیج وغیرہ جیسی شکلوں کی بنی ہوئی ہیں۔

''امی ان مہاساگروں میں کتنا پانی ہوگا؟ وہ تو نمکین ہوتا ہے۔ وہ ہمیں کس طرح کام آتا ہے؟''

ہاں، زمین پر جتنا پانی ہے اس کا 97 فیصد پانی مہاساگروں میں ہے۔ بقیہ پانی کا تین چوتھائی حصّہ قطبین پر، نیز ہمالیہ اور دوسرے اونچے پہاڑوں پر برف کی شکل میں ہے۔ جب کہ پانی کا کچھ ذخیرہ زمین میں ہے۔ کچھ پانی جھیلوں میں بھرا پڑا ہے۔ کچھ پانی ندیوں میں بہہ رہا ہے۔ پینے کے لائق پانی کا تناسب بہت کم ہے۔ یہ میٹھا پانی کرّۂ آب کا عطیہ ہے۔ ذی روحوں کے جینے کے لیے میٹھا پانی ضروری ہے۔ یہ میٹھے پانی کا مخصوص وسیلہ بارش

کے لیے رطوبت مہاساگروں سے ہی ملتا ہے۔ سمندر کے پانی اور اس کی تہہ میں قیمتی کیمیاوی مادّے اور معدنیات، نمک، مچھلیوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ جس طرح زمین پر ذی روح کا وجود ہے، اسی طرح مہاساگروں میں بھی ذی روح کا وجود ہے۔ مہاساگروں کی موجیں، بہاؤ اور بھرتی میں زبردست طاقت ہوتی ہے۔ اس طاقت پر قابو پا کر اس کے استعمال سے بجلی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ سمندر آبی راستوں کے لیے بھی کارآمد ہیں۔

سوچیے

(بحر اعظم) سمندر نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟

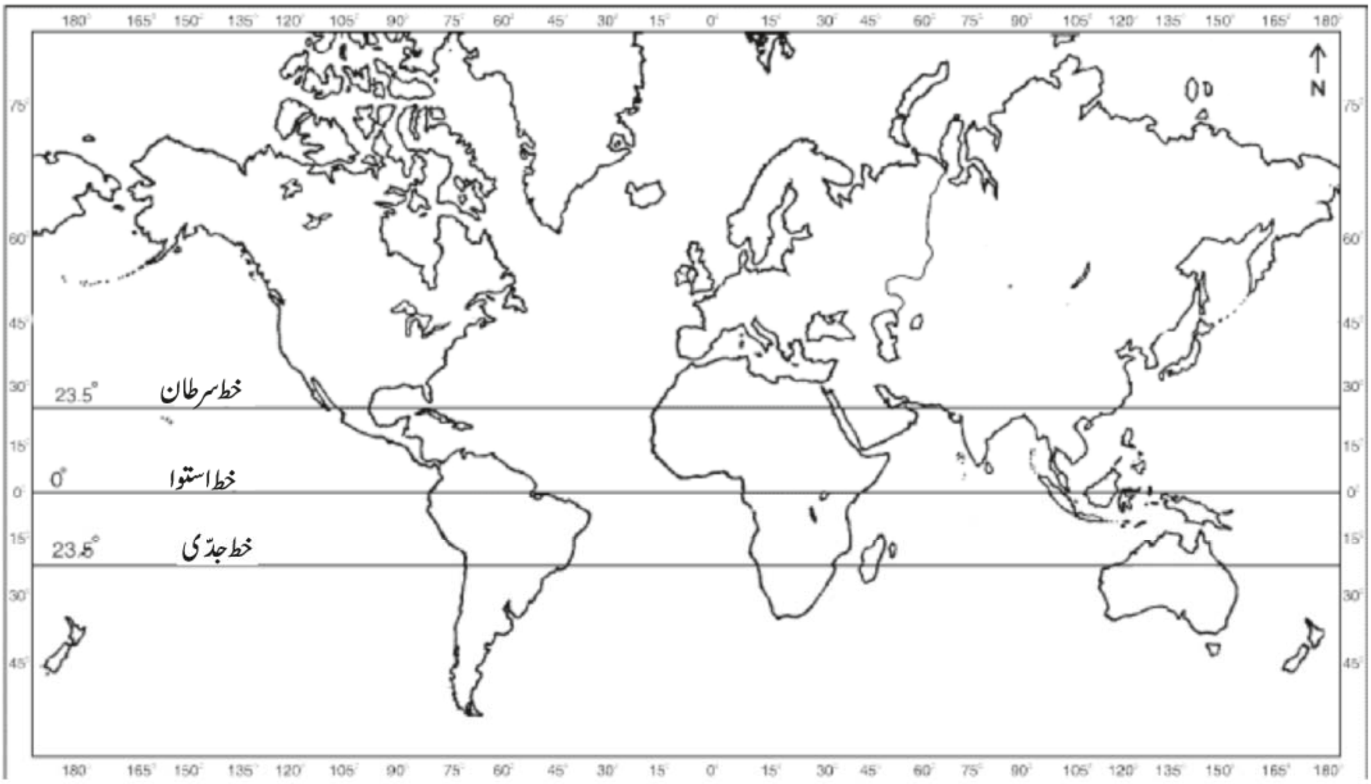

2.2 دُنیا کے نقشے کا خاکہ

سرگرمی

مندرجۂ بالا دنیا کے نقشے میں مختلف رنگوں کا استعمال کر کے مہاساگروں، اپ ساگروں، ساگروں (جھیلوں) خلیجوں، آبناؤں وغیرہ کو واضح کیجیے۔

دیکھو بیٹا! اب تیسرے غلاف (کرّہ) کے متعلق سمجھیں۔

کرّۂ باد (Atmosphere) :

زمین کے چاروں طرف لپٹے ہوئے ہوا کے غلاف یا کرّے کو کرّۂ باد کہتے ہیں۔ سطحِ زمین سے تقریباً 1600 کلومیٹر کی اونچائی تک کرّۂ باد یا فضا پھیلی ہوئی ہے۔ حجری کرّہ اور کرّۂ آب کی مانند کرّۂ باد کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ کرّۂ باد میں مختلف گیس، پانی کی بھاپ، دھول کے ذرات، شہاب ثاقب، نمکیاتی ذرات اور باریک حشرات شامل ہیں۔ فضا بے رنگ، بے بو باس اور شفاف ہے۔ فضا میں ٹھوس، سیال اور گیسی اجزاء شامل ہیں۔ اس میں تقریباً 78 فیصد جتنا نائٹروجن، 21 فیصد آکسیجن اور 1 فیصد جتنی دیگر گیس شامل ہے۔ سطحِ زمین سے جوں جوں اوپر کی جانب بڑھیں توں توں فضا کی نچلی سطحوں

کے زیادہ تر گیسوں کا تناسب گھٹتا جاتا ہے۔ یا ختم ہوجاتا ہے۔ کاربن ڈائی آکسائڈ چونکہ بھاری ہے اس لئے ہوا کی نچلی تہہ میں زیادہ مقدار میں ہے اور اوپر جاتے ہوئے گھٹتی جاتی ہے۔

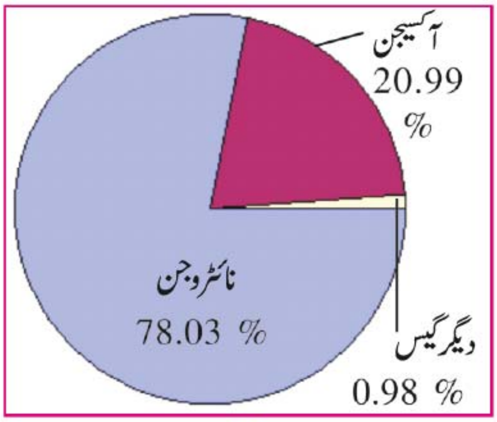

2.3 فضا میں گیس کا تناسب

ہوا میں اوزون بہت ہی کم مقدار میں ہے۔ یہ گیس سورج کی تیز بالائے بنفشی کرنوں کو جذب کر کے زمین کو سورج کی شدید گرمی سے بچاتی ہے۔ یہ بالخصوص علی الصبح کھلے میدان میں اور ساحلی سمندر کی ہوا میں زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ آکسیجن اور نائٹروجن گیس زمین پر ذی روح کو زندہ رکھتی ہے۔ آکسیجن کی شدت کو نائٹروجن کم کرتی ہے۔

فضا میں مخصوص سیال مادہ پانی ہے۔ حرارت سے بھاپ بن کر پانی بھاپ کی شکل میں ہوا میں جذب ہوتا ہے۔ جس کو رطوبت کے طور پر پہنچانتے ہیں۔ بھاپ یا ٹھنڈا برف اولے وغیرہ بھاپ کی شکلیں بنتی ہے۔ کسی بھی علاقے کے لوگوں کی غذا، لباس، رہائش، رنگ وقد، معاشی سرگرمیاں وغیرہ پر فضا کا اثر نظر آتا ہے۔ فضا میں مختلف ذرات بھی نظر آتے ہیں۔ ان ذرات کی وجہ سے زمین پر سورج کی روشنی پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اس کی وجہ سے سورج کے طلوع ہوتے وقت یکا یک اجالا نہیں ہوتا اور سورج کے ڈوبتے وقت یکا یک اندھیرا نہیں ہوتا۔ ذرات کے ذریعے روشنی کی کرنیں منعکس ہوتی ہے اور سورج کی روشنی ملتی ہے۔ فضا کے وسیلے سے ہی ہم آواز سن سکتے ہیں۔ اسی سے ہی تو ریڈیو، دوردرشن کی اشاعت ممکن بنی ہے۔

سوچیے

آپ کون سے تجربات کی بنیاد پر کہو گے کہ زمین کی سطح پر فضا موجود ہے؟ اس کو درج کر کے اپنے مدرس کے ساتھ تبصرہ کیجیے۔

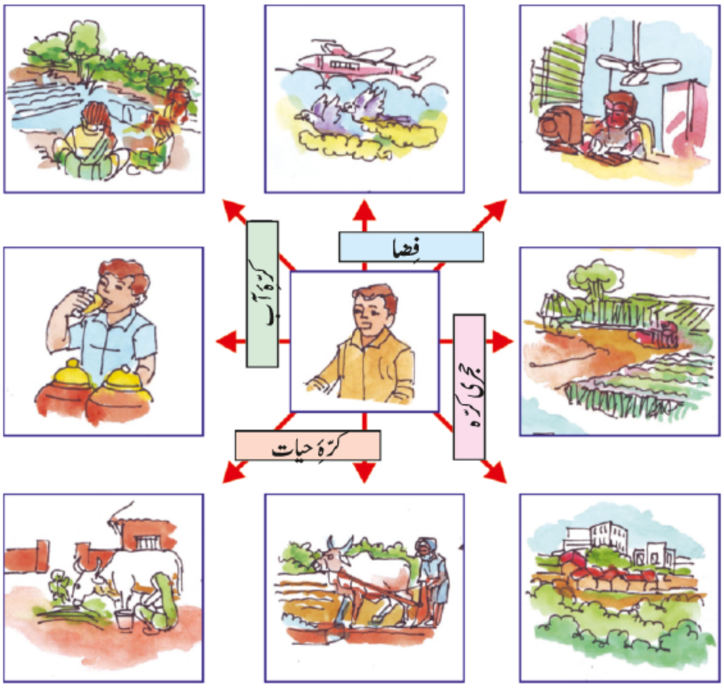

2.4 انسانی زندگی اور کرّے

''اب سنیے، ان تین کرّوں کی وجہ سے زمین پر چوتھا کرّہ یعنی کرّہ حیات کا وجود ہے''۔

کرّہ حیات (Biosphere) :

زمین کے حجری کرّہ، کرّۂ آب اور کرّۂ باد کے جن حصّوں میں ذی روح کا وجود ہے اسے کرّۂ حیات کہتے ہیں۔ کرّۂ حیات ایسا کرّہ ہے جس کی زمین پر بہت اہمیت ہے۔ نظام شمسی میں زمین ہی ایک ایسا سیارہ ہے جس پر زندگی کا وجود ہے۔ کرّۂ حیات میں نباتات، حیوانات، حشرات اور انسانوں کا شمار ہوتا ہے۔ ہم سبھی زمین پر رہنے والے اپنی غذا اور دیگر ضروری اشیاء کرّۂ حیات سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ نباتات اور حیوانات کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ اگر دیکھا جائے تو کرّۂ حیات انسانی زندگی کے وجود اور نباہ کا سہارا ہے۔ کرّۂ حیات کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے (1) بے جان اور (2) جاندار۔ کرّۂ حیات کے لیے بے جان حصہ میں کرّۂ حجری، کرّۂ آب اور کرّۂ باد کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جب کہ کرّۂ حیات کے حصے ذی روح میں نباتات، حیوانات اور حشرات کا شمار ہوتا ہے۔

سوچیے

ہمارے اطراف کی ذی روح کائنات میں سے کسی ایک ذی روح کا خاتمہ ہو جائے تو اس کا ہماری زندگی پر کیا اثر ہوگا؟ مثال کے طور پر پرندے ختم ہو جائیں تو؟ آپ کے مدرس کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے۔

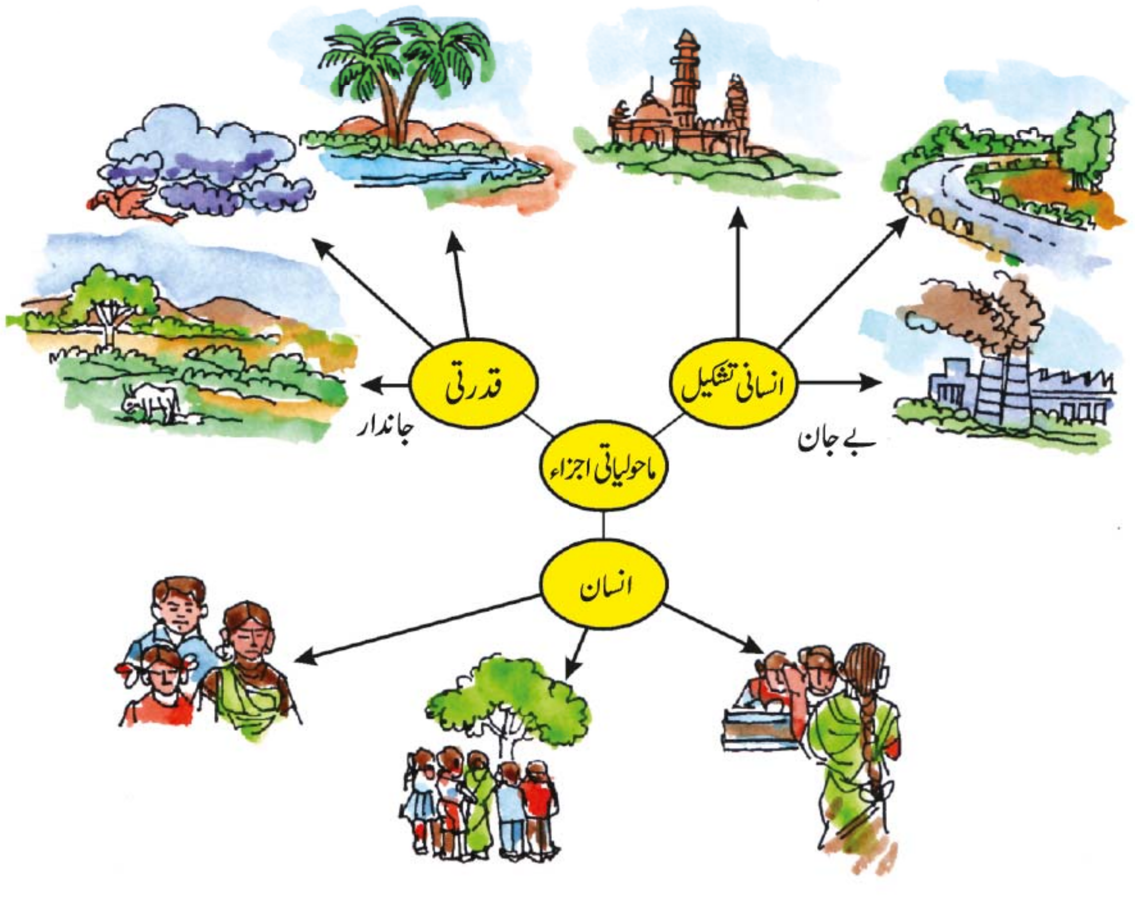

2.5 ماحولیاتی اجزاء

2.6 انسانی سرگرمیوں کا عوامل پر اثرات

آدمی اپنے کاموں سے زمین کو بگاڑے تو کیا ان کرّوں کو کوئی نقصان ہوگا ؟ آدمی اپنی ذاتی ترقی کے لیے جو کچھ بھی کرتا ہے اس سے حجری کرّہ کا توازن خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ مثلاً معدنیات حاصل کرنے کے لیے نہایت گہرائی تک برمانا اور پانی کے لیے زیادہ پاتال کنویں بنانا جیسی سرگرمیوں کی وجہ سے حجری کرّہ خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ شہروں اور گاؤں کی گندگی اور صنعتی کوڑے کے مسلسل اخراج کے باعث ندیاں، چشمے، جھیلیں اور بحرِاعظم آلودہ بن گئے ہیں۔ مسلسل صنعتی آلودگی کی وجہ سے قطبین کی برف پگھلنے لگی ہے۔ سمندر میں جہازوں کا فرسودہ تیل بہہ آنے سے، متعدد صنعتی آبادیوں کے گندے اور کیمیاوی پانی کے اخراج سے آبی جاندار ختم ہوتے جارہے ہیں۔ یہ کرّۂ آب کے لیے خطرہ ہے۔ صنعتیں، کارخانے، پاور اسٹیشن اور سواریوں کے ذریعے کثیف ہوا فضا میں مِل جاتی ہے۔ جن علاقوں میں سواریوں کی آمد ورفت زیادہ ہوتی ہے وہاں کاربن مونو کسائڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ درختوں کے کٹنے سے CO_2 کا تناسب بڑھتا ہے۔ CO_2 کا تناسب بڑھنے سے زمین پر درجۂ حرارت بڑھتا ہے۔ اس طرح فضا پر انسانی سرگرمیوں کا اثر ہوتا ہے۔ ماحول کے استحصال کے ذریعے قدرتی نشو ونمائی کڑیاں خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ جو کرّۂ حیات کے لیے نقصان دہ ہے۔

سرگرمی

قدرتی اور انسانی تخلیق شدہ ایسی وارداتوں کو درج کیجیے جن کے ذریعے زمین کے مختلف کرّوں پر بڑے پیمانے پر اثرات مرتب ہوتے ہوں۔

پروجیکٹ

آپ کے گرد واطراف میں آلودگی پھیلانے والی چیزوں اور ان کے اثرات کا مطالعہ اور ان کے ممکن حل تلاش کیجیے۔

خود آموزی

سوال 1 سوالات کے جواب لکھیے :

(1) ہماری زمین کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ نوٹ لکھیے ۔

(2) سورج سے الگ ہوئی زمین کو جدید شکل میں آنے میں کتنا وقت لگا ہوگا ؟ کیوں؟

(3) زمین کے کرّوں کا آپسی کیا رشتہ ہے؟ کس طرح؟

سوال 2 خالی جگہ پُر کیجیے :

(1) زمین پر کل ________ کرّے ہیں۔

(2) حجری کرّہ زمین کی سطح کا تقریباً ________ حصہ روکتا ہے۔

(3) فضا میں ________ مخصوص سیال مادہ ہے۔

(4) ________ یعنی کرّۂ آب میں وسیع آبی ذخیرے کے حامل حصے ہیں۔

(5) ________ گیس سورج کی تیز بالائے بنفشی کرنوں کو جذب کرتی ہے۔

سوال 3 ذیل کے الفاظ کے معنی سمجھایئے:

(1) حجری کرّہ (2) کرّۂ آب (3) کرّۂ باد (4) کرّۂ حیات (5) آلودگی

سوال 4 ذیل کے بیانات میں سے صحیح اور غلط بیان واضح کیجیے :

(1) زمین نظام شمسی کا ایک ممبر ہے۔ ☐

(2) زمینی سطح پر زمین کے مقابلے پانی کے رقبے کا تناسب کم ہے۔ ☐

(3) میٹھا پانی کرّۂ آب کا عطیہ ہے۔ ☐

(4) آکسیجن نائٹروجن کی شدت کو کم کرتی ہے۔ ☐

سوال 5 ذیل کا آپ کی زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے لکھیے :

1. پہاڑوں : ....
2. کھیتوں : ....
3. ندیوں : ....
4. آبی ذخیروں : ....
5. جنگلات : ....

3 بھارت کا آئین

ہیلی، ہریانسی اور سچین ان کے والدین کے ساتھ ٹی.وی. پر ورلڈ کپ 2011 کی فائنل میچ دیکھ رہے تھے۔ بھارت-شری لنکا کے بیچ دلچسپ میچ چل رہا تھا۔ ورلڈ کپ بھارت کو ملے گا یا شری لنکا کو؟ شری لنکا کا اسکور دیکھتے ہوئے بھارت کے لیے جیت حاصل کرنا مشکل تھا۔لیکن بھارتیہ کپتان دھونی نے بہترین بلّے بازی کے ذریعے بھارت کو ورلڈ کپ میں جیت دلائی۔ چاروں طرف جیت کی خوشی پھیل گئی۔ ٹی.وی. میں یہ دیکھ کر ہیلی نے کہا، ممّی اس سے پہلے برطانیہ- بھارت کے بیچ میچ ٹائی ہوا تھا۔ میچ ٹائی ہونا یعنی کیا؟ ہِنا بہن نے جواب دیا ''ہیلی، کرکٹ جیسے دلچسپ کھیل کے لیے آئی.سی.سی. نے نہایت منظّم اصول بنائے ہیں۔ میچ ٹائی ہونا یعنی دونوں ٹیموں کے یکساں رَن ہونا۔ پھر فوٹ بال، ہاکی، کبڈی جیسے کھیلوں کے بھی اصول ہوتے ہیں۔ ایک کھیل کے اتنے سب منظّم اصول ہوں تو پھر اتنے بڑے ملک کے انتظام کو چلانے کے لیے تو اصولوں کی ضرورت ہوگی ہی نا !

''آئین کی تمہید''

''ہم بھارت کے باشندے بھارت کو ایک حتمی اقتدار، غیر فرقہ واری، سماج وادی، جمہوری عوامی اقتدار بنانے کے لیے نیز اس کے سبھی شہریوں کو سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف، خیال، بولی، عقائد، مذہب اور عبادات کی آزادی، عزت اور مواقع کا مساوات نیز فرد کا فخر نیز قومی اتّحاد اور سالمیت کے لیے، اخوت قائم کرنے کا مصمّم ارادہ کر کے ہماری آئین ساز مجلس میں آج 26، نومبر 1949 کے روز یہ آئین اختیار کرتے ہیں اور ہماری ذات کو وقف کرتے ہیں''۔

3.1 آئین کی تمہید

کسی بھی ملک کے نظام کو چلانے کے لیے ترتیب دیے ہوئے قوانین کے باقاعدہ مجموعے کو ملک کا آئین یا دستور (Constitution) کہتے ہیں۔ آئین تحریری یا غیر تحریر شدہ ہوسکتا ہے۔ ہمارے آئین کا آغاز تمہید (preamble) سے ہوتا ہے۔

بھارت کا آئین کس طرح تیار ہوا؟

بھارت کا آئین جمہوریت، سماجیت اور غیر فرقہ واریت نیز قومی سالمیت جیسے قومی مقاصد کا بنیادی ستون ہے۔ بھارت کی آزادی کے ساتھ آئین ساز مجلس مکمل طور پر قائم ہوئی ہے۔ آئین ساز مجلس نے 9 دسمبر 1946 سے اپنا کام شروع کیا۔ آئین ساز مجلس میں ماہر رہنماؤں کا ایک مخصوص گروہ تھا۔ ان رہنماؤں کی دور اندیشی اور سیاسی سوجھ بوجھ آئین میں شامل ہے۔ جواہرلال نہرو، ڈاکٹر راجیندر پرشاد، سردار پٹیل، مولانا ابوالکلام آزاد، شیاما پرشاد مکھرجی، سردار بلدیوسینھ جیسے لیڈروں نے رہنمائی کی۔ فرینک اینتھونی انگلو انڈین نیز ایچ. پی. مودی نے بھی نمائندگی کی تھی۔ الاّدی کرشن سوامی ایّر، ڈاکٹر بی.آر.امبیڈکر، کے.ایم.منشی جیسے ماہران آئین بھی اس مجلس کے ممبران تھے۔ سروجنی نائیڈو نیز وجیالکشمی پنڈت جیسی عورتیں بھی اس میں شامل تھیں۔

ڈاکٹر راجیندر پرشاد کو آئین ساز مجلس کا صدر منتخب کیا گیا۔ آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لیے مسودہ کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس کے صدر ڈاکٹر بی.آر.امبیڈکر تھے۔ آئین ساز مجلس کی دو سال 11 ماہ اور 18 دن میں 166 نشستیں ہوئیں۔ 26، نومبر 1949 کے دن آئین کو سنگھ کی مجلس نے قبولیت کا درجہ دیا۔ جو 26 جنوری 1950 سے عمل میں آیا۔

سوچیے

آپ جانتے ہیں کہ 26 جنوری کا دن کیوں پسند کیا گیا؟

سروجنی نائڈو

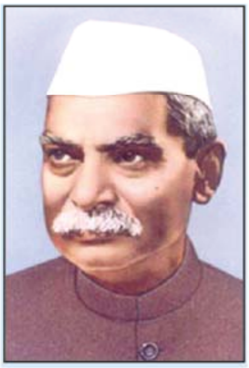
ڈاکٹر راجیندر پرساد

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر

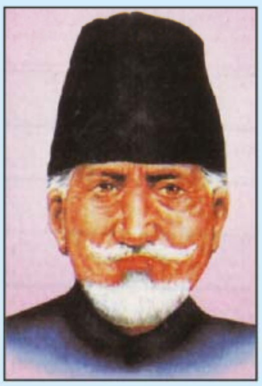
مولانا آزاد

الاّدی کرشن سوامی ایّر

سردار پٹیل

جواہر لال نہرو

کنیا لال منشی

3.2 دستور ساز

آئین کی کیا ضرورت ہے؟ آئین نہ ہوتو ؟ بغیر آئین کے کسی بھی ملک کا نظام چل ہی نہیں سکتا۔ آئین کے بغیر ملک کے انتظام کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ آئین سے بہت سے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسا دستاویز ہے کہ جو اصولوں کو تحریر بند کرتا ہے۔ ہمارے ملک کی سرکار کس طرح کی ہوگی ؟ ہمارے ملک کا نظام کس طرح چلے گا ؟ یہ آئین ہی بتا سکتا ہے۔ جمہوری نظامِ حکومت میں ہم اپنے رہنماؤں کا انتخاب کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے ذریعے وہ عہدے سنبھال سکتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ رہنما اقتدار کا غلط استعمال نہ کریں اس کا بھی حل آئین میں ہے۔ ہمارے آئین میں ایسے اصول یا اہتمام ہیں کہ جس سے رہنما عہدے کا غلط استعمال نہیں کرسکتے۔ بھارتیہ آئین میں ایسے متعدد قوانین ہیں۔

اتنا جانیے

- بھارت کے آئین میں برطانیہ، آئرلینڈ، فرانس نیز امریکا کے آئین کی خصوصیات کا شمار کیا گیا ہے۔
- بھارت کا آئین دنیا کا سب سے بڑا تحریری آئین ہے۔

بھارت کے آئین کی اہم خصوصیات :

جمہوری نظامِ حکومت :

بھارت نے جمہوری نظام حکومت اپنایا ہے۔ ہمارے ملک میں ہر پانچ سال میں عام انتخابات ہوتے ہیں۔ اس میں 18 سال سے زائد عمر کے واٹر رائے (رائے دہندہ) دیتے ہیں۔ اپنے نمائندوں کے چناؤ میں ملک کے سبھی لوگوں کا اہم رول ہے۔ ملک کا کوئی بھی واٹر چناؤ میں حصہ لے سکتا ہے۔ پھر چاہے وہ کسی بھی مذہب، ذات، طبقہ، عورت یا مرد ہوسکتا ہے۔ اس میں منتخب نمائندے پانچ سال کے لیے حکومت کرتے ہیں، ہر شہری کو خیال، بولی، اظہار اور مرضی کے مطابق مذہب پالنے کی آزادی ہے۔

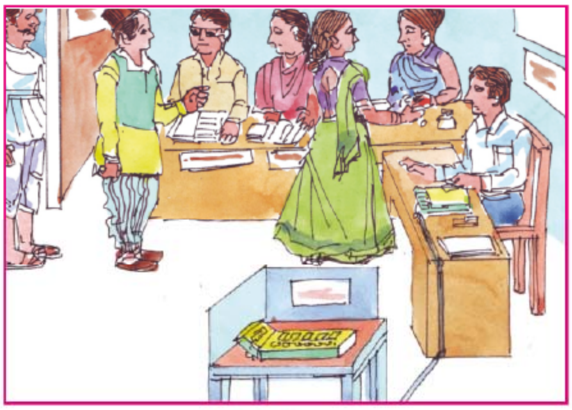

3.3 رائے دہی مقام

3.4 غیر فرقہ واریت

غیرفرقہ واریت :

بھارت ایک غیر فرقہ واری اور جمہوری ملک ہے۔ غیر فرقہ واری کا مطلب ملک کا نظام کسی ایک فرقے یا مذہب کے عقائد کے مطابق چلایا نہیں جاتا۔ فرقے کی بنیاد پر ایک یا دوسرے شہری کے بیچ فرق یا بھید بھاؤ برتا نہیں جاتا۔ ہر شہری کو اپنا اپنا مذہب پالنے، عقائد پر عمل کرنے اور اس کی اشاعت کرنے کی آزادی ہے۔

جمہوریت :

جمہوریت کا مطلب لوگوں کے پاس سے براہِ راست یا بالواسطہ حکومت حاصل کرنے والی سرکار۔ ہمارے سیاسی نظام میں ہم نے عوامی اقتدار والی جمہوریت کو اپنایا ہے۔ یعنی ہمارے یہاں نظامِ حکومت مخصوص اختیارات کے حامل کسی بھی ایک طبقے کے پاس نہیں ہے۔ لیکن سیاسی نظام کے سبھی عہدے مذہب - ذات پات - عورت - مرد کے کسی بھی امتیاز کے بغیر کسی بھی شہری کے لیے کھلے ہیں۔

اتنا جانیے

- رینکڑی (لاری) چلانے والا مزدور یا سبزی فروش عورت بھی گاؤں کی سرپنچ بن سکتی ہے۔
- بڑھئی کام کرنے والا امن جی بھائی قانون ساز اسمبلی کا چناؤ لڑ سکتا ہے اور جیت کر قانون ساز اسمبلی کا ممبر بھی بن سکتا ہے۔

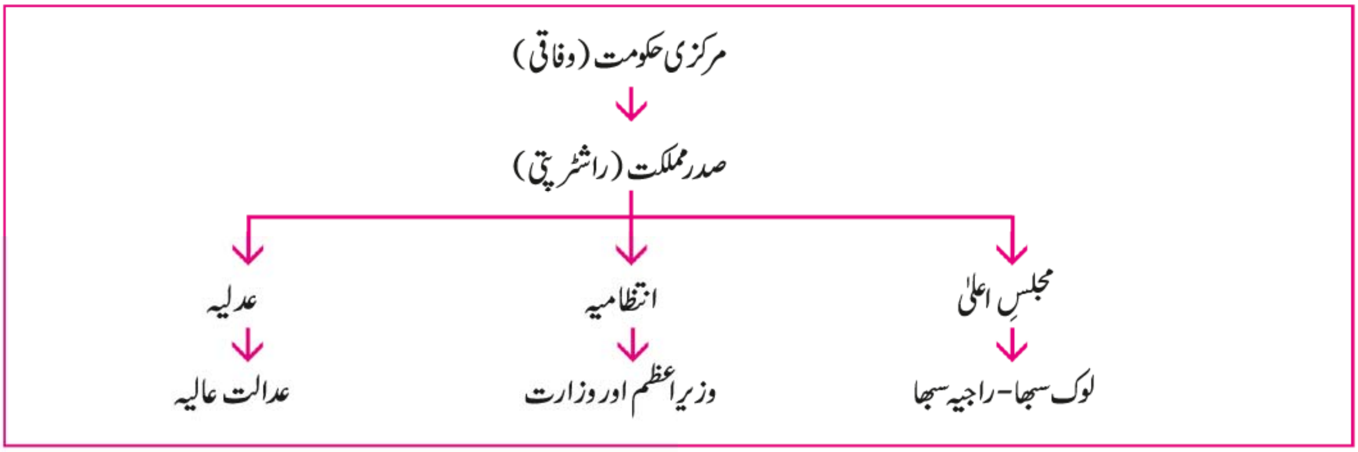

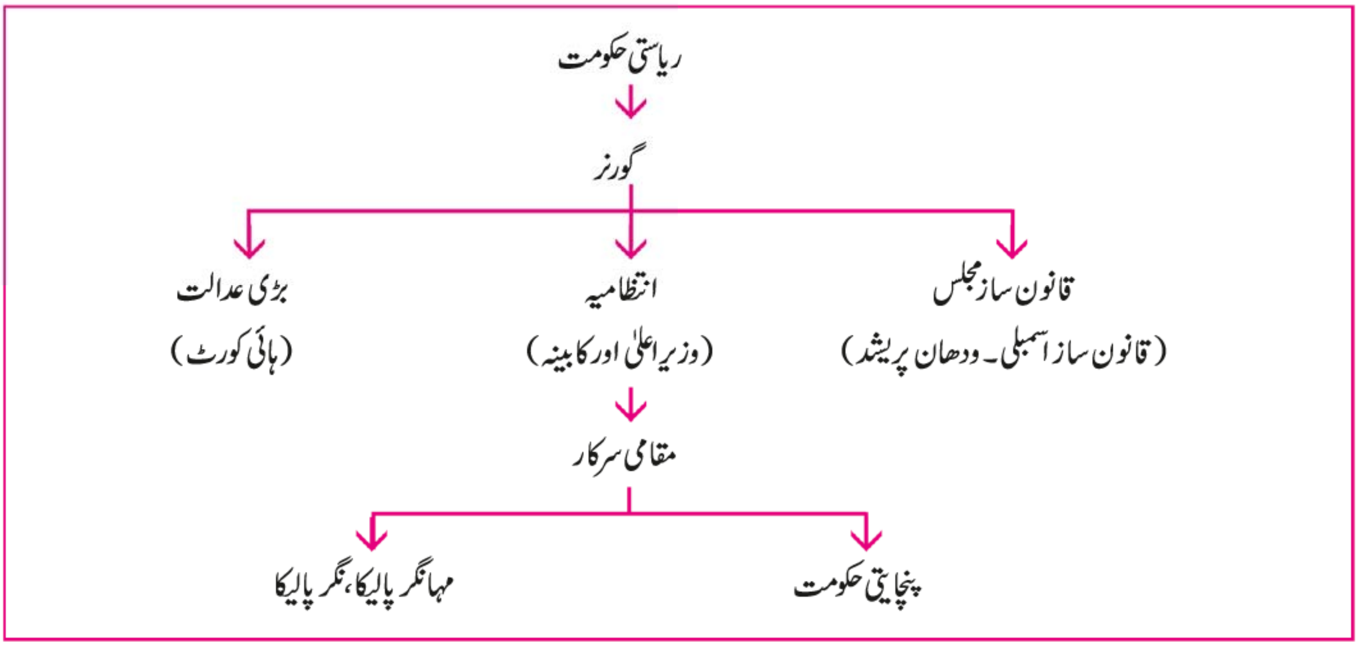

3.5 سرکار کے کام

قانون ساز مجلس، انتظامیہ اور عدلیہ یہ مرکزی حکومت کے حصّے ہیں۔ قانون ساز مجلس قانون بنانا، کابینہ ان قانون پر عمل کرنے اور عدلیہ ان قانون پر عمل درآمد کروانے اور انصاف دلانے کا کام کرتی ہے۔

سوچیے

- گجرات میں بھی قانون ساز اسمبلی، کابینہ اور بڑی عدالت ہے۔ ایسا کیوں؟

سنگھ راجیہ (وفاقی نظام) :

بھارت ایک سنگھ راج ہے۔ جس میں قانون بنانے کے لیے مرکز کے امور، ریاست کے امور نیز مشترکہ امور طے کیے گئے ہیں۔ مرکزی حکومت جو قانون بناتی ہے اس کا اطلاق پورے ملک پر ہوتا ہے۔

بنیادی حقوق (Fundamental Rights) :

بنیادی حقوق کو بھارتیہ آئین کی روح بھی کہتے ہیں حکومت اور دیگر افراد کے حقوق کی حفاظت آئین کرتا ہے۔

خود آموزی

سوال 1 سوالات کے جواب لکھیے :

1. آئین یعنی کیا؟
2. بھارت کے آئین کے مخصوص رہنما کون کون تھے؟
3. ہمارے آئین کی اہم خصوصیات کون کون سی ہے؟
4. کسی بھی ملک کو آئین کی ضرورت کیوں درپیش ہوتی ہے؟
5. بھارت کو جمہوری حکومت والا ملک کیوں کہتے ہیں؟
6. آئین کے عمل کا کب سے آغاز ہوا؟

سوال 2 خالی جگہ پُر کیجیے:

1. ہمارے آئین کا آغاز _________ سے ہوتا ہے۔
2. آئین ساز مجلس کے صدر _________ تھے۔
3. بھارت نے _________ نظام حکومت اپنایا ہے۔
4. ہمارے ملک میں ہر _________ سالوں میں عام انتخابات ہوتے ہیں۔

سوال 3 مجھے پہچانیے:

1. میں ایک وفاقی نظام ہوں۔
2. میں حکومت کا آئینی صدر ہوں۔
3. میرے بغیر کسی بھی ملک کا نظام چل نہیں سکتا۔
4. میں عوامی جمہوری دن ہوں۔
5. مجھے آئین کی مسودہ کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔

■

4 تاجر حاکم کیسے بنے؟

وقفہ میں بچے کتب خانے میں مطالعہ کررہے تھے۔ دو بلیوں اور بندر کی کہانی پڑھ کر جئے اور ہتالی ایک دوسرے کا مذاق اڑا رہے تھے۔ پاس ہی تشریف فرما ان کے مدرس نے کہا کہ ''بچو یہ بھی ایک پالیسی ہے۔ دو کی لڑائی میں تیسرے کا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ انگریزوں نے تو اسی پالیسی کے ذریعے بھارت میں علاقائی توسیع کی تھی''۔ جناب وہ کس طرح ؟ جئے نے سوال پوچھا۔ مدرس نے کہا کہ اچھا چلیے کمرۂ درس میں، آج میں آپ کو بھارت میں انگریزوں نے آکر کس طرح ہندوستانی راجاؤں پر اپنی حکومت قائم کی اس کی بات کہوں۔

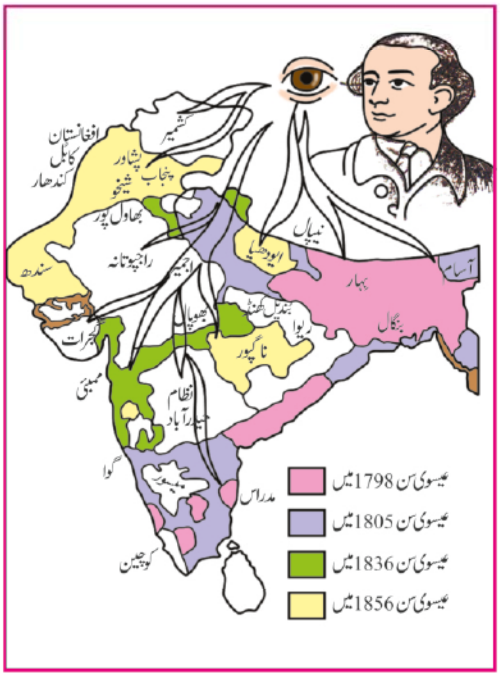

4.1 انگریزی حکومت

18 ویں صدی کے آخر میں بھارت میں سیاسی فلک پر انگریز ایک نئی سیاسی طاقت کے طور پر ابھرنے لگے تھے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ بھارت میں انگریز صرف تجارت کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ ابتداء میں انگریزوں کو ہندوستانی علاقوں میں تجارت کرنے کا اختیار حاصل کرنا تھا۔ تو پھر وہ مکمل بھارت کے حاکم کس طرح بن گئے؟ ایسی تو بہت سی باتیں انگریز حکومت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ اصل میں تو انہیں اپنی تجارت کو بڑھانا تھا۔ اس کی آسانی کے لیے سیاسی گروہ بڑھانے کے لیے انہوں نے انگریز سیاسی پالیسی اپنائی۔

سوچیے

اگر آج بھارت میں غیر ملکی کمپنیاں تجارت کرنے کے لیے آئے تو وہ حاکم ہوسکتی ہے؟

ویلزلی کا توسیع پسند منصوبہ:

ویلزلی بھارت میں گورنر جنرل کی حیثیت سے آیا تب انگلینڈ اور فرانس کے درمیان شدید مقابلہ آرائی چل رہی تھی۔ بھارت میں فرانسیسی طاقتور نہ بنے اس کے لیے بھارت کی دیسی ریاستوں میں انگریزوں کے قدم مضبوط بنانے کے لیے ویلزلی نے ایک منصوبہ بنایا جس کو ''امدادی صلحنامہ منصوبہ'' کہتے ہیں۔ اس منصوبے کو قبول کرنے والی دیسی ریاست کو اپنی ریاست میں انگریز فوج رکھنی پڑتی۔ اور فوج کے اخراجات اسی دیسی ریاست کو اٹھانا تھے۔ اسی کے ساتھ ہر ایک دیسی ریاست میں ایک انگریز نمائندہ رکھنا پڑتا۔ اس میں انگریزوں کی فوج اور ان کے نمائندوں کا نباہ ہوتا۔ دوسری جانب دیسی ریاستوں کو انگریز فوج ملتی۔ لیکن اس کا استعمال نہیں کرسکتے۔ ویلزلی کی امدادی صلحنامہ منصوبہ کا بھارت کی کئی ریاستیں شکار ہوئی۔ جس میں نظام، میسور، اودھ، گائیکواڑ، مراٹھا وغیرہ ریاستوں کا شمار ہوتا ہے۔ دیسی ریاستوں کے لیے امدادی صلحنامہ منصوبہ زہرِ قاتل جیسا تھا۔ ابتداء میں حکمرانوں کو سلامتی اور مدد نظر آتی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ حقیقی طور پر وہ غلامی کا احساس کررہے تھے۔

ویلزلی کے اس توسیع پسند منصوبے (امدادی صلحنامہ منصوبہ) کا پہلا شکار حیدرآباد کا نظام بنا۔ اور اس کے بعد میسور اور اودھ بنے۔ تانجور اور کرناٹک کا بھی یہی حال ہوا۔ مراٹھا سرداروں کو آپس میں لڑوا کر ان کو بھی ''امدادی صلحنامہ منصوبہ'' کا شکار بنایا۔

مراٹھوں کے ساتھ جنگ کر کے نظام کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اس لیے اس نے سب سے پہلے اس منصوبے کو قبول کیا۔ ٹیپو سلطان کی ریاست تو پہلے ہی سے انگریزوں کے ماتحت آ چکی تھی۔ نانا فڈنویس کی موت کے بعد مراٹھا سنگھوں کے درمیان جنگیں ہوئی۔ ایک کے بعد ایک مراٹھا ریاست انگریزوں کی ''پھوٹ ڈالو اور راج کرو'' کی پالیسی کا شکار ہوئی۔ اودھ ، گورکھپور، تانجور، کرناٹک، فرخ آباد وغیرہ ایک یا دوسرے بہانے سے الحاق ہوئیں۔ یوں سات سال کے عرصے میں ویلزلی نے کمپنی کی توسیع کر کے انگریز حکومت کو برسرِ اقتدار بنایا۔

4.3 ویلزلی

4.2 ویلزلی کا جنگی منظر (لڑائی)

انگریز مکمل بھارت میں پھیل گئے:

ویلزلی کے توسیع پسند منصوبہ کا شکار میسور، نظام اور مراٹھا سردار بنے۔ اس کے بعد انگریز شمالی بھارت کی جانب آگے بڑھے۔ ڈر کی وجہ سے نیپال کے ساتھ انگریزوں نے دوستانہ تعلقات قائم کیے۔ اس کے بعد انگریزوں نے سرحد پر جنگیں لڑیں۔ سکھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ دوستی کر کے افغان جنگ میں فتح حاصل کی۔ سندھ میں بھی حکومت قائم کی۔ سکھوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر انگریزوں نے سکھ ریاست کو چھین لینے کی کوشش کی۔ لیکن جب تک پنجاب میں رنجیت سینگھ

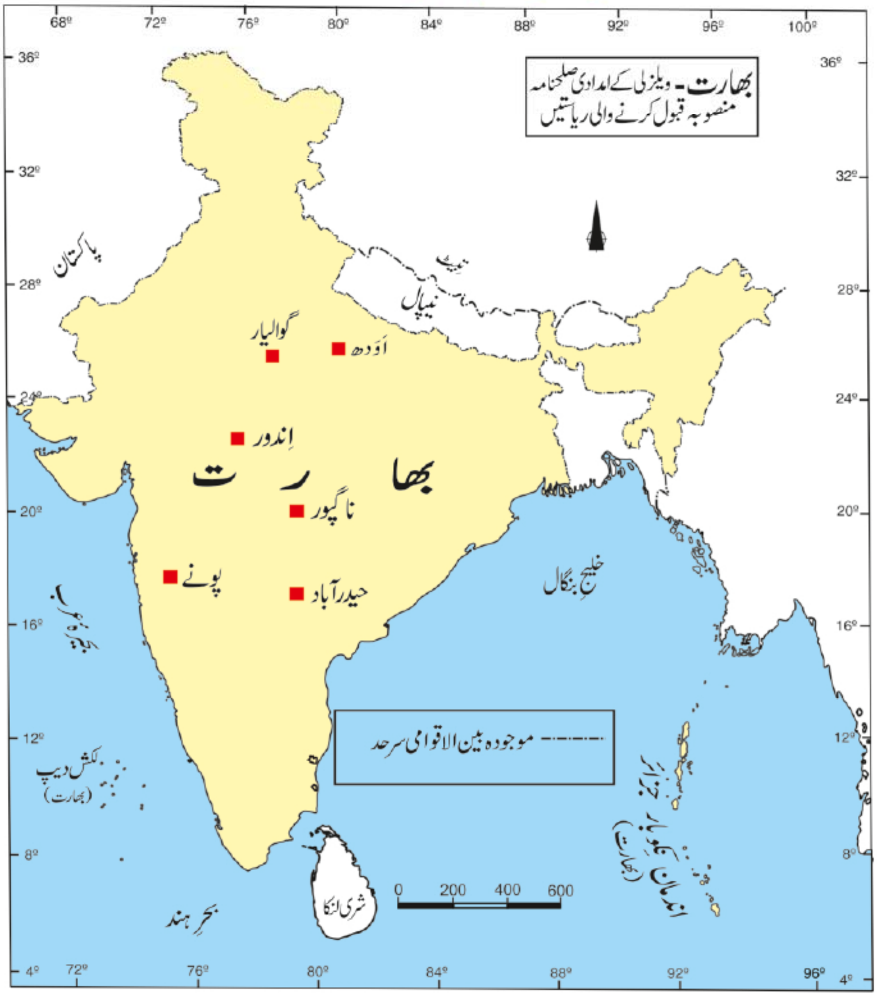

4.4 امدادی صلح نامہ تسلیم کرنے والی ریاستیں

کی حکومت تھی وہاں تک ان کو کامیابی نہ ملی۔ اس لیے مہاراجہ رنجیت سینھ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ رنجیت سینھ اس وقت ایک طاقتور حکمراں تھا۔ اس نے ریاست کی حفاظت کے لیے یورپی افسروں کی مدد سے مضبوط فوج تیار کی تھی۔ اطراف کے زیادہ تر علاقوں پر فتح حاصل کی تھی۔ اس کے انتقال کے بعد پنجاب میں افراتفری پھیل گئی۔ رنجیت سینھ کے جیتے جی پنجاب کے انتظام میں انگریزوں نے دخل اندازی کرنے کی جراءت نہ کی۔ اب انہیں موقع ملا۔ ہارڈنج نے بھارت میں گورنر جنرل کی حیثیت سے آ کر سکھ ریاست کو امتیاز کی پالیسی سے انگریزی حکومت کے ماتحت کرلیا۔

سوچیے

- انگریزوں نے سب سے پہلے بنگال میں اقتدار قائم کیا۔ کیوں؟
- انگریزوں نے سکھ ریاست اور افغان علاقوں پر کیوں اقتدار قائم کیا؟
- قلیل فوج کے باوجود مکمل بھارت میں انگریز کس طرح حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے؟
- بھارت میں انگریز اقتدار قائم کرنے میں کامیاب ہوئے اس کے اسباب کے متعلق تبصرہ کیجیے۔

ڈلہوزی : خالصہ پالیسی (مسئلہ الحاق پالیسی)

4.5 ڈلہوزی

ویلزلی کا توسیع پسند منصوبہ ہندوستانی ریاستوں کو ان کے ذمے غلام بنانے کا منصوبہ تھا۔ اس کو قبول کرنے والی ریاستیں انگریزوں کی دوست شمار کی جاتی۔ ان ریاستوں کو باہر یا اندر کا ڈر نہ ہونے کی وجہ سے غیر ذمے دار بنی جس سے بدنظمی پھیلی۔ راجاؤں کے اس رویّہ کی وجہ سے نظامِ حکومت میں بدنظمی پھیل گئی۔ یہ انگریز پالیسی کا نتیجہ تھا۔ یہ ایک سازش تھی۔ ہندوستانی حکمراں اس میں پھنس گئے۔ انگریزوں کو بہانہ مل گیا ریاستوں میں بدنظمی کا خاتمہ کرنے کے بہانے ریاستی معاملات میں دخل اندازی کرنے لگے۔ ابتداء میں کمپنی سرکار نے بعض ریاستوں کو بدنظمی کے بہانے الحاق کیا۔ بعد میں برہم دیش (حالیہ میانمار) اور پنجاب کو بھی اس پالیسی کا شکار بنایا۔ اگر کسی پناہ گزیں راجا کی لاولد موت ہوجاتی تو اس کی ریاست بھی خالصا کرلی جاتی تھی۔ اس طرح ستارا، جھانسی، ناگپور وغیرہ ریاستیں خالصا پالیسی کا شکار ہوئیں۔

4.6 بھارت میں پہلی ریل

بھارت کی زیادہ آمدنی والی ریاستوں جیسا کہ چائے، کافی، کپاس وغیرہ کی پیداوار کے علاقوں کو ہڑپ کر گورے تاجروں کو کروڑوں روپیہ کمانے کے لیے دینے کا ڈلہوزی کا مقصد تھا۔ برطانوی سامراج کو مستحکم بنانے اور نظام حکومت کی آسانی کے لیے ڈلہوزی نے چند اصلاحات کیں۔ اس کے دور میں ممبئی سے تھانہ کے درمیان پہلی مرتبہ ریلوے سروس کا آغاز ہوا (1853ء)۔ جدید ڈاک طریقہ بھی اسکے دور میں شروع ہوا۔ شادیٔ طفل پر پابندی اور بیوہ کی دوبارہ شادی کا قانون جاری کیا۔ بھارت میں اس کے دور میں انگریزی تعلیم کی اشاعت ہوئی تھی۔ 1857ء میں بھارت کے تین شہروں ممبئی، چنائی، کول کاتا میں یونیورسٹی کی ابتداء ہوئی۔ یوں تو یہ اصلاحات حقیقی طور پر انگریز حکومت کی توسیع اور نظام حکومت کی آسانی کے لیے کی گئی تھی۔ بھارتیہ عوام کو اس کا فائدہ بعد میں ہوا لیکن عوام کو اس کے لیے بہت کچھ گنوانا پڑا۔

سوچیے

خالصہ پالیسی اور امدادی صلحنامہ منصوبے سے انگریزوں نے تھوڑے ہی وقت میں تقریباً پورے بھارت پر اقتدار قائم کرلیا۔ ایسا کیوں ہوا؟

1857ء میں انگریزوں کی فتح ایسی معلومات والی کتاب انگلینڈ میں آپ کے ہاتھ آئی۔ آپ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ تو آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے تاثرات کیا ہوں گے؟

عوام کی بے چینی :

امداد صلحنامہ منصوبے کے بعد ڈلہوزی کی خالصہ پالیسی نے پورے ملک میں ہلچل مچادی۔ انگریز حکومت کے خلاف عوام کی بے چینی باہر آنے لگی۔ آپ نے ''کرانتی'' اور ''منگل پانڈے'' فلمیں دیکھی ہوں گی۔ نہ دیکھی ہو تو حاصل کر کے دیکھیے۔ اس وقت لوگوں پر انگریزوں کے ظلم وستم کے گولے برس رہے تھے۔ ڈلہوزی کی کی گئی اصلاحات نے اس میں جلتے میں گھی ڈالنے کا کام کیا۔ ریل، تار، ڈاک کی سہولت، اعلیٰ تعلیم کا نظام کئی لوگوں کو کھٹکنے لگا۔ پرانی نسل کے لوگوں کو ایسا محسوس ہوا کہ انگریز ہماری تہذیب کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ انگریزوں کے ذریعے کی گئی اصلاحات یوں تو ان کی سہولت کے لیے تھی۔ بھارت کی عوام کو اس کا فائدہ بھی ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کے لیے بھاری قیمت چکائی تھی۔ لوگوں میں بے چینی کی آگ اب سلگنے لگی تھی۔ یہ بے چینی یعنی 1857ء کی جنگِ آزادی۔

خود آموزی

1. بھارت کے خط کشیدہ نقشے میں ڈلہوزی نے خالصہ کی ہوئی ستارا، ناگپور، جھانسی ریاستوں کو درج کیجیے۔
2. امدادی صلحنامہ منصوبے اور خالصہ پالیسی سے انگریزوں کو کیا فائدہ ہوا؟
3. مہاراجہ رنجیت سینھ کے دور میں پنجاب میں اقتدار قائم کرنے میں انگیریز کیوں ناکام ہوئے؟
4. ڈلہوزی نے بھارت میں کون کون سی اصلاحات کی؟
5. امدادی صلحنامہ منصوبے اور خالصا پالیسی کی خصوصیات کے متعلق تبصرہ لکھیے۔

اس اکائی کے سیکھنے کے بعد انگریزوں کے متعلق اپنے خیالات لکھیے :

5 قدرتی آفات

بارہ مارچ 2011ء کے روز کرشنا نے اخبار میں سُنامی زدہ آفت کی تصویریں دیکھیں۔ اُس نے اسکول میں جا کر کلاس ٹیچر سے پوچھا، سر، اخبار میں سُنامی آفت کی تفصیل آئی ہے۔ یہ سُنامی کس طرح تشکیل پاتی ہوگی؟ سر نے کہا، ''قدرتی آفت کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ کُرّہ ارض کی اندرونی ہلچل کی وجہ سے زلزلہ، آتش فشاں اور سُنامی تشکیل پاتے ہیں۔ جب کہ بیرونی ہلچل کی وجہ سے سیلاب، قحط، آندھی اور جنگل کی آگ لگتی ہے''۔

زلزلہ (Earthquake) :

کُرّہ ارض کے پاتال میں ہونے والی زمینی ہلچل اور دباؤ کی وجہ سے سطح زمین کا کچھ کمزور حصہ یکا یک رفتار سے لرز اُٹھتا ہے۔ اس ناگہانی لرز پن کو 'زلزلہ' کہتے ہیں۔ زلزلے کا عمل پیدا ہونے کے مقام سے [مقام نمود] زلزلے کی موجیں پیدا ہوتی ہیں۔ جسے زلزلے کا مرکز کہتے ہیں۔ زلزلے کا مرکز کرّہ ارض کے نچلے حصّے میں ہوتا ہے۔ اس اندرونی ارضی ہلچل کی وجہ سے زلزلہ پیدا ہوتا ہے۔

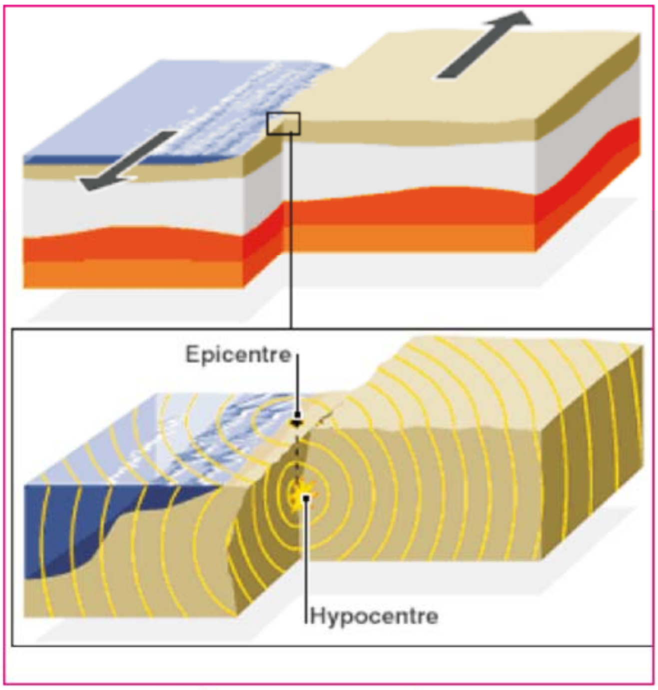

5.1 زلزلے کی وجہ سے ہونے والا سطحی خلل

5.2 زلزلے کی تباہی کا منظر

زلزلے کے مرکز سے زلزلے کی موجیں ہر جگہ پھیل جاتی ہیں۔ اُس میں سے کئی موجیں ارضی سطح تک پہنچ کر اپنا اثر پھیلاتی ہیں۔ زلزلے کے مرکز سے ارضی سطح کے قریب کے مقام یا مرکز کو ''زلزلے کا قریبی مرکز'' کہتے ہیں۔ زلزلے کا سب سے زیادہ اثر ارضی سطح کے قریبی مرکز کے علاقے میں محسوس کیا جاتا ہے۔ اُس سے جیسے جیسے دور کے مقام پر جائیں ویسے ویسے اُس کا اثر کم ہوتا جاتا ہے۔ کسی بھی علاقے میں ہونے والے زلزلے کا اثر زلزلے کی رفتار پر منحصر ہوتا ہے۔ زلزلہ ناپنے والے ترسیمی آلے (Seismo graph) کے ذریعے زلزلے کے پیدا ہونے کے مقام اور رفتار معلوم کر سکتے ہیں۔ زلزلہ ہونے کی اہم تین قسمیں ہیں : (1) آتش فشانی زلزلہ (Volcanic Earthquake) (2) انشگاف کے سبب ہونے والا زلزلہ (Explosion Earthquake) (3) ارضی عدم توازن کے سبب ہونے والا زلزلہ (Tectonic Earthquake)

کرّۂ ارض کا مرکزی نقطہ سطح زمین سے تقریباً 6378 کلومیٹر جتنا دُور ہے۔

سوچیے

آپ کے قریبی علاقے میں زلزلہ آئے تو آپ کس طرح اوروں کی مدد کروگے؟

آتش فشاں (Valcano) :

آتش فشاں یعنی زمین کی سطح کے کمزور چٹانی پرتوں میں پڑنے والی دراریں یا سوراخ کا نام ہے، جس میں سے گزر کر پاتال کا زوردار دھماکہ خیز گرم لاوا، مختلف قد اور شکل کے چٹان، راکھ بھاپ اور دیگر گیسیں زمین کی سطح پر دھس جاتی ہیں۔

5.4 متحرک آتش فشاں

5.3 خاموش آتش فشاں

آتش فشاں کے پھٹنے کی چار اہم وجوہات ہیں: (1) زمین کے پاتال کا درجۂ حرارت (2) مائع میگما کا وجود (3) گیس اور بھاپ کا نکلنا اور (4) میگما کا ارضی سطح کی طرف بڑھنا۔

میگما کے نیچے رہنے والی بھاری گیس میگما کو اوپر کی طرف ڈھکیلتی ہیں۔ اس کے علاوہ اوپر کے کمزور چٹانی پرتوں کی درار یا سوراخ کے ذریعے نمودار ہونے والے پانی سے بھاپ بنتی ہے۔ اس دبی ہوئی بھاپ کے ذخیرے کو مکمل جگہ نہ ملنے سے تیزی سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کوشش میں ہی وہ اپنے ساتھ مائع میگما کو بھی تیزی سے اوپر کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ ارضی سطح پر آئی ہوئی میگما میں موجود گیسیں دباؤں سے آزاد ہوکر زوردار دھماکے کے ساتھ لاوا، مختلف قد اور شکل کی چٹان کے ٹکڑے، راکھ وغیرہ آسمان میں بلندی پر اُچھلتے ہیں۔ جسے آتش فشاں کہا جاتا ہے۔ بعد میں تمام آتش فشاں مادّے نیچے گرتے ہیں۔ اور اُن کا اہرام نما شکل کا ڈھیر بنتا ہے۔ اگر بھاپ اور گیسوں کی مقدار زیادہ ہو اور زمین کی سطح پر تنگ درار ہو تو خطرناک دھماکہ ہوتا ہے۔ لیکن بھاپ اور گیسوں کی مقدار کم ہو اور زمین کی سطح کی طویل درار سے آشکار ہوتا ہو تو لاوا آہستہ آہستہ خاموشی سے باہر نکل کر پھیلتا ہے۔

آتش فشاں کی اہم تین قسمیں ہیں : (1) متحرّک آتش فشاں (2) خاموش آتش فشاں (3) مُردہ آتش فشاں۔ دنیا میں کئی مقامات پر مختلف آتش فشاں واقع ہیں۔ بھارت میں اندمان اور نِکوبار کے مجمع الجزائر میں صرف ایک ہی مقام پر آتش فشاں واقع ہے۔ آتش فشاں کا دھماکہ جس علاقے میں ہوتا ہے وہاں مقامی علاقے میں خوفناک تباہی ہوتی ہے۔

آتش فشاں سے فائدے بھی ہوتے ہیں۔ لاوا کے پھیلنے سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جاوا اور سماترا کے لاوا سے بنی ہوئی زمینیں بے حد زرخیز ہونے کی وجہ سے اچھی کھیتی ہوتی ہے۔ آتش فشاں کی ڈھلوانوں کی پوٹاش آمیز مٹی میں کھیتی کر کے کسان بے شمار پیداوار حاصل کرتے ہیں۔ آتش فشاں علاقے کے گرم پانی کے جھرنے میں جراثیم کش اجزاء ہونے سے جلد کے مریضوں کے لیے وہ باعثِ رحمت بنتا ہے۔ آتش فشاں کی وجہ سے پارا (سیماب)، اینٹی منی، سیسہ، جست، ٹنگسٹن، قلعی وغیرہ دھات والی معدنیات ارضی سطح کے اوپر کے تھوڑی ہی گہرائی پر دستیاب ہوتی ہیں۔ آتش فشاں نلی میں لاوا رس کے ٹھنڈے کاربن پر دباؤ آنے سے وقت گزرنے کے بعد اُس میں سے ہیرا بنتا ہے۔ آتش فشاں سے اُچھلنے والے چٹانی مادّوں کے چھوٹے پتھر 'لاپلی' کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ اس لاپلی کو من پسند ترتیب دینے کی وجہ سے وہ بے حد کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

سوچیے

آپ کو آتش فشاں علاقے میں رہنا پسند ہے یا ناپسند کس لیے؟

سُنامی (Tsunami) :

سمندر کی تہہ میں واقع آتش فشاں کے پھٹنے یا تہہ میں زلزلہ پیدا ہونے سے سمندر کی سطح پر بے حد طاقتور تباہ کن موجیں اُٹھتی ہیں۔ اِن موجوں کو 'سُنامی' کہتے ہیں۔ وہ اونچی اور غیر معمولی لمبائی والی ہوتی ہیں۔

5.5 سُنامی کی موجوں کا منظر

اِس کی لمبائی تقریباً 700 سے 1600 کلومیٹر جتنی لمبی ہوتی ہے۔ یہ موجیں بے حد تیزی اور طویل فاصلہ طے کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس قسم کی موج سے پانی تیزی سے کنارے پر اونچائی تک جاتا ہے اور بڑی تباہی پھیلاتا ہے۔ جو 11 مارچ 2011ء میں جاپان میں دیکھا گیا تھا۔

بھنور یا گرداب سے بڑی اور طاقتور موجیں اُٹھتی ہیں۔ طوفان تھم جانے کے بعد اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ تیز اونچی اور طویل ترنگ والی لمبائی کی موجیں بنتی ہیں۔ سمندر میں وہ اُچھلنے کی صورت میں ہوتی ہیں اور پیدا ہونے کے مقام سے دُور ہزاروں کلومیٹر تک پھیلتی ہیں۔ اس قسم کی موجیں جب سمندر کے کنارے پہنچتی ہیں تب زبردست نقصان پہنچاتی ہیں۔ جس سے وہ زلزلہ آمیز موجیں بھی کہلاتی ہیں۔ کبھی کبھی تو ساحلِ سمندر پر اُونچے مقام سے بڑی چٹان یا برفانی پتھر یکا یک سمندر میں ٹوٹ پڑتے ہیں: اس سے بھی زلزلہ آمیز بڑی موجیں اُٹھتی ہیں۔

سوچیے

آپ کا گھر ساحلِ سمندر پر ہو اور حکومت کے ذریعے آپ کو سُنامی کی تاکید کی جائے تو اپنی حفاظت کے لیے آپ کیا کریں گے؟

سیلاب (Flood) :

5.6 سیلاب کی تباہی کا منظر

دریا میں آنے والے تیز رفتار پانی کے بہاؤ کو 'سیلاب' کہتے ہیں۔ سیلاب آنے کی دو اہم وجوہات ہیں: (1) بارش کے موسم میں اگر ندی کے اوپری حصّے میں موسلا دھار بارش ہو تو سیلاب آتا ہے اور (2) کسی ندی پر واقع بندھ ٹوٹ جائے تب ساحلِ دریا نیز نچلے علاقوں میں سیلاب آتا ہے۔

جاننے کے قابل

ندی کا نام	سیلاب سے متاثر علاقے	سال
گنگا، جمنا	شمالی بھارت	1978
مچھو	موربی	1979
تاپی	سورت	2006
کوسی	بہار	2008

سُوکھا (قحط) (Drought) :

5.7 خشک سالی کے دوران کا منظر

بارش نہ ہونے سے غذا - پانی کی قلت پیدا ہوتی ہے اور زمین میں پانی خشک ہوجانے کے عمل کو خشک سالی (قحط) کہتے ہیں۔ مسلسل دو تین سال تک بارش نہ ہو یا کم ہو تب خشک سالی کی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔ زیادہ درخت اُگائے جائیں اور ماحول کو آلودہ ہونے سے روکا جائے تب خشک سالی کے امکان کم رہتے ہیں۔

آندھی (Cyclone) :

طوفان پر اُٹھی ہوئی (طوفانی) ہوائیں یعنی آندھی، اس طرح اس کے سادہ معنی ہوتے ہیں۔ ہم اسے دائرے کی شکل یا غول کی شکل کہتے ہیں۔ بھارت کے ساحلِ دریا کے علاقوں میں کئی مرتبہ ایسی غول کی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں کے قریبی علاقے میں ہوا کی حرکت ہوتی رہتی ہے۔ یہ متحرک ہوائیں جب رفتار پکڑتی ہیں تب ہوا طوفانی بنتی ہیں۔ جب کہ ہوا کے طوفان محدود عرصے کے لیے اور محدود علاقے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔

5.8 آندھی کے مناظر

سوچیے

آندھی کا مقابلہ کرنا ہو تب خبر رسانی کی ہدایت کے مطابق آپ کیا کریں گے؟

جنگل کی آگ (Forest Fire) :

5.9 جنگل کی آگ کے مناظر

جنگلوں میں درختوں کی باہمی کشش (گھساؤ) یا کسی اور وجہ سے آگ لگتی ہے جسے 'جنگل کی آگ' کہتے ہیں۔ اُس سے جنگلاتی دولت کو بے انتہا نقصان پہنچتا ہے۔

زمین کا سرکنا (Land Slide) :

5.10 زمین کے سرکنے کے مناظر

زمین کا سرکنا دوقسم سے ہوتا ہے۔شدید بارش کی وجہ سے یا زلزلے کی وجہ سے، کئی مرتبہ کُرّۂ ارض کا اوپری حصہ نیچے کی طرف سرک جاتا ہے۔ اُسے زمین کا سرکنا (ارضی ٹوٹ پھوٹ) کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر بارش میں کئی مرتبہ زمین کے سرکنے کی وجہ سے کوکن ریلوے کی آمدورفت میں مداخلت ہوتی ہے۔

خودآموزی

سوال 1 ذیل کے سوالات کے جواب لکھیے :

1. اکائی میں دی گئی آفتیں جغرافیائی حادثات کہی جاسکتی ہیں؟ کس لیے؟
2. آفات کے متعلق حکومت سے کس طرح معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں؟
3. آپ آتش فشاں علاقے میں رہتے ہوں تو آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوگا ؟ کیوں؟
4. آپ کے دوست کا گاؤں سیلاب سے متاثر ہوا ہے تو آپ اُسے کیا مدد کریں گے؟
5. زمین کا سرکنا کیسے علاقے میں دیکھا جاسکتا ہے؟ کیوں؟

سوال 2 خالی جگہ پُر کیجیے:

1. زلزلے کے پیدا ہونے کے مرکز کو ________ کہتے ہیں۔
2. جنگلاتی دولت کا زیادہ تر نقصان ________ کی وجہ سے ہوتا ہے۔
3. بھارت کے ساحلِ دریا کے علاقوں میں کئی مرتبہ ________ کی تشکیل ہوتی ہے۔
4. زمین کے سرکنے کی وجہ سے ________ ریلوے (بار) میں باربار مداخلت پیدا ہوتی ہے۔

پروجیکٹ

ماضیِ قریب میں بنی ہوئی کسی بھی قدرتی آفت کی معلومات اکٹھا کر کے اُس کا اثر اور تصویروں کے البم تیار کیجیے۔

اعادہ - 1

اکائی 1 سے 5

چلیے دوبارہ یاد کریں

- بھارت میں یکساں تجارت کے مواقع
- بھارت کی دولت کی غیرملکوں میں کشش
- بھارت کی امن پرست عوام
- یوروپ میں بھارتی اشیاء کی دوگنی مانگ
- بحری راستے کی تلاش
- پلاسی بکسر کی جنگ
- کرّۂ حجری
- کرّۂ آب
- کرّۂ باد
- کرّۂ حیات
- آئین
- جمہوری حکومت
- جمہوریت
- غیرفرقہ واریت
- سنگھ ریاست
- مرکزی حکومت کے اعضاء
- ویلزلی کا اِمدادی منصوبہ
- منصوبہ تسلیم کرنے والی ریاستیں
- ڈلہوزی کی خالصہ پالیسی
- خالصہ پالیسی کے خلاف عوام کا غصّہ
- قدرتی آفات
- زلزلہ
- آتش فشاں
- سیلاب
- جنگلوں کی آگ
- خشک سالی (سُوکھا۔قحط)
- ارضی ٹوٹ پھوٹ (زمین کا سرکنا)

چلیے سمجھیں

- بھارت میں غیرملکی عوام کی آمد کی وجوہات
- پانی ہی زندگی
- جمہوری نظامِ حکومت
- قدرتی آفات

چلیے سوچیں

- بھارت میں غیرملکی تاجر حکومت قائم کرنے میں کامیاب رہے؟ کس لیے؟
- برطانوی اصلاحات بھارت کے لیے کارآمد ثابت ہوئیں، کس لیے؟
- بھارت کے آئین نے مرکزی حکومت کو زیادہ اختیارات دیے ہیں کس لیے؟
- انسان کی ترقی کی وجہ سے تمام کرّوں کو کیا کیا نقصان ہوتا ہے؟

- یورپی اقوام کو بھارت کی جانب آنے والا نیا بحری راستہ کس لیے تلاش کرنا پڑا ؟
- اندرونی آفتیں کس لیے پیدا ہوتی ہیں ؟

چلوخود سے کریں

- انگریزوں نے اپنے مفاد کے لیے کی ہوئی اصلاحات کی وجہ سے دورِ جدید کی زندگی کو ہونے والے فوائد لکھیے ۔
- اسکول میں پنچایت کی تشکیل کر کے، اسکول میں عمل درآمد کیے جانے والے اُصولوں کی فہرست تیار کیجیے۔
- کرّۂ حجری کی حفاظت کے لیے ایک پودا اُگا کر اُس کی نشو ونما کریں۔
- ذیل میں دیے گئے نقشے میں انگریزوں نے قائم کی ہوئی کوٹھیاں اور کی ہوئی جنگوں کے مقامات بتایئے :

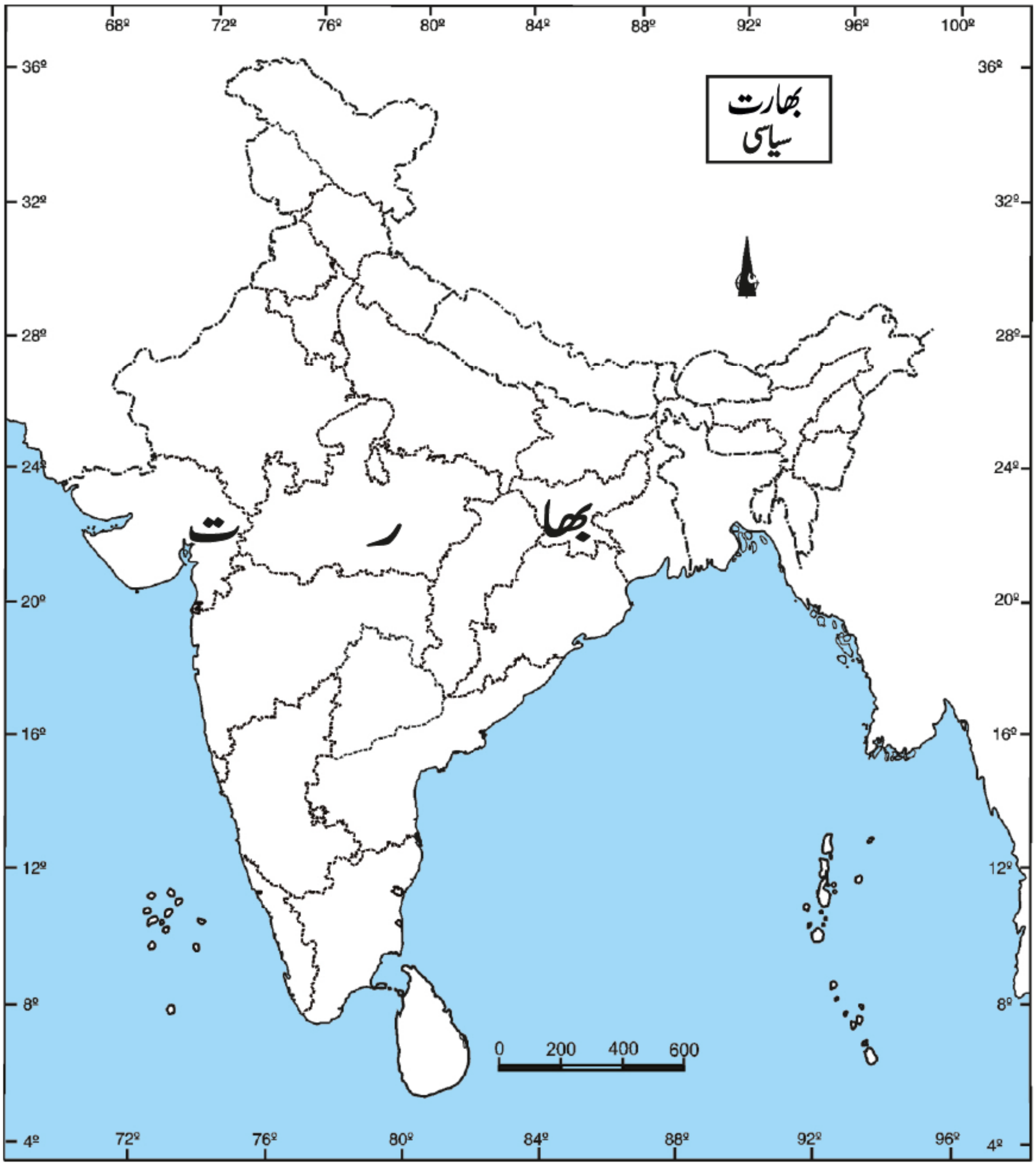

6 انگریزی حکومت کا بھارت پر اثر

اَرُونا علی الصبح غور سے اخبار پڑھتی تھی۔ تب اُس کی بیٹی پُروا پاس بیٹھ کر گھر کام کرتی تھی۔ اَرُونا زور سے پڑھ کر بولی، 'لیبیا میں انقلاب' یہ سن کر پُروا نے سوال کیا، ''ممّی لوگ کس لیے انقلاب کرتے ہیں؟'' اَرُونا نے جواب دیا، دیکھ بیٹا، لوگوں کی ضرورتیں تسکین نہ پائیں اور لوگ اقتصادی طور پر بے حال بنے تو انقلاب کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں انگریزی حکومت کے دوران بھارت میں لوگوں کی حالت بے حد کنگال ہوگئی تھی تب ایسا ہی ہوا تھا۔ چل، تجھے میں اُس دور کی ہندوستانی زندگی کی بات بتاؤں۔

بھارت کی اقتصادی خوشحالی اٹھارہویں صدی کے اخر تک قائم رہی تھی۔ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد پھیلنے والی افراتفری بھی اُسے نقصان نہیں پہنچا سکی تھی۔ دنیا کے مورِخوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اٹھارہویں صدی تک بھارت کا پیداواری طریقہ، اُس کی صنعتیں اور تجارت کی تنظیمیں بے مثال تھیں۔ یہی بھارت ملک سو سال کی برطانوی کمپنی کی حکومت میں بالکل کنگال اور بے حال ملک بن گیا جو انگلینڈ کے لیے خام مال پیدا کرنے والا اور اُس کے کارخانے میں تیار ہونے والے مال کا وسیع بازار بنا تھا۔

سوچیے

- خام مال سے کیا مراد ہے؟
- خام مال کی مثالیں دیجیے۔
- آپ کے گاؤں میں پیدا ہونے والے خام مال کی مثالوں کی فہرست بنائیے۔
- آپ کے گاؤں میں پیدا ہونے والا خام مال کہاں جاتا ہے اور اُس سے کون کون سی اشیاء بنتی ہیں اُس کی فہرست بنائیے۔

برطانوی دورِ حکومت میں کسان اور زراعت (کھیتی)

بنگال، بہار اور اُڈیسہ کی دیوانی حکومت حاصل کرنے کے بعد انگریزوں کو اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کا ایک وسیع ترین شعبہ دستیاب ہوا۔ کسان طبقہ اور زرعی پیداوار کے عوض وہ زیادہ سے زیادہ محصول وصول کرنے لگے۔ نتیجتاً کسان طبقہ بے حال ہوا۔ بعض اوقات گھر کے زیورات بیچ کر بھی کسان محصول ادا نہیں کرسکتے تھے۔ نتیجتاً اُن کی زمین بیچ دی جاتی۔ کسانوں کی زیادہ تر زمین قرض میں ڈوب جاتی۔ کئی کسان ساہوکاروں کے زیادہ سود کے رواج کا شکار بن کر بے حال ہوئے۔ کھیتی باڑی ٹوٹ گئی۔ جس میں 1770ء میں بنگال میں بے حد خوفناک قحط پڑا۔ بھوک کے مارے لاکھوں لوگ مرگئے۔ کارنوالس نامی گورنر جنرل نے مستقل جمع بندی نامی محصول کا طریقہ عمل درآمد کیا۔

اس طریقے کے مطابق کمپنی نے ہر سال کے لیے زمین کا محصول طے کیا۔ زمین کا مستقل حق زمین داروں کو دیا جاتا یعنی کہ کمپنی نے اپنی مخصوص آمدنی بنا کر اپنے برابر (ساتھ) کھڑا رہے ایسا زمیندار طبقہ تیار کیا۔ ایک طرف کسانوں نے سخت محنت کی۔ تیز دھوپ برداشت کر کے، زمین جوت کر فصل پیدا کرتے، اُن کا استحصال ہوتا۔

سوچیے

- زمین کا محصول، سے کیا مُراد ہے؟ ہم کون کون سے ٹیکس ادا کرتے ہیں، اُن کی فہرست بنائیے۔
- دورِ حاضر میں قحط ہو تو لوگوں کو کم تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو پھر برطانوی دور میں بے حد تکالیف کا سامنا کیوں کرنا پڑتا تھا؟

6.1 تباہ شدہ کسان طبقہ

6.2 کارن والس

سماجی زندگی کو لگا گہن :

وارن ہیسٹنگز کے دور میں محصول وصول کرنے کا کام جسے سونپا گیا تھا، اُسے کلکٹر کہا جاتا۔ وہ منصِف کا کام بھی کرتے۔ برطانوی سیاسی تنظیم کے ایسے قانون سے ہمارے ملک کی قدیم دیہاتی سوراج کے رواج کا زوال ہوا۔ پرانے زمانے میں ہر ایک گاؤں ایک چھوٹی جمہوری حکومت کی طرح تھا۔ گرام پنچایتیں ہی گاؤں کے تمام انتظام سنبھالتیں۔ ملک کی ریڑ کی ہڈی کی مانند دیہاتی سوراج کی تنظیم تھی۔ بیرونی حملوں کے دوران اور سلطنت کے نظامِ حکومت کے دوران بھی ہماری دیہاتی سوراج تنظیمیں اٹل کھڑی تھیں۔ انگریزوں کی شروع کی ہوئی اِس نئی طرزِ حکومت کی وجہ سے اس تنظیم کا زوال ہوا۔

کمپنی سرکار نے سماجی اصلاح کا جو طریقہ اپنایا تھا۔ اُس نے لوگوں میں خوف پیدا کیا۔ لوگوں کو لگا کہ کمپنی سرکار اِرادے کے مطابق عیسائی مذہب قبول کروا کر بھارت کے مذہب اور تہذیب کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے۔ ریلوے اور فوج میں بھارت کے سماجی نظام کو بار بار نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ایسے عقائد لوگوں میں پیدا ہوئے۔ آگرہ میں ایسا اعلان ظاہر کیا گیا تھا کہ ہر ایک ہندوستانی انگریزوں کو سلام کریں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ جُرمانہ یا سزا کے قابل مانا جاتا۔ نتیجتاً انگریزوں کی جانب ہندوستانیوں کے دل میں غصّہ اور نفرت کے جذبات پیدا ہوئے۔

ہندوستانی تجارت اور صنعتوں کا خاتمہ :

ہندوستان کی دست کاری یورپ نیز ایشیاء کو ضرورت کے مطابق کپڑے کا تمام مال فراہم کرتی۔ مغرب کے تاجر یہاں مال خریدنے آتے۔ ہندوستان میں بننے والے پٹسن، اُون، ریشم اور سوتی کپڑے کی بیرونی مما لک میں مانگ رہتی تھی۔ ڈھاکہ کی ملائم، باریک ململ کی دنیا میں بڑی مانگ تھی۔ کپڑے کے علاوہ سُوروخار، نمک، شکر وغیرہ مال کی برآمد ہوتی۔ اُس کے عوض بھارت میں بے شمار سونا چاندی کی درآمد ہوتی تھی۔

برطانوی حکومت کا عمل ہوتے ہی یہ صورتِ حال بدل گئی۔سونے چاندی کی رَو متضاد سمت میں بہنے لگی۔صنعتی انقلاب کی ابتداء میں انگریز صرف بنگال سے ہی آج کے حِساب سے گنا جائے تو پانچ سو کروڑ روپے صرف دو دہائیوں کی حکومت میں لے گئے تھے۔سوچیے، پورے ملک سے کتنی دولت انگریزوں نے اکٹھا کی ہوگی؟

اتنا جانیے

آپ کے دادا دادی سے معلومات حاصل کیجیے کہ آج لاکھوں اور کروڑوں روپے کی بات کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن آج سے پچاس سال پہلے ایک ہزار روپے کی قیمت کیا تھی؟ کیوں روپے کی قیمت کم ہوئی؟ روپے گاڑی کے پہیے کی طرح تھے؟ کیوں؟

بھارت میں پیدا ہونے والا خام مال اور بھارت سے اکٹھا کیے ہوئے روپے کی مدد سے انگریز انگلینڈ میں صنعت وتجارت کو فروغ دینے لگے۔اُن کے کارخانے زور وشور سے چلنے لگے۔انگلینڈ میں بننے والا مال بھارت میں بنا محصول کے آتا جب کہ ہندوستان کے کپڑے پر اَسّی فیصد تک ٹیکس نافذ کیا؛ نتیجتاً بھارت میں پیدا ہونے والا مال بھارت میں ہی مہنگا پڑنے لگا! اِس مقابلے میں بھارتی دستی صنعت اور صنعت وتجارت نہیں چل سکے۔اس برطانوی پالیسی کی وجہ سے کپڑے بنانے کی صنعت، دھاتوں کی صنعت نیز کانچ کی صنعت، کاغذ کی صنعت اور جہاز تعمیر کرنے کی صنعت جیسی ہماری بے شمار فنی صنعتوں کا خاتمہ ہوا۔لاکھوں کاریگر بے کار ہوئے۔آہستہ آہستہ بھارت کے دیہاتی کاریگروں کی غریبی بڑھنے لگی۔

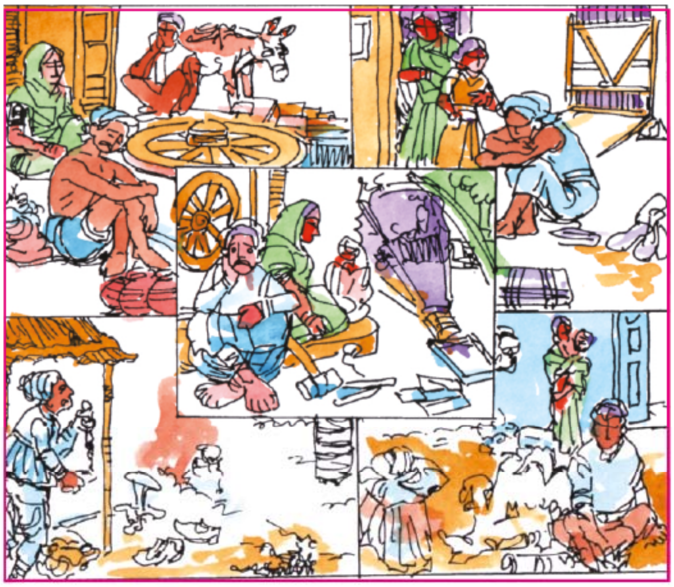

6.3 بھارت کی گھریلو صنعتوں کی تباہ کاری

سوچیے

دورِ جدید میں دیہی علاقوں میں کون کون سی گھریلو صنعتیں دیکھی جاسکتی ہیں؟

اصلاحات سے متعلق شُبہ:

6.4 ولیم بینٹنک

ولیم بینٹک جب بھارت میں گورنر جنرل بن کر آیا تب انگلینڈ میں اخلاص پسند خیالات آہستہ آہستہ پھیل رہے تھے۔اس تبدیلی کا تھوڑا اثر ہندوستان تک پہنچا۔انگریز حاکم عوامی زندگی میں دلچسپی لینے لگے۔تھوڑی بہت فائدہ مند اصلاح کر کے ولیم بینٹک نے کم وقت میں زیادہ عزت پائی۔

بینٹک نے کمپنی کے انتظام میں بھارتیوں کو مقام دیا۔عدالت میں انصاف کے لیے آنے والوں کو مادری زبان کا استعمال کرنے کی اجازت دی گئی۔راجارام موہن رائے اور دوسرے مصلحین ستی ہونے کے رواج پر پابندی لگانے کے لیے کافی عرصے سے کوشش کررہے تھے، بینٹک نے اِن

مصلحین کی التجا کو سُن کرستی کے رواج کو روکنے والا ایک قانون 1829ء میں نافذ کیا۔ بینٹک کے عہد میں انگریز افسران، بھارت کا مصلحین طبقہ جس طرح چاہتا تھا اُس طرح بُرے رواجوں کو روکنے کے لیے کوشش کرتے تھے۔ اِن اصلاحات کو بھارت کے قدامت پسند لوگ شک وشبہ کی نظر سے دیکھنے لگے۔

کمپنی سرکار نے تعلیم کے لیے ہر سال ایک لاکھ روپے خرچ کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا تھا۔ بالآخر بینٹک کے عہد میں تعلیمی کمیٹی کی تشکیل ہوئی۔ 1834ء میں میکولے نامی ایک انگریز قانون داں کو انگریزی تعلیم کا خیال آیا۔ میکولے کے شروع کیے ہوئے طریقۂ تعلیم سے ہندوستانی نوجوانوں کو تسکین بخش فائدہ نہ ہوا۔ اپنے آباء واجداد (کی ترقی دی ہوئی) کے ترقی یافتہ قدیم ترین علم سیکھنے کا فائدہ بھی ہندوستانی گنوانے لگے۔ ملک میں انگریزی تعلیم شروع ہوئی، اس طریقۂ تعلیم کی مخالفت ہوئی۔ مہاتما گاندھی جی تو اسے غلامی کی تعلیم کہتے۔ بعد میں 1857ء میں یونیورسٹیوں کی بنیاد ڈالی گئی۔ انگریزی تعلیم کی بدولت انگریزوں کو مرضی کے مطابق تعلیم یافتہ کارکنان ملنے لگے، اس کے باوجود ہندوستانی بھی تعلیم حاصل کرنے لگے اور اُس سے آزادی کے لیے ملت پسند ذہن کی تشکیل ہونے لگی۔

سوچیے

میکولے نے بھارت میں کس لیے انگریزی تعلیم شروع کی تھی؟

صنعتی انقلاب کی وجہ سے کارخانوں کو زور وشور سے چلانے کے لیے اور مال کی آمدورفت کے لیے نقل وحمل اور خبررسانی کی مانگ کو تکمیل تک پہچانے کے لیے نئی نئی مشینوں کی ایجاد ہونے لگی۔ ہندوستان میں بھی اس کا استعمال کیا جائے تو ہماری تجارت کو فائدہ حاصل ہوگا نیز فوجی قابو بھی رکھا جاسکے گا، اس قسم کے مقصد سے بھارت میں ریلوے کی ابتداء کی گئی۔

اتنا جانیے

بھارت میں سب سے پہلے 1853ء میں ممبئی اور تھانہ کے درمیان ریلوے کی ابتداء ہوئی۔

بھارت جیسے وسیع ترین ملک کے ہر ایک حصّے پر چوکنّی نظر رکھنے اور غیر ملکی ریاستوں کو خبررسانی کے لیے ضرورت پڑنے پر 1854ء سے ڈاک اور تار کے خبررسانی کا جدید طریقہ اپنایا گیا۔ ساتھ ہی ساتھ ملک میں چھاپ خانہ (پریس) اور اخبار کی وسعت بڑھنا شروع ہوئی۔

اس طرح، برطانوی حکومت کی اصلاحات انگریزوں کی بھلائی کے لیے تھیں، اُس کے باوجود ملت پروری کے پیغام کے لیے یہ باعثِ رحمت بنی۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے والا طبقہ دنیا کی رَو سے باخبر ہوا۔ جس نے ملک میں سماجی اصلاح اور قومی بیداری کے کام میں بے حد اہم کردار ادا کیا۔ اخبار، تار، ڈاک اور ریلوے کی بدولت بھارت کے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئے۔

سرگرمی

انگریزی تعلیم حاصل کر کے بھارت میں قوم کو بیدار کرنے والے رہنماؤں کی فہرست بنائیے۔

خودآموزی

سوال 1 بحث ومباحثہ کیجیے :

(1) برطانوی دورِحکومت کے کسانوں اور دورِجدید کے کسانوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

(2) انگریزوں نے کی ہوئی اصلاحات سے برطانوی حکومت اور بھارت کے لوگوں کو کیا کیا فائدے ہوئے ؟

سوال 2 سوالات کے جواب لکھیے :

1. بھارت سے کن کن اشیاء کی برآمد ہوتی تھیں ؟
2. ولیم بینٹک نے بھارت میں کون کون سی اصلاحات کیں؟
3. برطانوی حکومت نے بھارت میں کس لیے ریلوے، تار اور ڈاک کا انتظام شروع کیا ؟
4. محصول وصول کرنے کے لیے سب سے پہلے کلیکٹر کا انتخاب کس نے کیا ؟
5. رسمِ ستی کے ظالمانہ رِواج پر کس نے پابندی عائد کی ؟

■

7 فضائی تبدیلیاں (کرۂ باد)

کُرّۂ ارض کے چاروں طرف لپٹے ہوئے ہوا کے کُرّے کو 'فضا' کہتے ہیں۔ یہ فضا انسانی سرگرمیوں کی بدولت آلودہ ہورہی ہے۔صنعتوں، کارخانوں، پاوراسٹیشنوں اور گاڑیوں کے ذریعے فضا آلودہ ہوتی ہے۔

عالمی درجۂ حرارت بڑھنے سے درجۂ حرارت، ہوا کی سمت اور رطوبت وغیرہ میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں، اُسے فضائی تبدیلیاں کہا جاتا ہے۔

ذیل میں دیے گئے جدول میں سب سے زیادہ بارش، گرمی، سردی اور مخالف صورتِ حال محسوس کرنے والے علاقے تلاش کرکے یہاں ایسا کیوں ہے اُس کی وجوہات تلاش کیجیے:

نمبر	ملک	گرمی	سردی	بارش	وجہ
1	روس (رشیا)	15° س	-20° س	100 سم	
2	ایران	30° س	10° س	50 سم	
3	برازیل	38° س	25° س	250 سم	
4	ناروے	10° س	-40° س	50 سم	
5	فلپائنس	35° س	30° س	300 سم	
6	سعودی عرب	45° س	29° س	10 سم	

موسم سے کیا مراد ہے؟

کسی علاقے کا درجۂ حرارت، رطوبت اور باش کی مختصر مدت کی اوسطاً حالت یعنی موسم۔

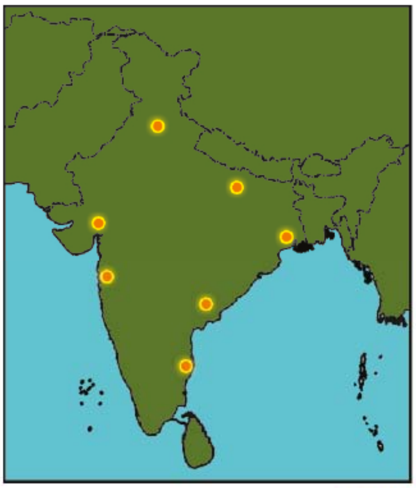

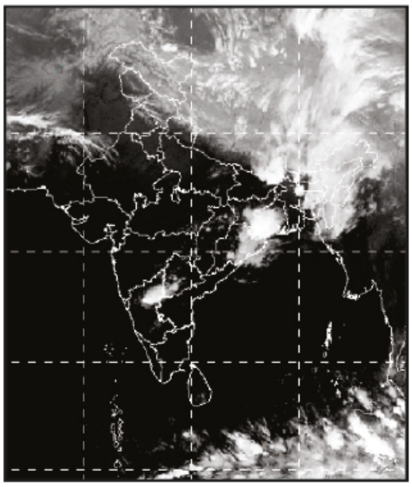

7.1 بھارت کا موسم

نقشے کو دیکھیے، سوچیے اور سمجھ کر کاپی میں لکھیے، اس مقام پر کیسا موسم ہے؟

آب و ہوا (Climate) سے کیا مراد ہے؟

کسی بھی علاقے کے 35 سے زیادہ سالوں کا اوسطً درجۂ حرارت، رطوبت اور بارش کی حالت یعنی آب وہوا۔

7.2 گرین ہاؤس اِفیکٹ کے اثرات کا منظر

گرین ہاؤس اِفیکٹ :

آپ جانتے ہیں، سرد آب ہوا والے ممالک میں سورج کی گرمی کم محسوس کی جاتی ہے؛ جس سے سبزی اور درختوں کی نشو ونما رُک جاتی ہے۔ جس سے خاطر خواہ مقدار میں گرمی ملتی رہے ویسا مصنوعی انتظام کیا جاتا ہے۔ اُس کے لیے کانچ یا کپڑے کی چھت رکھی جاتی ہے۔ جس سے یہاں گرمی قائم رہتی ہے جسے گرین ہاؤس اِفیکٹ کہتے ہیں۔

7.3 گرین ہاؤس اِفیکٹ

سوچیے

سرد علاقے والے ممالک میں گھر کی کھڑکی، دروازے کانچ کے کس لیے رکھے جاتے ہوں گے؟

بدلتی ہوئی آب وہو (Climate change)

7.4 بدلتی ہوئی آب وہوا

اوپر کی تمام تصویر کے لیے ایک ایک جملہ کاپی میں لکھیے۔

گلوبل وارمنگ (Global Warming) سے کیا مراد ہے؟

گلوبل وارمنگ یعنی کرّۂ ارض کی فضا کو گرم کرنے والی 'گرین ہاؤس اِفیکٹ'، گرین ہاؤس اِفیکٹ یعنی کہ سورج کی کرنوں کے ساتھ آنے والی گرمی کو فضا میں جذب ہونے کے بعد کرّۂ ارض پر ٹکرا کر انعکاس پا کر واپس خلاء میں جانے نہ دیا جائے ویسی صورتِ حال۔

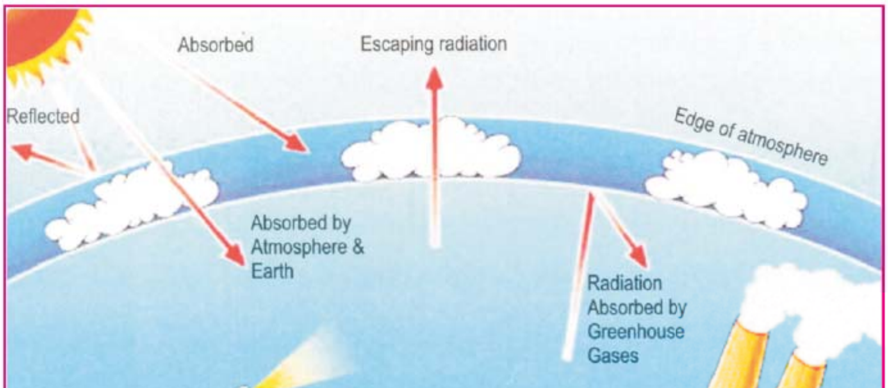

7.5 گلوبل وارمنگ

آیئے کچھ کر کے سیکھیں۔

لحاف اوڑھ کر 10 منٹ سوجایئے، کیا محسوس کیا؟ گلوبل وارمنگ ایسا ہی کچھ ہے۔

اخباروں کی خبریں

- مغربی یورپ میں اوسطاً °5 س درجۂ حرارت میں اضافہ، گرمی کا احساس۔
- دارجلنگ 14 ڈگری سیلسیس۔ زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت °28 س تک پہنچا۔ (عیسوی سن 2009)
- ریگستان میں برف کی بارش۔
- ممبئی میں ایک ہی دِن میں 942 م.ل. بارش (عیسوی سن 2005)
- آسٹریلیا میں گرمی کا بلند ہوتا ہوا پارہ۔ (عیسوی سن 2006)
- سُندرون ڈوب رہا ہے۔
- نیپال میں کھمبو نامی ہیم ندی (برفانی ندی) میں 5 ک.م. کی کمی۔
- انٹارکٹکا میں 35 دن میں 3250 مربع ک.م. برف کی سطح پگھل گئی۔
- ندیوں میں پانی کے منبعے کم ہوئے۔

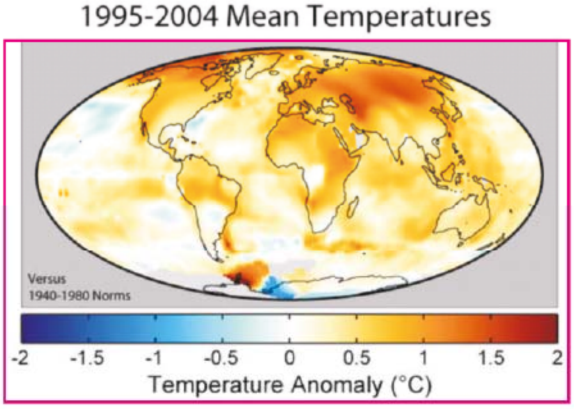

7.6 زمین کا درجۂ حرارت ظاہر کرنے والی تصویر

زمین گرم کیوں ہوتی ہے؟

'گرین ہاؤس اِفیکٹ' میں مُتحرّک کردار ادا کرنے والے کاربن ڈائی آکسائڈ، میتھین، نائٹریٹ آکسائڈ، کلوروفلورا کاربن (CFC) اور ہیلو کاربن کو گرین ہاؤس گیسوں کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ اِن گیسوں کی مقدار بڑھنے سے آب وہوا میں تبدیلی (کلائیمیٹ چینج) کا مسئلہ کھڑا ہوا ہے۔

پچھلے 100 سالوں میں درجۂ حرارت میں °0.6 س کا اضافہ۔

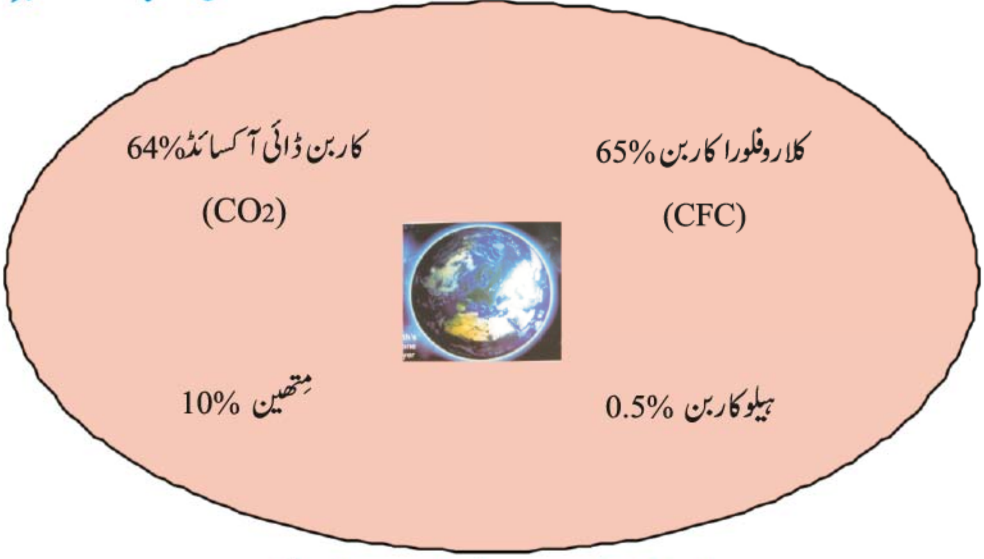

7.7 دنیا کا ہر ایک انسان 4.5 میٹرک ٹن CO_2 خارج کرتا ہے۔

آج سے 100 سال قبل CO_2 275PPM تھا، آج 350PPM ہوا ہے۔

PPM یعنی Part Per Million (دس لاکھ کا ایک حصہ) یعنی کہ 0.28% ہو تو 280 PPM کہلاتا ہے۔

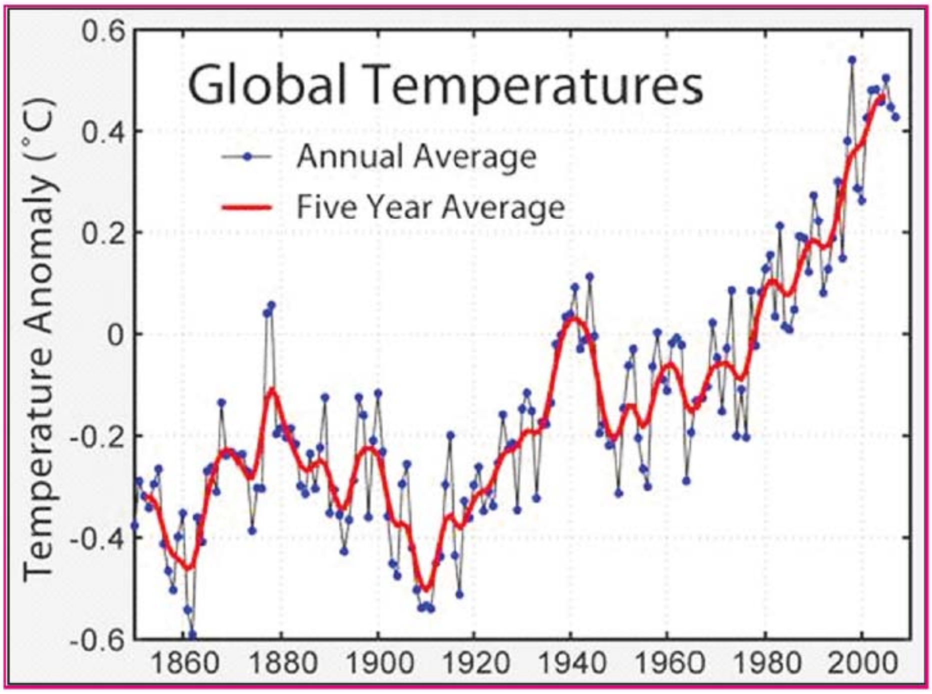

7.8 پچھلے 150 سالوں میں زمین پر بڑھنے والا اوسطاً درجۂ حرارت

سوچیے

چائے یا سبزی میں شکر یا نمک کتنا ڈالنا چاہیے وہ ہم جانتے ہیں، اگر بھول سے زیادہ گر جائے تو کیا ہو؟ اسی طرح ہماری زمین پر آب وہوا میں گیسوں کی مقدار بھی متوازن ہے۔ اب اگر کاربن ڈائی آکسائڈ گیس کی مقدار بڑھ جائے تو کیا ہو؟

ذیل کے جدول کا مطالعہ کیجیے اور سوچیے، اپنی زمین کو گرم کرنے میں ہم کتنے ذمّہ دار ہیں؟

نمبر	مقام - اشیاء	وقت	گرین ہاؤس کو اثر انداز کرنے والی گیس کے اخراج کی مقدار
1	تھرمل پاور مرکز 200 میگا واٹ	سالانہ	9 لاکھ ٹن
2	موٹر کار سالانہ	سالانہ	17 کروڑ ٹن
3	AC اوسطاً 2 گھنٹے	24 گھنٹے	2230 کلوگرام
4	ٹی.وی.	24 گھنٹے	190 کلوگرام
5	ٹیوب لائٹ	24 گھنٹے	88 کلوگرام
6	کمپیوٹر	24 گھنٹے	130 کلوگرام
7	فریز	24 گھنٹے	920 کلوگرام

ورلڈ مِر یولوجیکل آرگینائزیشن (WMO) یہ 'عالمی ادارۂ موسمیات' ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ 1850ء سے اب تک عیسوی سن 2008 کے سال کی خوشحالی زمین اور زمین کی سطح کا متحد درجۂ حرارت 0.31° س تھا، وہ 1961ء سے 1990ء کے دوران کے اوسطاً درجۂ حرارت کی بہ نسبت زیادہ تھا۔

مِتھین (CH_4) :

1750ء میں 315 PPM میں سے 2005ء میں 1764 PPM جتنا دھماکہ خیز اضافہ ذیل کی وجوہات کی بِنا پر درج ہوا ہے۔

اتنا جانیے

ایک فرد ہر روز جو چیزیں حاصل کرتا ہے، اُس میں تقریباً 80% گیس ہوتی ہے۔ ایک فرد ہر روز 22000 مرتبہ سانس لیتا ہے۔ اس طرح ایک فرد ہر روز آکسیجن آمیز فضا میں سے 16 kg گیس جذب کرتا ہے۔

نمبر	وجہ	مِتھین گیس کا اخراج
1	مویشیوں کی سانس خارج کرنا اور نظامِ انہضام کا عمل	14 کروڑ ٹن
2	دھان کی کھیتی	15 کروڑ ٹن
3	نامیاتی کُوڑے کے سڑنے سے	7 کروڑ ٹن

نائٹرس آکسائڈ

نائٹرس آکسائڈ کی مقدار 270 PPM سے بڑھ کر فی الحال PPM319 ہوا ہے۔

کلوروفلورا کاربن (CFC)

فوم، پلاسٹِک، فرِیج، AC سرکٹ سرجن، ایروسیل سپرے، (ایک مائیکرون سے 10 مائیکرون کی شکل والے خورد ذرّات کو ایروسیل کہتے ہیں۔) وغیرہ کے استعمال سے CFC میں اضافہ ہوتا ہے۔

اتنا جانیے

- 23 جنوری 1995ء کے یو.این. کے متحد معاہدے سے 16 ستمبر 'اوژون دن' کے طور پر منایا جاتا ہے۔
- 2007ء کا سال 1980ء کے بعد سب سے زیادہ گرم تھا۔

• گلوبل وارمنگ کے اثرات :

- نباتات کے نمود، اُن کے فروغ کے وقت اور عمر میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔
- پرندوں کی کچھ نسلیں ختم شدہ ہو رہی ہیں۔ مثلاً چڑیا، گِدّھ۔
- ہمالیہ کی دو ہزار برفیلی ندیاں پگھل گئی ہیں۔

June 19, 2006 | July 1, 2003 | May 12, 2001

7.9 برفیلی ندیوں کی طبقہ وار ہونے والی تبدیلی

- پچھلے 10 سال میں قحط، آندھی، بارش کی بہتات اور سیلاب کی مقدار بڑھی ہے۔
- جہاں بارش زیادہ ہوتی تھی، وہاں اُس کی مقدار کم ہورہی ہے۔ راجستھان اور دُوبئی میں شدید بارش کا احساس، چیراپونجی میں خشک سالی۔
- کھیتی میں دالوں کی پیداوار کم ہورہی ہے۔
- زمین میں پانی کی سطح کم ہوگئی ہے۔
- برفیلی ندیوں کے پگھلنے سے سمندر کے پانی کی سطح بڑھ رہی ہے۔ ساحلِ سمندر کی سطح میں اضافہ ہورہا ہے۔
- درجۂ حرارت کے بڑھنے سے انسان ڈِی ہائیڈریشن (بدن میں پانی کی کمی) اور نقائص کا شکار بنے گا۔
- موسمی چکّر میں تبدیلیاں آجائیں گی، سردی اور گرمی کے موسموں کی خصوصیات بدل جائیں گی۔
- گجرات کی سمندری سطح 25 سم جتنی بڑھنے سے زمین کا کھارہ پن بڑھے گا۔
- زرعی (کھیتی) پیداوار میں مسلسل کمی درج کی جارہی ہے۔
- کالیرا، ڈینگیو، ملیریا، یلوفیور، سوائن فلؤ، وغیرہ امراض کی مقدار بڑھ رہی ہے۔
- مال دیو، بنگلہ دیش، فلپائنس جزائر، ویسٹ انڈیز جزائر اور برِّ اعظم آسٹریلیا کے ساحلی علاقے ڈوب جائیں گے۔
- 'گرین پیس' ادارے کے مطابق 2100ء گجرات میں آباد تقریباً 55 لاکھ لوگوں کو نقلِ مقام کرنا ہوگا۔
- عالمی درجۂ حرارت کے اضافے کی وجہ سے پھولوں کی خوشبو غائب ہورہی ہے۔
- شہد کے چھتّے اب ختم ہورہے ہیں۔

7.10 زمین پر درجۂ حرارت میں اضافہ کرنے والے عوامل

- 7.10 دیکھیے اور اُس پر سے CO_2 کا کتنا اخراج ہوتا ہے، اُسے درج کرو۔

غیر رسمی توانائی کے منبعے

بھرتی اوٹ توانائی | باد-شمسی توانائی | بادتوانائی | شمسی توانائی

7.11 غیر رسمی توانائی

گلوبل وارمنگ سے بچنے کے اقدامات :

- CO_2 کا اخراج کرنے والے منبعوں کے استعمال میں کمی کرنا چاہیے۔
- شجرکاری کرنا، درختوں کا تحفظ، جنگلات کٹنے نہ چاہئیں، درخت اُگانے سے کاربن ڈائی آکسائڈ کم ہوتا ہے۔
- پلاسٹک کا استعمال ٹالنا۔
- کھاد اور جراثیم کش دواؤں کا معقول طریقے سے استعمال کرنا۔

- سمندر میں آہنی اجزاء کا چھڑکاؤ کرنا۔
- خود کفیل کھیتی اپنانا (سبز کھاد اور گوبر کھاد کا استعمال کرنا)۔
- مویشیوں کی غذا میں بایوٹک ملانا۔
- گھر کے مستعمل ذرائعوں کا معقول طریقے سے استعمال کرنا۔ اضافۂ آبادی کو روکنا۔
- بجلی کی بچت کے لیے ہوا اور روشنی قدرتی طور پر دستیاب ہو ایسا انتظام کرنا۔
- ایکو-فرینڈلی کاغذ کا استعمال بڑھانا۔
- گھر کے اِردگرد پودے اور درختوں کی نشو ونما کرنا۔
- قدرتی دولت کا معقول طریقے سے استعمال کرنا۔
- پیٹرولیم (معدنی تیل) کا معقول طریقے سے استعمال کرنا۔
- پانی کا کفایت شعاری سے استعمال کرنا۔
- بارش کے پانی کا ذخیرہ کرنا۔
- CNG کا استعمال بڑھانا۔

سوچیے

درجۂ حرارت میں ہونے والے اضافے کے اثر سے بچنے کے لیے ہماری رہائش گاہ کیسی ہونی چاہیے؟

اتنا جانیے

- ایک ٹن کاغذ بنانے کے لیے
  - 4400 کلو واٹ بجلی۔
  - 30,000 لٹر پانی
  - درختوں کی لکڑیوں کا گودا استعمال ہوتا ہے۔

ماحولیات کے تحفظ کے لیے

انسان اپنی سرگرمیوں سے ماحولیات کا خاتمہ کر رہا ہے ایسا دُنیا کو ذہن نشین ہونے کے بعد 1972ء میں سویڈن کی راجدھانی اسٹوک ہوم میں ماحولیات کے تحفظ کے لیے ایک مجلس منعقد ہوئی۔ اُس کے بعد برازیل کے ری. ایڈی. جانیرو میں ارضی کانفرنس منعقد ہوا۔

گلوبل وارمنگ کے سلسلے میں عالمی سطح پر دسمبر 2009ء میں ڈنمارک کی راجدھانی کوپن ہیگن میں ایسا طے کیا گیا تھا کہ، ترقی یافتہ ممالک کاربن کٹ (گرین ہاؤس کو اثر انداز کرنے والی گیس کے اخراج کو کم کرنے والی پالیسی) کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور ترقی پذیر ممالک گرین ہاؤس پر اثر انداز ہونے والی گیس کے اخراج کو کم کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک کی ترقی کے لیے 100 اَرب ڈالر کی امداد دینا، ایسا طے کیا گیا تھا، اس مجلس میں 45 ممالک کے 59 جتنے (پیپرس) تفتیشی پیپرس کے ذریعے دنیا کے رہنماؤں نے بدلنے والی آب وہوا کے لیے سنجیدگی سے غور وفکر کے لیے تیار کیا گیا۔

دنیا میں اوسطاً شہری 4.5 میٹرک ٹن کاربن گیس خارج کرتا ہے، بھارت کا شہری 1.2 میٹرک ٹن کاربن خارج کرتا ہے۔ دیگر ترقی پذیر ممالک تو بہت کم کاربن گیس خارج کرتے ہیں۔ اُن کی ترقی کے لیے بڑے پیمانے پر اِجازت دینی چاہیے۔ امریکہ جیسے ملک پر قابو رکھنا چاہیے، کیونکہ اُن کا ہر ایک شہری 20.6 میٹرک ٹن کاربن گیس خارج کرتا ہے۔

خودآموزی

سوال 1 ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے:

1. آب وہوا سے کیا مراد ہے؟
2. گرین ہاؤس اِفیکٹ سے کیا مراد ہے؟
3. گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟
4. گلوبل وارمنگ سے دنیا میں کیسے تباہ کن اثرات ہونے کے امکان ہیں وہ بتائیے۔
5. روز مرّہ زندگی میں کن کن ذرائعوں کا استعمال کرتے ہو، جن کی بدولت عالمی درجۂ حرارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اُس کی فہرست تیار کیجیے۔
6. ماحولیات کے تحفظ کے لیے عالمی پالیسی کے سلسلے میں آخری مجلس کس ملک میں ہوئی تھی؟

سوال 2 خالی جگہ پُر کیجیے:

1. ....گیس کے اضافے کی وجہ سے زمین کی فضا بڑی تیزی سے گرم ہورہی ہے۔
2. CFC کا اخراج................ذریعہ (وسیلے) سے زیادہ ہوتا ہے۔
3. پچھلے 100 سال میں ....س درجۂ حرارت کا اضافہ زمین پر بتایا گیا ہے۔
4. درجۂ حرارت کے اضافے کو روکنے کے لیے دولت کا ....استعمال ضروری بنا ہے۔

سوال 3 مختصر نوٹ لکھیے:

1. گلوبل وارمنگ کو روکنے کے لیے کس قسم کے اقدامات لینا ضروری ہے؟
2. کلائی میٹ چینج سے ہونے والے تباہ کن اثرات بتائیے۔

8 جمہوری ملک میں پارلیمنٹ کا رول

سرکار کو فیصلے کرنے اور قوانین پر عمل کروانے کا اختیار کون دیتا ہے؟ اس سوال کا جواب اس بات پر دارومدار رکھتا ہے کہ اس ملک میں سرکار کس قسم کی ہے؟ جمہوریت میں عوام سرکار کو یہ اختیار دیتی ہے۔ لوگ چناؤ کے ذریعے سرکار کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ اپنے پسندیدہ نیتا کو ووٹ دے کر اس کا انتخاب کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ منتخب شدہ افراد (نیتا اور نمائندے) سرکار بناتے ہیں۔ جمہوریت میں سرکار کو اپنے فیصلے اور کیے ہوئے اقدام کی تصدیق کرنی پڑتی ہے اور اس کی وضاحت بھی کرنی پڑتی ہے۔ دوسری وہ سرکار ہوتی ہے جسے راجا شاہی سرکار کہتے ہیں۔ اس سرکار میں راجا یا رانی کو فیصلے کرنے یا سرکار چلانے کا اختیار ہوتا ہے۔ راجا کے پاس مشیروں کا ایک چھوٹا سا گروپ ہوتا ہے۔ جس کی مدد سے وہ مختلف موضوعات پر بحث کرسکتے ہیں۔ آخری فیصلے کا اختیار صرف اُن کے پاس ہوتا ہے۔

جمہوریت کی ایک اہم خصوصیت ہے کہ فرماروائی کسی ایک فرد کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اس میں ریاست کے تمام لوگوں کی فرماروائی ہوتی ہے۔ لوگ بذاتِ خود ہی اپنی تقدیر کے کاتب ہوتے ہیں۔

جمہوریت کے لیے انگریزی میں ڈیموکریسی (Democracy) لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جمہوری ریاستی نظام لوگوں کے لیے ہوتا ہے۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ لوگوں کے مفاد کا تحفظ یہ جمہوریت کا اہم مقصد ہوتا ہے۔ جمہوریت کے نظامات لوگ بذات خود ہی کرتے ہیں۔ کیوں کہ ریاستی نظام کے ناظم لوگوں کے ذریعے انتخاب شدہ نمائندے ہی ہوتے ہیں۔

اتنا جانیے

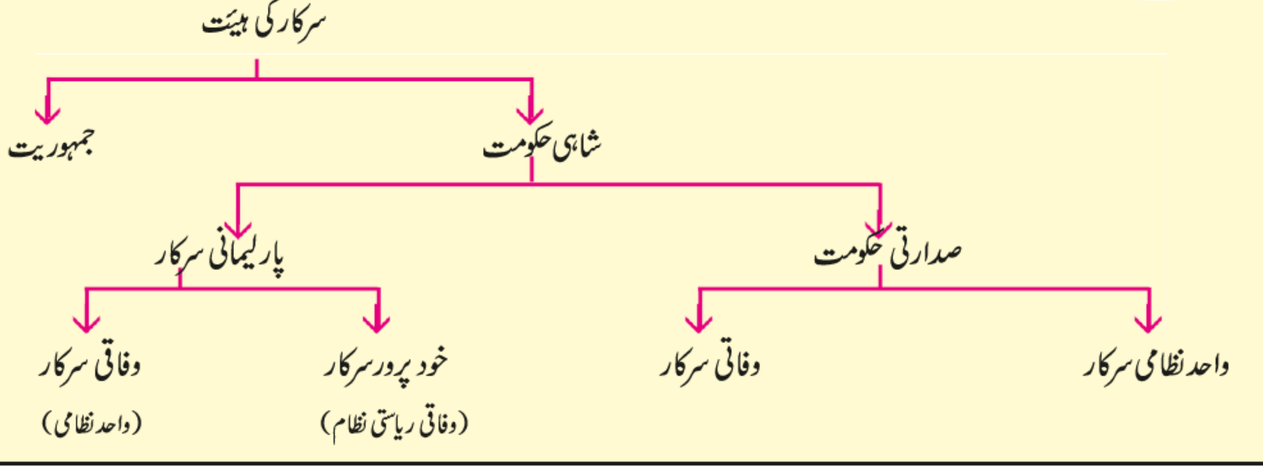

آپ کے ہاں اسکولی پنچایت کے چناؤ ہوتے ہوں گے اسی طرح آپ کے کلاس میں بھی مونیٹر کا چناؤ ہوتا ہوگا۔

کبھی آپ کے کلاس میں کسی طالب علم کو براہِ راست ہی مونیٹر بنا دیا جائے اور مونیٹر کا چناؤ نہ کروایا جائے تو کلاس کے دیگر طلباء جو مونیٹر بننا چاہتے ہیں لیکن انہیں موقع حاصل نہیں ہوتا اور وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔

سوچیے

آپ کو براہِ راست چناؤ کیوں اچھا معلوم ہوتا ہے؟ اور اگر نہیں پسند تو کیوں؟

سرگرمی

اسکول پنچایت کے چناؤ کا اہتمام کیجیے۔مختلف کمیٹیاں بنا کر انہیں محکمے سپرد کیجیے :

1. اسکول پنچایت کے چناؤ میں کون کامیاب ہوا ؟ اُن کی فہرست ان کے حاصل کردہ ووٹوں کی بناء پر تیار کیجیے۔
2. اسکول کے لیے مہامنتری بنانے کے لیے آپ کیا کریں گے؟ مہامنتری اسکول کی نظامت کے لیے کمیٹیوں کے منتری کے طور پر کسے پسند کریں گے؟
3. مختلف منتریوں کو سپرد کردہ کارگزاریوں کی فہرست تیار کیجیے۔
4. ہمیں کیسے امیدواروں کا انتخاب کرنا چاہیے؟ اس کی تین خصوصیات تیار کیجیے۔

اسکول پنچایت کی طرح ہی جمہوری سرکار میں نمائندوں کا انتخاب ہوتا ہے۔ چناؤ میں منتخب اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی کے سربراہ کو وزیر اعظم بنایا جاتا ہے۔ وزیر اعظم الگ الگ منتخب نمائندوں (پارلیمانی ممبروں) کو پسند کرکے، کابینۂ وزراء کی تشکیل کرتے ہیں اور انہیں الگ الگ محکمے سپرد کرتے ہیں۔

کس طرح تشکیل پاتی ہے پارلمینٹ ؟

پارلمینٹ (Parliament) :

بھارت نے پارلیمانی جمہوریت کی ہئیت کو تسلیم کیا ہے۔ بھارت میں پارلمینٹ سب سے برتر وبالا ادارہ ہے۔ بھارت کی پارلمینٹ اور دو ایوان یعنی کے لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے تشکیل پائی ہے۔ راجیہ سبھا پارلیمان کا ایوانِ بالا ہے جب کہ لوک سبھا سند کا (پارلمینٹ) ایوان زیریں ہے۔

پارلمینٹ

لوک سبھا	راشٹر پتی	راجیہ سبھا
(کل اراکین 545)	President	(کل اراکین 250)
(گجرات کی کل 26 نشستیں)		(گجرات کی 11 نشستیں)

آزادی کے بعد تشکیل پانے والی 'بھارتی پارلمینٹ' جمہوریت کے اصولوں اور لوگوں کے اعتماد کی علامت ہے۔ جمہوریت میں کوئی فیصلہ کرنے کے عمل میں عوام کی رضامندی اور حصّہ داری شامل ہوتی ہے۔ ہمارے نظامِ حکومت میں پارلمینٹ کے پاس مکمل اور اہم اختیارات ہیں۔ کیوں کہ یہ لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

پارلمینٹ مندرجۂ ذیل فرائض انجام دیتی ہے:

1. سرکار کا انضباط کر کے رہنمائی کرنا اور معلومات دینا۔
2. قوانین بنانا اور ان میں تبدیلیاں کرنا۔

8.1 سنسد بھون (پارلمینٹ ہاؤس)

سرگرمی

سنسد (پارلمینٹ) سے منسلک خبریں اخبار میں سے کٹنگ کر کے سنسد (پارلمینٹ) کے فرائض کی فہرست تیار کیجیے۔

کس طرح تشکیل پاتی ہے لوک سبھا (ایوانِ عام)؟ (House of People)

لوک سبھا کے لیے ریاست کی وِدھان سبھا (ایوانِ خاص) کی طرح ہی چناؤ منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہر پانچ سال میں لوک سبھا کے چناؤ ہوتے ہیں۔ ہر ایک پارلیمانی حلقۂ انتخاب میں سے ایک امیدوار کو پارلمینٹ میں بھیجا جاتا ہے۔ چناؤ لڑنے والے امیدوار زیادہ تر الگ الگ سیاسی پارٹیوں کے ممبر ہوتے ہیں۔ منتخب امیدوار کو پارلیمانی رکن کہا جاتا ہے۔ یہ تمام پارلیمانی اراکین مل کر لوک سبھا بنتی ہے۔

سوچیے

☆ آپ کے علاقے کے پارلیمانی رکن کا نام کیا ہے؟

☆ آپ کے پارلیمانی حلقۂ انتخاب کا نام کیا ہے؟

کس طرح تشکیل پاتی ہے حکومتی پارٹی؟ (Rulling Party)

لوک سبھا کے چناؤ کے بعد پارلیمانی ممبروں کی ایک فہرست تیار کی جاتی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس سیاسی پارٹی کے کتنے پارلیمانی ممبر ہیں۔ اگر کوئی سیاسی پارٹی سرکار بنانا چاہتی ہو تو اُسے منتخب پارلیمانی ممبروں کی اکثریت حاصل ہونی چاہیے۔ عام طور پر چناؤ کے بعد جس پارٹی کو یا اجتماعی پارٹی کو لوک سبھا میں واضح اکثریت حاصل ہوئی ہو اس پارٹی کے سربراہ کا وزیرِاعظم کے طور پر تقرر کیا جاتا ہے۔ بھارت کے وزیرِاعظم (Prime Minister) لوک سبھا میں حکومتی پارٹی کے صدر ہوتے ہیں۔

وزیرِاعظم اپنی پارٹی کے پارلیمانی ممبروں میں سے وزراء کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس طرح وزراء کی کابینہ تشکیل پاتی ہے۔ یہ وزراء وزیرِاعظم کے ساتھ مل کر فیصلے کرتے ہیں۔ وزراء کو صحت، تعلیم، مالیات وغیرہ شعبوں کی مختلف سرکاری کاموں کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں۔

سرگرمی

لوک سبھا یا راجیہ سبھا کا لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھ کر اس کی کارگزاری اور اس میں پوچھے گئے سوالوں کو نوٹ کیجیے۔

سوچیے

لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھنے کے بعد مندرجۂ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

1. سبھا کا انتظام کون کرتا ہے؟ ناظم کی ضرورت ہے؟ کیوں؟
2. کس سے مخاطب ہو کر سوال پوچھے جاتے ہیں؟
3. کس زبان میں سوال پوچھے جاتے ہیں؟
4. کسی پارلیمانی ممبر کو بولی ہوئی زبان سمجھ میں نہ آئے تو اس کے لیے کیا اہتمام ہے؟
5. آپ کے علاقے کے پارلیمانی ممبر سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں؟

کس طرح تشکیل پاتی ہے راجیہ سبھا؟ (State Assembly)

راجیہ سبھا کے ممبروں کا چناؤ الگ الگ ریاستوں کی ودھان سبھاؤں کے منتخب ممبر کرتے ہیں۔ راجیہ سبھا کے کل ممبروں کی تعداد 250 طے کی گئی ہے، جس میں 238 ممبروں کے لیے چناؤ کیا جاتا ہے۔ راجیہ سبھا میں 12 ممبروں کا تقرّر راشٹر پتی کرتے ہیں۔ راجیہ سبھا دائمی ایوان ہے۔ وہ مکمل طور پر منتشر نہیں ہوتا۔ ہر دو سال میں اس کے ایک تہائی حصّے کے ممبر سبکدوش ہوتے ہیں اور اتنے ہی ممبروں کے لیے چناؤ کیا جاتا ہے۔

راجیہ سبھا ملک کی ریاستوں کے نمائندے کے طور پر کام انجام دیتی ہے۔ راجیہ سبھا بھی قانون بنانے کی درخواست پیش کرسکتی ہے۔ کسی بھی مسودے کو قانون کی شکل دینے کے لیے راجیہ سبھا کی منظوری ضروری ہے۔ پارلمینٹ کا یہ ایوان لوک سبھا کے ذریعے بتائے گئے قوانین کا باریک بینی سے تبصرہ کرتا ہے۔ اس طرح راجیہ سبھا کا رول نہایت اہم ہے۔ راجیہ سبھا کے ناظم کو میرِ مجلس (Chairman) کہتے ہیں۔ عہدے کی رُو سے نائب راشٹر پتی راجیہ سبھا کے چیرمین بنتے ہیں۔

سوچیے

1. پارلمینٹ کے دو ایوان کون کون سے ہیں؟
2. لوک سبھا کے فرائض بتایئے۔
3. وزیراعظم کیا کام انجام دیتے ہیں؟
4. راجیہ سبھا کیوں مکمل طور پر منتشر نہیں ہوتی؟
5. اگر آپ پارلیمانی ممبر ہوں تو عوام کے لیے کیا کریں گے؟
6. اگر آپ وزیراعظم ہوں تو آپ ایسا کیا کریں گے جس سے عوام فیض یاب ہوں؟

8.2 سنسد (پارلمینٹ) میں وقفۂ سوال و جواب

جب پارلمینٹ کا اجلاس چل رہا ہوتب سب سے پہلے سوال وجواب کے لیے وقت طے کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے پارلیمانی ممبر سرکار کے کام کاج کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ جس کے ذریعے پارلیمان کاروباری پر انضباط قائم کرتا ہے۔ سوالات کے ذریعے سرکار کی اس کے نقائص کی جانب توجہ مبذول کروائی جاتی ہے۔ اس طرح سرکار کو لوگوں کے نمائندوں کے ذریعے عوام کے خیالات جاننے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ سرکار سے سوال کرنا یہ پارلیمانی ممبر کی اہم ذمّہ داری ہے۔ جمہوریت میں اچھے انتظام کے لیے مخالف پارٹی کا بھی سب سے بڑا، اہم اور تعمیری رول ہوتا ہے۔ وہ سرکار کی پالسیوں اور پروگراموں کی خامیوں کو منظر عام پر لاتی ہے۔ لوک سبھا کی نظامت کرنے والے فرد کو اسپیکر کہتے ہیں۔

راشٹر پتی پارلمینٹ کا بے جوڑ حصّہ ہے۔ پارلمینٹ کے دونوں ایوانوں کے ذریعے پاس کیا ہوا مسودہ ان کے دستخط کے بعد ہی قانون بنتا ہے۔ پارلمینٹ کی نشستیں بلانے کا اور اجلاس کے خاتمے کا اعلان کرنے کا اختیار بھی اُن کے ہی پاس ہے۔

خودآموزی

سوال 1 مندرجۂ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

1. جمہوریت یعنی کیا؟ اس کا اہم مقصد کیا ہے؟
2. پارلمینٹ کے دونوں ایوانوں میں سے دیوانِ زیریں کونسا ہے؟
3. پارلمینٹ کے اہم فرائض بتایئے۔
4. پارلیمانی ممبر کی ذمہ داری کیا ہے؟
5. پارلمینٹ کے سوالات سے سرکار کو کیا معلومات حاصل ہوتی ہے۔
6. مخالف پارٹی جمہوریت میں کس طرح اہم رول ادا کرسکتی ہے؟
7. مسوّدہ قانون کب بنتا ہے؟

سوال 2 خالی جگہ پر کیجیے:

1. عام طور پر لوک سبھا کا چناؤ ہر ....سال میں ہوتا ہے۔
2. وزیر اعظم کا تقرّر ....کرتے ہیں۔
3. راجیہ سبھا کے میرِ مجلس کے طور پر ....کارگزاری انجام دیتے ہیں

سوال 3 آپ کے گاؤں، علاقے اور تعلقوں کا پانی، بجلی یا سڑک سے متعلق اگر کوئی سوال ہو تو آپ کس کس کو کیا کیا پیش کش کریں گے۔ لکھیے:

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

■

9 1857ء کی جنگ آزادی

بھارت میں یورپی عوام کی آمد اور خصوصی طور پر بھارت میں برطانوی حکومت کی پالیسی کے نتیجتاً ملت پروری کا آغاز ہوا۔ 1857ء میں بھارت میں ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ اس واقعہ کو بھارت میں ملت پروری کے عروج کے اہم عوامل میں سب سے اوّل واقعے کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔

1857ء کی جنگ آزادی کے آغاز کے اسباب:

بھارت میں انگریزوں نے اقتدار حاصل کرنے کے لیے اختیار کی ہوئی ظالمانہ اور شاطرانہ پالیسی کے سبب بھارت میں وسیع پیمانے پر پیدا ہوئی بے اطمینانی سن عیسوی 1857 کی جنگ آزادی کا اہم سبب تھا۔ یہ بے اطمینانی کیوں پیدا ہوئی اس کے مفصل اسباب پر اب ہم غور کریں گے۔

سماجی اور مذہبی اسباب

کمپنی سرکار نے سماجی اصلاح کا جو طریقہ اختیار کیا تھا اس نے لوگوں میں دہشت پیدا کی تھی انہیں لگا کہ کمپنی سرکار ارادتاً عیسائی مذہب قبول کروا کر بھارت کے مذہب اور تہذیب کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔فوج میں، جیلوں میں اور ریلوے میں بھارت کے سماجی نظام کو وقتاً فوقتاً نظر انداز کیا جانے لگا۔ سماج کا وسیع طبقہ اس وقت قدامت پرست تھا۔ اس لیے نئی تبدیلیوں نے ان میں بے اطمینانی پیدا کردی۔ نتیجتاً کئی لوگ اپنے سماجی مذہب ڈھانچے کو برقرار رکھنے کے لیے اس غدر میں شامل ہوئے۔

معاشی اسباب

اس زمانے میں انگریزوں کی پالیسی کا مقصد بھارت کو پامال کرنا اور انگلینڈ کو خوشحال بنانا تھا۔ نتیجتاً بھارتی سماج کے بیشتر طبقات کے لوگ معاشی طور پر برباد ہوگئے۔ زمیندار اور کسان بغیر زمین کے ہونے سے انھوں نے غدر میں حصّہ لیا۔

سیاسی اسباب

1764ء میں جنگ بکسر میں فتح کے بعد دیوانی اقتدار حاصل ہوتے ہی ایسٹ انڈیا کمپنی نے علاقہ برداری کی پالیسی اختیار کی۔ کمپنی کے افسروں نے غیر منصفانہ بغاوتوں اور شاطرانہ پالیسیوں نیز نامناسب اطلاق سے بھارت کے بیشتر علاقوں پر اپنا اقتدار قائم کیا تھا۔ اس پالیسی کا شکار بننے والی جھانسی کی رانی لکشمی بائی اور بہار کے جاگیردار کنور سینھ جیسے کئی رہنماؤں نے بعد میں اس جنگ کی باگ ڈور سنبھالی۔

فوجی اسباب

وسیع بھارت میں برطانوی فوجیوں اور افسروں کی تعداد نہایت کم تھی۔ فوج میں بھارتی اور انگریز سپاہیوں کا تناسب تقریباً 6:1 تھا۔ فوج میں اعلیٰ عہدے انگریز سپاہیوں کے لیے محفوظ رکھے جاتے تھے۔ ہندی سپاہیوں کی ترقّی کے مواقع نہایت محدود تھے۔ ہندی اور انگریز سپاہیوں کی تنخواہ میں بھی بڑا فرق تھا۔ پیادہ فوج کے ہندی سپاہی کو ماہانہ صرف 7 روپے حاصل ہوتے جب کہ انگریز سپاہی کو ماہانہ 150 روپے جتنی اعلیٰ تنخواہ حاصل ہوتی تھی۔ انگریز افسر ہندی سپاہیوں کو ادنیٰ اور حقیر سمجھتے تھے۔ اس وقت بھارتیوں کے لیے سمندر عبور کرنے کی ممانعت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو

سماج میں سے ان کی ہی ذات برادری میں سے بے دخل کردینے جیسی سخت سزا دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ ہندی سپاہیوں کو بیرونِ ممالک برطانوی جنگیں کرنے کے لیے لازمی طور پر بھیجا جاتا تھا۔ اس لیے دیگر ہندوستانیوں کی طرح سپاہیوں کو بھی محسوس ہوا کہ اُن کا مذہب خطرے میں آ گیا ہے۔ سپاہی بھی بھارتی سماج کا ایک حصّہ ہونے سے عام لوگوں کے ذریعے برداشت کی جانے والی تکالیف کے براہِ راست اثرات ان پر بھی رونما ہوئے۔

فوری اسباب

پردیسی حکومت کے خلاف لوگوں کا غم وغصّہ بتدریج الگ الگ علاقوں میں بڑھتا جارہا تھا۔ اس دوران 1851ء کے جنوری مہینے میں فوج میں اینفلڈ رائفل داخل کی گئی۔اس میں استعمال ہونے والے کارتوس بنانے کے لیے گائے اور سوّر کی چربی کا استعمال ہوتا۔ اس کارتوس کو دانت سے توڑنا پڑتا تھا۔ مذہبی نظریے سے گائے اور سوّر کا گوشت کھانے کی ممانعت ہونے سے بالترتیب ہندو اور مسلم سپاہیوں کے جذبات کوٹھیس پہنچی۔ انہیں یہ محسوس ہونے لگا کہ انگریز انہیں مذہب سے گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے اپنے اعلیٰ افسر کو شکایت کی لیکن اس کا تسلّی بخش خلاصہ حاصل نہ ہونے پر سب سے پہلے براک پور کے اُنسویں گروہ نے اس چربی والے کارتوس کا استعمال کرنے سے انکار کردیا۔ اس لیے پورے گروہ کو بکھیر دیا گیا۔

جنگِ آزادی کا منصوبہ اور منگل پانڈے

1857ء کے مئی مہینے کی 31ویں تاریخ کو پورے ملک میں بیک وقت ایسٹ انڈیا کی حکومت کے خلاف جنگ کا منصوبہ تھا۔ نانا صاحب پیشوا، بہادر شاہ ظفر، اودھ کے نواب، کنور سینھ وغیرہ اس میں شامل تھے۔ ماہر اور بہادر سپہ سالار تاتیہ ٹوپے اور نہایت ذہین منصوبہ کار رنگو باپو جی نیز مشہور وکیل اخباری نامہ نگار عظیم اللہ خان بھی محنت ومشقت کررہے تھے۔ جنگ کے لیے عوام کو تیار کرنے کے لیے سپاہیوں کے لیے علامت کے طور پر روٹی اور عوام کے لیے کنول کی علامت گاؤں در گاؤں پہنچایا گیا۔ مولوی، پجاری، بھگت، قاصد، لوک نیتا، اولیا اور بھجنکوں نے لوگوں تک پیغام پہنچانے میں اہم رول ادا کیا۔

منگل پانڈے نے اینفلڈ رائفل میں گائے اور سوّر کی چربی والے کارتوس استعمال کرنے کی سخت مخالفت کی۔ اس واقعے کے پیشِ نظر جنگ کی شروعات معینہ 31 مئی سے چند دنوں پہلے ہی ہوگئی۔ منصوبہ منتشر ہوگیا۔ نتیجتاً غدر کا مقصد حاصل نہیں ہوسکا۔

3.3 منگل پانڈے

اُتر پردیس کے بلیہ علاقے کے نگوا گاؤں میں برہمن خاندان میں پیدا ہونے والے اور ماہانہ 7روپے تنخواہ سے برطانوی فوج میں شامل ہونے والے منگل پانڈے 29 ویں مارچ کے روز بغاوت کے لیے تیّار ہوگئے۔ 26 سالہ منگل پانڈے جنگ کی وردی میں سجے ہوئے اور ماتھے پر تلک لگا کر میدان میں آئے۔ دیگر سپاہیوں کو بھی للکارا۔ سپاہی اُن کے ساتھ تھے۔لیکن 31 ویں مئی تک کے انتظار کرنے کے لیے متفق تھے۔ منگل اتنا صبر نہیں کرسکے۔ میجر ہیوسن نے انہیں گرفتار کرنے کا حکم جاری کیا۔لیکن بھلا کون مانتا ؟ منگل کی رائفل نے اُسے چھید دیا۔ دوسرے افسر کو بھی منگل نے دھول چٹادی۔ ہندی سپاہیوں نے اس پاکیزہ برہمن کی گرفتاری سے انکار کیا۔ آخر کار برطانوی سپاہیوں کا محاصرہ بڑھنے سے منگل پانڈے نے بذاتِ خود شہادت کی راہ پسند کی۔خون سے لبریز سپاہی کو فوراً اسپتال پہنچایا گیا۔ کیوں کہ اس سے 1857ء کی جنگِ آزادی کے منصوبے کی معلومات حاصل کرنی تھی۔ 6/اپریل 1857ء کے روز منگل پانڈے پر

فوجی عدالت کا ڈرامہ شروع ہوا۔ تمام کاروائی انگریزی زبان میں انجام دی اور پھانسی کی سزا فرمائی گئی۔ لیکن انگریزوں کو اس محبّ وطن سے کسی بھی قسم کی کوئی معلومات حاصل نہ ہوسکی۔ 8 ویں اپریل کو الصبح ساڑھے پانچ بجے منگل پانڈے کو پھانسی دی گئی۔ اس طرح شری منگل پانڈے 1857ء کی جنگِ آزادی کے اوّل شہید بنے۔

سرگرمی

مدرس کی ہدایت کے مطابق بھارت کے ریاستی نقشے کی بناء پر 1857ء کی بغاوت کے وسعت والے علاقوں کی ریاستوں کے نام لکھیے۔

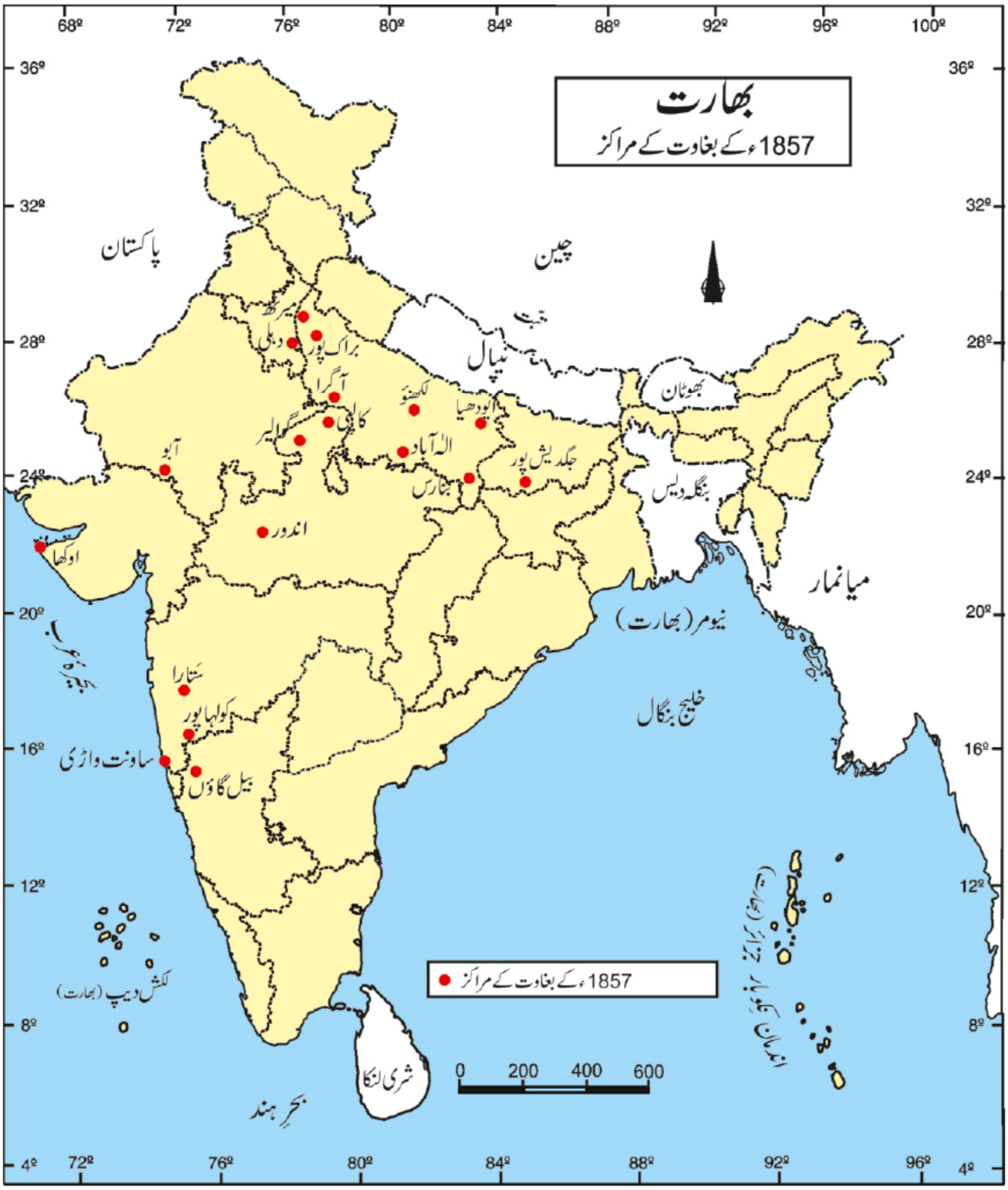

9.2 بھارت کے 1857ء کے غدر کے مراکز

بغاوت کی توسیع اور رہنما :

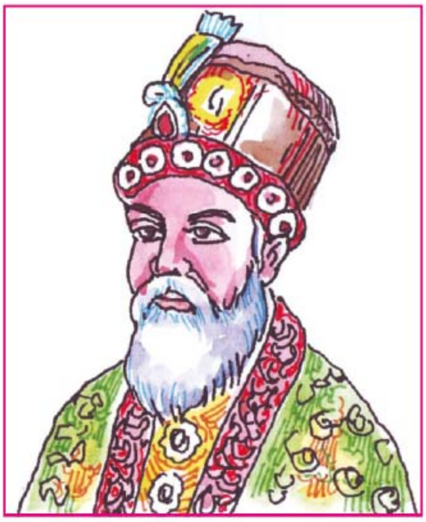

9.3 بہادر شاہ ظفر

دہلی اور بہادر شاہ ظفر :

میرٹھ کے سپاہی 11 مئی کی صبح دہلی پہنچ گئے۔ انہوں نے وہاں کے سپاہیوں کی مدد سے دہلی پر قبضہ کیا۔ 80 سالہ ضعیف بہادر شاہ کو مفاہمّت کی بناء پر بالآخر ہند کا شہنشاہ ظاہر کیا۔ بہادر شاہ کی قیادت تسلیم کرنے سے جنگ کو ترغیب حاصل ہوئی اور جنگ ملک کے کئی حصّوں میں پھیل گئی۔

کان پور اور نانا صاحب پیشوا :

کان پور میں 4، جون 1857 سے جنگ کی شروعات ہوئی۔ باغیوں نے شہر کا قبضہ حاصل کیا اور پیشوا نانا صاحب کو سربراہی لینے پر مجبور کیا۔ 22 دن کے محاصرے کے بعد غلّہ اور پانی کی قلّت ہونے سے انگریز اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہوئے۔

9.4 نانا صاحب

بہار اور کنور سینھ

بہار میں پٹنہ اور جگدیش پور جنگ کے اہم مراکز تھے۔ جگدیش پور میں 70 سالہ کنور سینھ نے جنگِ آزادی کی سربراہی قبول کی۔ انہوں نے ایک نوجوان کی طرح انگریزوں سے لڑکر شجاعت سے مقابلہ کیا۔ ایک مرتبہ اُن کے ہاتھ کی کلائی میں گولی لگی۔ زخم کا زہر پورے جسم میں پھیل نہ جائے اس لیے انہوں نے خود اپنی تلوار سے ہاتھ کو کہنی میں سے کاٹ کر گنگا ندی میں بہا دیا۔ انہوں نے موت سے پہلے اپنے جگدیش پور کو انگریزوں کے قبضہ میں سے چھڑا لیا۔

9.5 کنور سینھ

جھانسی اور بہادر لکشمی بائی

جھانسی کی مہارانی لکشمی بائی ایک بہادر خاتون تھی۔ اُن کے گود لیے بیٹے کی تخت نشینی کا اختیار انگریزوں نے تسلیم نہیں کیا۔ اسی لیے لکشمی بائی بھی جنگ میں شریک ہوئیں۔ انہوں نے انگریزوں کے خلاف لڑنے کے لیے خواتین کی ایک فوج تیار کی تھی۔ وہ انگریزوں کے خلاف بہادری سے لڑیں۔ انگریز افسروں کی رائے کے مطابق رانی لکشمی بائی 1857 کی جنگ کے رہنماؤں میں سے بہترین خاتون تھیں۔

9.6 جھانسی کی رانی لکشمی بائی

باہوش سپہ سالار تانتیہ ٹوپے

کان پور کے سربراہ نانا صاحب پیشوا نے فوج کی سربراہی بہادر اور طاقتور تانتیہ ٹوپے کے سپرد کی۔ وہ نانا صاحب پیشوا کے معتبر فرد ہوگئے۔ کان پور کی آزادی کے لیے فوج کے سپہ سالار کا عہدہ تانتیہ ٹوپے نے بخوبی سنبھالا۔ یہ اُن کی زندگی کا پہلا فوجی سربراہ کا عہدہ تھا۔ لیکن بعد میں دو سال تک تو تانتیہ ٹوپے پورے ملک میں با اسلحہ انقلاب پر چھا گئے۔ انہوں نے کالپی کو بری کر دیا۔ تانتیہ ٹوپے نے جتنی جنگیں لڑیں شاید ہی کسی سپاہی نے لڑی ہو۔

9.7 سپہ سالار تانتیہ ٹوپے

اس کے علاوہ بھی شمالی بھارت میں بریلی، بنارس، الہ آباد، آگرہ، اعظم گڑھ اور گورکھ پور میں ہندی سپاہی جنگ میں شامل ہوئے۔ راجپوتانہ میں اجمیر، نصیرہ آباد، آبو وغیرہ نیز وسطی بھارت میں گوالیر، مندسور، اندور، دھار میں جنگ کے مناظر دکھائی دیتے تھے۔ جنوبی بھارت میں ستارہ، کولہاپور، ساونت واڑی، نارگوڈ اور دھارواڑ میں جنگ جوؤں کی کوششیں بہادر بھری تھیں، لیکن منتشر تھیں۔

1857ء کی جنگ اور گجرات :

گجرات میں جنگ کا آغاز احمد آباد کے 7 ویں لشکری دستے نے 1857ء میں کیا تھا۔ لیکن اسے فوراً کچل دیا گیا تھا۔ پنچ محال میں داہود، جھالود اور گودھرا میں جولائی مہینے میں جنگ کے واقعات پیش آئے۔ سپاہیوں نے لوگوں کی مدد سے سرکاری دفتروں پر قبضہ کیا۔ لیکن آخر کار سرکاری دستوں نے انہیں شکست دی۔ پنچ محال کے نائیکڑا لوگوں نے جنگ کو تقریباً ایک سال تک جاری رکھا۔

کھیڑا ضلع میں آنند کے مُکھی گربڑ داس پٹیل نے کولی، نائیکڑا، وغیرہ ذات کے تقریباً 2000 لوگوں کو اکٹھا کر کے خان پور کے ٹھاکور جیوا بھائی کی مدد سے جنگ چھیڑی تھی۔ انہیں انگریزوں کا مقابلہ کرنے میں ملاجی جوشی اور کرشن داس دوے نے بھی تعاون دیا تھا۔ آخر گربڑ داس کے تمام ساتھی گرفتار ہونے پر انہیں توپ کے گولے پر چڑھایا گیا۔ جبکہ گربڑ داس کو ملکِ بدر کی سزا کے طور پر انڈمان بھیج دیا گیا۔ جہاں اُن کی موت واقع ہوئی۔

ایڈر سے 16 میل دور چانڈوپ (چانڈپ) گاؤں کے لوگوں نے ناتھاجی اور یاماجی کی سربراہی تسلیم کی اور جنگ میں شامل ہوئے۔ اوکھا منڈل اور بالاڈی کے درمیان نندانا گاؤں میں برطانوی فوجی لشکری چھاؤنی تھی۔ بحری بیڑے کے سپہ سالار ڈوناون صبر نہ کر سکا اور 14 اکتوبر کو الصبح فوج لے کر بیٹ کی خلیج پہنچ گیا تھا۔ سامنے تھا بیٹ دوار کا قلعہ۔ ڈوناون نے توپ چلانے کا حکم دیا۔ واگھیروں کے پاس جنگ کے ایسے کوئی جدید ساز وسامان نہیں تھے۔ قلعہ پر زبردست گولہ باری ہوئی۔ واگھیر عورتوں نے راستہ تلاش کرلیا۔ انہوں نے اپنے گھروں میں جو گدّے تھے انہیں بھگو کر تر کر دیا اور قلعہ پر آ پہنچیں اور مردوں سے کہا کہ آپ ہتھیاروں سے جنگ کرو ہم توپ کے گولوں کو ان بھیگے ہوئے گدّوں میں جھیل کر انہیں ٹھنڈا کر دیں گے۔ واگھیر عورتوں نے اس کام کو انجام دیا۔ عالمی دنیا میں ایسا واقعہ کہیں بھی پیش نہیں آیا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس میں عورتوں نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر انگریز دشمنوں کے توپ کے گولوں کو جھیل کر انہیں ناکارہ بنادیے ہوں! جھانسی کی رانی لکشمی بائی جیسا ہی مہم جو کام تھا۔ یہ تمام عورتیں لکشمی بائی ہی تھیں، گجرات کی لکشمی بائی !!

شمالی گجرات میں پاٹن، کھیرالو، بھلوڑا، مُڈیٹی وغیرہ مقامات پر مقامی لوگوں کی مدد سے جنگ ہوئی۔ اس کے علاوہ دسمبر 1858ء میں فوج کے ہمراہ تاتیا ٹوپے نے گجرات آکر پنچ محال میں قیام کیا تھا۔ انگریز فوج ان کا تعاقب کرنے پر آخرکار انہیں بانس واڑہ کے جنگلوں کی طرف روانہ ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔

سوچیے

- اگر آپ 1857ء کی جنگ کے ایک سپاہی کے طور پر ہوتے تو کیا منصوبہ تیار کرتے؟
- انگریز فوج کے خلاف جنگ جوؤں کو جنگ کرنے میں دقت کیوں پیش آئی تھی؟

بغاوت کا اختتام

جنگ کے دوران انگریز سرکار کو اسلحہ جات اور سپاہیوں کی نئی سپلائی انگلینڈ، ایران وغیرہ مقامات سے حاصل ہوئی تھی۔ 1857ء کی دسویں مئی کو جنگ کا آغاز ہوا تھا لیکن سن عیسوی 1857ء کے آخر میں تو انگریزوں نے بنارس اور الہ آباد حاصل کر لیے تھے۔ بہادر شاہ اور اُن کی بیگم زینت محل گرفتار ہوئے اور اُن کے شہزادوں کو انگریزوں نے قتل کر دیا۔ بہادر شاہ اور اُن کی بیگم کو برما کے پائے تخت رنگون کی جیل میں رکھا گیا۔ جہاں اُن کی موت واقع ہوئی۔

مارچ 1858ء میں لکھنؤ واپس حاصل کیا۔ جھانسی کی رانی ہی ایک غدّار کی وجہ سے جھانسی کا زوال ہونے سے وہ کالپی کی طرف روانہ ہوئے، اس کے بعد بھی انہوں نے خونخوار جنگ کی اور شہید ہوئے۔ جگدیش پور کے کنور سینھ کی جنگ میں زخمی ہونے سے اپریل 1858ء میں موت ہوئی۔

نانا صاحب پیشوا آخری شکست کے بعد نیپال کی طرف روانہ ہوئے۔ بعد ازاں انہوں نے بھاؤنگر ضلع کے شیہور گاؤں میں مقام کیا ایسا مانا جاتا ہے۔ 1902ء میں اُن کی موت واقع ہوئی ایسا کہا جاتا ہے۔ ایک مانوس شخص نے دھوکا بازی کر کے تاتیہ کو سرکاری افسروں کے حوالے کر دیا۔

سرکار نے 18 اپریل 1859ء کے روز تاتیہ ٹوپے کو پھانسی دے دی گئی۔ ایسا سرکاری احوال میں شائع ہوا۔ اگرچہ مختلف ذرائعوں کی بناء پر ایسا معلوم ہوا کہ تاتیہ تو فرار ہوگئے تھے لیکن ان سے مشابہ شکل والے دیگر شخص کو پھانسی دی گئی۔ تاتیہ نے زندگی کے آخری دن نوساری میں گذارے ایسا مانا جاتا ہے۔

اتنا جانیے

گاندھی نگر ضلع کے مانسا تعلقے میں سموٗ نامی گاؤں واقع ہے، وہاں کی پرائمری اِسکول میں ایک ستوٗن واقع ہے جس پر یہ تحریر کیا گیا ہے:

29 رنومبر 1857ء کو مگن لال (پاٹن) اور مادھوجی (ویجاپور) کو پھانسی دی گئی تھی۔ اُنہیں خراجِ عقیدت.....

جنگ ناکام کیوں ہوئی؟

جنگ کرنے والے انگریزوں سے اقتدار حاصل کرنے میں ناکام رہے، اس کے لیے ان میں موجود چند تجدیداد ذمہ دار تھیں:

1. جنگ میں عزم کا فقدان تھا۔ جنگ مرکزی رہنمائی کے بجائے محض مقامی رہنمائی کے تحت لڑی گئی۔ جہاں طاقت کی کمی تھی وہاں مزید نئی طاقت، اسلحہ جات اور سپاہیوں کی ہئیت میں مدد فراہم کرنے کا انتظام نہیں تھا۔
2. جنگ کی شروعات معینہ تاریخ سے قبل ہوئی۔ اس لیے جنگ کا تیار کردہ منصوبہ درہم برہم ہوگیا۔ اور انگریز بیدار ہوگئے۔
3. جنگ کی شدید ہئیت بیشتر طور پر شمالی بھارت کے چند علاقوں تک ہی محدود تھا۔ سماجی مصلح افراد کی ایک بڑی تعداد بلاواسطہ یا بلواسطہ طور پر جنگ میں شامل نہیں تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ کو شعور سے بھرپور تعلیم یافتہ طبقہ کی حمایت حاصل نہیں تھی۔
4. وسیع بھارت میں اس کی علاقائی نوعیت کے لیے مشہور ہے۔ الگ الگ ریاست کے لوگوں کی زبان، غذا، لباس وغیرہ الگ الگ ہیں۔ وہ برطانوی حکومت سے پہلے الگ الگ علاقائی اقتدار کے تحت زندگی بسر کرتے آئے تھے۔ اس لیے کہ ان میں ''اب بھی بھارت میرا ملک ہے'' اور ''ہم بھارت کے شہری ہیں'' ایسا جذبہ عوام میں یا راجاؤں میں فروغ پایا نہ تھا۔ اس وقت کئی راجہ تو انگریزوں کی پارٹی میں تھے یا لاپرواہ تھے۔
5. سکھ اور گرکھے انگریزوں کی پارٹی میں رہ کر لڑے۔ اُنہوں نے جنگ کو ناکام بنانے میں اہم رول ادا کیا۔
6. جنگ کے لشکر اِسلحہ جات اور سپہ سالار کے مقابلے انگریز زیادہ برتر تھے۔
7. الگ الگ رہنما بھارت میں سے انگریزوں کو شکست دینے کی بجائے بذات خود گنوائے ہوئے اقتدار کو واپس حاصل کرنے کے مقصد سے لڑے تھے۔ اس لیے وہ کسی دیگر کے لیے یا گروپ کے لیے نہیں لڑے۔

سوچیے

اس جنگ کی ناکامی کے لیے دیگر کون کون سے اسباب ذمہ دار ہوں گے؟

نتائج اور اثرات :

انگریزوں سے اقتدار واپس حاصل کرنے کے اصل مقصد میں جنگ بھلے ہی ناکام ہوئی ہو لیکن اس کے چند عہدی انقلاب سے متعلق نتائج حاصل ہوئے تھے :

- بھارت میں کمپنی حکومت کا خاتمہ ہوا اور بھارت برطانوی حکومت کے تحت آ گیا۔
- دیسی ریاستوں کے اندرونی معاملوں میں دخل اندازی کو بند کر دیا گیا۔
- انگریز سرکار کو بھارت کی جانب پالیسی میں تبدیلی کرنا لازم ہوا۔
- ہندی سپاہیوں کی تنخواہ، الاؤنسیس اور سہولیات میں اضافہ کیا گیا۔
- بھارت کے لوگوں میں قوم برادری کا جذبہ پیدا کرنے میں اس جنگ نے ترغیب فراہم کی۔

خودآموزی

سوال 1 مختصر جواب دیجیے :

1. 1857ء کی جنگِ آزادی کے آغاز کے اہم اسباب کیا کیا تھے ؟
2. 1857ء کی جنگِ آزادی کے اہم رہنما کون تھے ؟
3. جنگ آزادی کا کیا نتیجہ آیا ؟

سوال 2 ایک دو جملوں میں جواب دیجیے :

1. فوج میں سپاہیوں کا تناسب کتنا تھا ؟
2. 1857ء کی جنگ آزادی کا فوری سبب کیا تھا ؟
3. 1857ء کی جنگ کے اوّل شہید کون تھے ؟
4. دہلی کے آخری مغل بادشاہ کون تھے ؟
5. کنور سینھ کو کس طرح شہادت حاصل ہوئی ؟
6. نانا صاحب کا معتبر فرد کون تھا ؟
7. کھیڑا ضلع میں جنگ کی سربراہی کس نے کی تھی ؟
8. تاتیہ ٹوپے نے گجرات کے کس ضلع میں قیام کیا تھا ؟
9. شمالی گجرات کے کن کن علاقوں میں جنگ ہوئی تھی ؟

سوال 3 خالی جگہ پُر کیجیے :

1. 1857ء میں بھارت کی فوج میں ....رائفل داخل کی گئی۔
2. جگدیش پور کے جاگیردار .... نے جنگ کی قیادت کی تھی۔
3. کان پور کی آزادی کے لیے فوج کے سپہ سالار کا عہدہ .... نے بخوبی سنبھالا تھا۔
4. جھانسی کی رانی .... نے 1857ء کی جنگ میں انگریزوں کے خلاف مقابلہ کیا۔

اعادہ - 2

چلیے دوبارہ یاد کریں

- بھارت میں یورپی اقوام کی آمد، کولمبس، واسکوڈی گاما، پرتگالی، ڈچ، فرینچ، انگریز۔
- جنگ پلاسی، جنگ بکسر
- کرۂ حجری، کرۂ باد، کرۂ آب، کرۂ حیات
- دستور اور اس کی اہم خصوصیات
- سماجی زندگی، بھارتی تجارت اور صنعت وحرفت کی تباہی
- کسانوں کی بدحالی اور انگریزی حکومت کی اصلاحات
- موسمیات، آب وہوا، گلوبل وارمنگ
- سنسد، لوک سبھا اور راجیہ سبھا
- 1857ء کی جنگ آزادی کے سماجی، مذہبی، معاشی اور سیاسی اسباب، نتائج اور اثرات
- 1857ء کی پہلی جنگ آزادی اور گجرات

چلیے سمجھیں

- بھارت میں کون کون سی یورپی عوام تجارت کرنے آئیں؟
- کن دو جنگوں کے بعد انگریز بھارت میں اپنی تجارت میں اضافہ کرسکے؟
- کرّ وں سے کیا مراد ہے؟
- غیر فرقہ واریت یعنی کیا؟
- بھارت کی گھریلو صنعتیں کیوں تباہ ہوئیں؟
- 1857ء میں انگریز حکومت کے خلاف جنگ کیوں چھڑ گئی؟
- سنسد کے فرائض۔
- گلوبل وارمنگ یعنی کیا؟

اس کے متعلق غور کریں

- اگر جنگ پلاسی میں انگریزوں کو شکست حاصل ہوتی تو؟
- مختلف کرّ وں کا انسانی زندگی کے ساتھ براہِ راست تعلق ہے ایسا کس بنا پر کہہ سکتے ہیں؟
- روز مرّہ استعمال کی چیزیں مثلاً صابن، شیمپو، پاوڈر وغیرہ تیار کرنے والے کارخانے ماحول کے لیے کیوں نقصان دہ ہیں؟
- کیا دورِ حاضرہ میں ایسے اصول ہیں جو بیرون ملک تشکیل پاتے ہیں، لیکن ہمیں اپنے ملک میں ان پر عمل کرنا درکار ہوتا ہے؟

- گرم پانی کے جھرنے رحمت ہیں، کیوں؟
- غدر کی کارگزاریوں میں قربانی کا شدید جذبہ ہونے کے باوجود غدر کیوں ناکام ہوا؟

خود کریے اور جانچیے

- ماحول کی تخلیص برقرار رکھنے کے لیے آپ کیا کیا کوششیں کریں گے؟ نوٹ تیار کیجیے۔
- انگریزی حکومت کے بھارت کے کسانوں پر کیا اثرات رونما ہوئے؟
- ہمارے دستور کی اہم خصوصیات کو نوٹ کیجیے۔

راستہ تلاش کیجیے اور اسکول پہنچیے

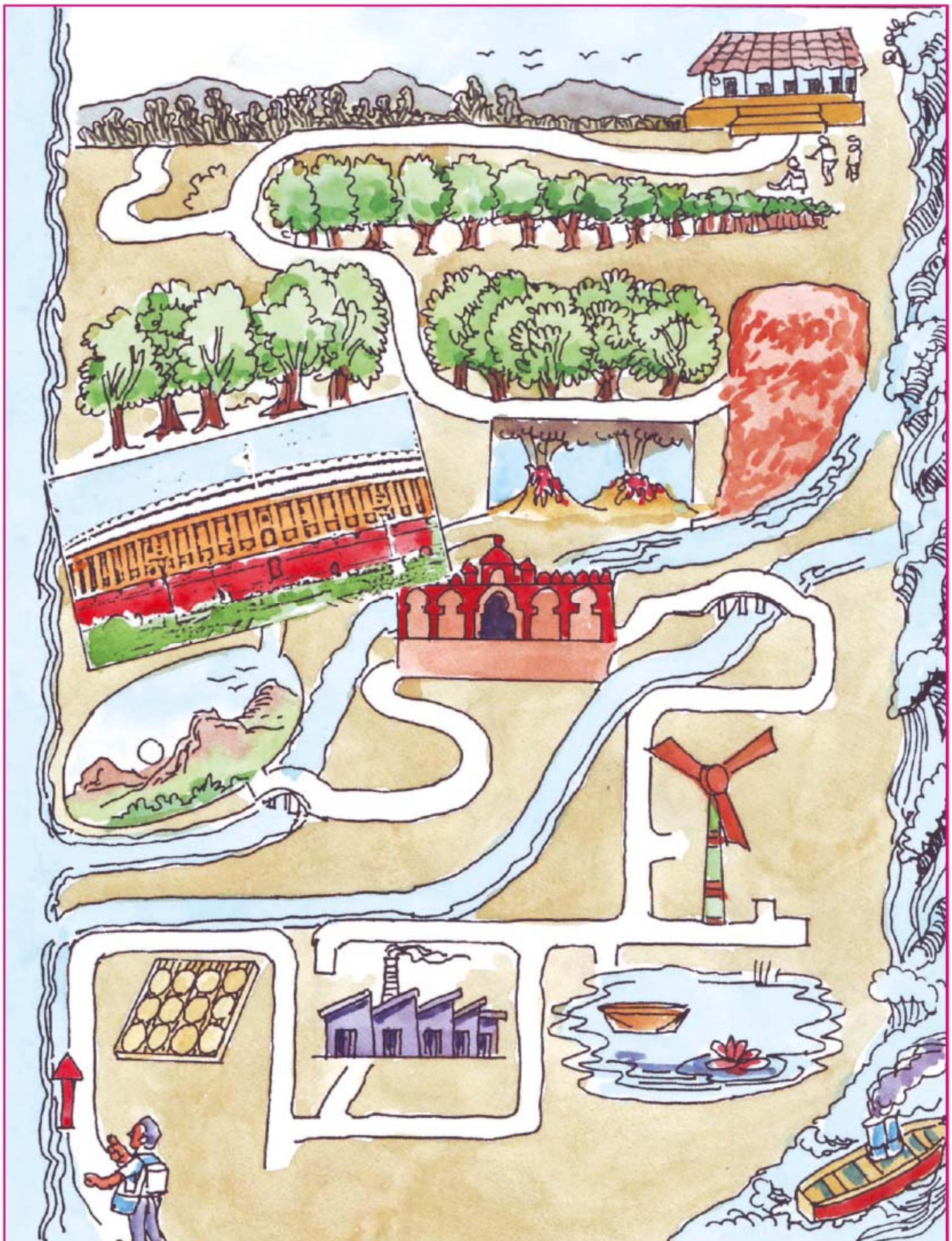

نوٹ : مدرس کی مدد سے ذیل کے سوالوں پر بحث کیجیے اور نوٹ تیار کیجیے۔

(1) آپ نے راستے میں کیا کیا دیکھا ؟

(2) ان میں سے آپ کو کیا کیا پسند آیا ؟ کیوں ؟

(3) ان میں سے آپ کو کونسی جگہ پسند نہیں آئی ؟ کیوں ؟

(4) دیکھی ہوئی ہر ایک جگہ کے متعلق دو-دو جملے لکھیے ۔

اسکول پنچایت کا چناؤ

- آپ کی اسکولی پنچایت کے چناؤ میں آپ نے امیدواری کی ہوتو، ذیل کے امور کے متعلق آپ کیا غور کرتے ہیں، نوٹ کیجیے۔

1. آپ کی پارٹی کا نام

....

2. آپ کی پارٹی کا نشان :

3. آپ کی پارٹی کے اشتہارات کون کون سے ہوں گے؟

....

....

....

....

4. آپ کی کابینہ میں کون کون سے محکمے ہوں گے؟

....

....

....

....

5. آپ کی پارٹی کا بینر:

6. پروپیگنڈے کے لیے آپ کیا کیا کریں گے؟ کس سے مدد طلب کریں گے؟

....

....

....

7. آپ کی پارٹی کے لیے کیسا S.M.S. کریں گے؟

Vote For Dhruv

....

آفتوں کے متعلق اور ویب سائٹ کے ایڈریس

آپ کے پڑھے ہوئے اخبار میں سے قدرتی آفتوں کی سرخی لکھیے۔

- آفت کہاں واقع ہوئی تھی؟

....

....

....

- آفت کس قسم کی تھی؟

....

....

....

- آفت سے ہونے والے نقصانات کی نوٹ تیار کیجیے۔

....

....

....

- آفت کی خبریں پڑھ کر آپ نے کیا محسوس کیا؟

....

....

....

Websites :

www.nationalgeographic.com/earthpulse
www.itihas.com
www.discovery.com
www.nationalgraphic.com
www.3daltas.com

اصطلاحات

لفظ	انگریزی لفظ	تلفظ
عرض البلد	Latitute	لیٹیٹیوڈ
خطِ استوا	Equator	ایکویٹر
نصف کرۂ شمالی	North hemisphere	نورتھ ہیمیسفیر
نصف کرۂ جنوبی	South hemisphere	ساؤتھ ہیمسفیر
طول البلد	Longitude	لونجیٹیوڈ
محوری گردش	Rotation	روٹیشن
سالانہ گردش	Revolution	ریولیوشن
سطح مرتفع	Plateau	پلیٹو
عملِ تبخیر	Evaporation	ایوے پریشن
بحر، سمندر، دریا	Sea	سی
بحر	Ocean	اوشن
خلیج	Bay	بے
معیاری وقت	Standard Time	سٹانڈرڈ ٹائم
زمین کا گولہ	Globe	گلوب
نقشہ	Map	میپ
حرارت	Temperature	ٹیمپریچر
ہوارفتار پیما	Anemometer	اینمومیٹر
سلطنت	Sultanate	سلطنت
رائے دہندگی	To cust u vote	ووٹنگ
حکومتی پارٹی	Ruling party	رولنگ پارٹی
مخالف پارٹی	Oppisite party	مخالف پارٹی
خطِ سرطان	Tropic of cancer	ٹروپک اوف سِنسر
خطِ جدّی	Tropic of Capricone	ٹروپک اور کیپریکون
گورنر	Governer	گورنر
انتظامیہ	Cabinet	کیبنیٹ
عدالتی نظام	Judiciary	جیوڈِشیری
یادگار عمارت	Architect	آرکی ٹیکٹ
منطقہ	Zone	زون

- ریاستوں کے نام کے سامنے اُس ریاست کا پائے تخت لکھیے :

بھارت کی ریاست وار معلومات

	ریاست	رقبہ (مربع کلومیٹر)	مخصوص زبان	پایۂ تخت
1	اروناچل پردیس	83,743	مونیا، آکا، میجی	ایٹانگر
2	آسام	78,438	اسم	
3	آندھرا پردیس	1,60,205	تیلگو، اُردو	
4	اُترپردیس	2,38,566	ہندی، اردو	
5	اُتر آنچل	53,483	ہندی، گڈھوالی	
6	اڑیسہ	1,55,707	اُڑیہ	
7	کرناٹک	1,91,719	کنتڑ	
8	کیرل	38,863	ملیالم	
9	گجرات	1,96,024	گجراتی	
10	گووا	3,702	کوکنی، مراٹھی	
11	چھتیس گڑھ	1,35,191	ہندی	
12	جھارکھنڈ	79,714	ہندی	
13	تمل ناڈو	1,30,058	تمل	
14	تریپورا	10,492	بنگالی، کوک بوراک	
15	ناگالینڈ	16,579	کونیاک، انگریزی	
16	مغربی بنگل	88,752	بنگالی	
17	پنجاب	50,362	پنجابی	
18	بہار	94,164	ہندی	
19	منی پور	22,327	منی پوری	
20	مدھیہ پردیس	3,08,144	ہندی	
21	مہاراشٹر	3,07,690	مراٹھی	
22	میزورم	20,987	میزو، انگریزی	
23	میگھالیہ	22,429	کھاسی، گارو، انگریزی	
24	راجستھان	3,42,239	ہندی، راجستھانی	
25	سکم	7,096	لیپچا، بھوتیا، ہندی	
26	ہریانہ	44,212	ہندی	
27	ہماچل پردیس	55,273	ہندی، پہاڑی	
28	تِلنگانہ	1,12,077	تیلگو، اردو	

ملک کے پایۂ تخت کا علاقہ

1	دہلی	1483	ہندی، پنجابی، اُردو	دہلی

مرکز کے تحت علاقے

1	اندمان - نکوبار جزیرے	8249	بنگالی، ہندی، تمل، تیلگو، ملیالم	پورٹ بلیر
2	چنڈی گڑھ	114	ہندی، پنجابی	چنڈی گڑھ
3	دادرا اور نگر حویلی، دمن اور دیو	603	گجراتی، ہندی، مراٹھی بھلی، بھلوڈی	سِلواسا
4	پانڈیچری	492	تمل، تیلگو، ملیالم، انگریزی	پانڈیچری
5	لکش دیپ	32	ملیالم	کیوورتّی (کورتّی)
6	جمّو اور کشمیر		کشمیری، اردو، ڈوگری	شری نگر، جمّو
.7	لدّاخ		لدّاخی، تبیٹین	لیہ

ہماری آزادی کے جنگ جوؤں کے متعلق جانیں:

- مندرجۂ ذیل بکس میں جنگ جوئے آزادی کی تصویر حاصل کر کے چسپاں کیجیے اور مندرجۂ ذیل معلومات حاصل کیجیے۔

- جنگ جوئے آزادی کا نام ______ ______ ______
- جائے پیدائش ______ ______ ______
- اُن کی کارگزاری ______ ______ ______

- جنگ جوئے آزادی کا نام ______ ______ ______
- جائے پیدائش ______ ______ ______
- اُن کی کارگزاری ______ ______ ______